یا اللہ عزوجل بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رسول اللہ ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

علمائے دیوبند کی آپسی خانہ جنگیوں اور تفرقے بازیوں پر ایک تاریخی دستاویز

قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی

المعروف (حصہ اول)

"دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل"

اسی سے آج دنیا کی نگاہوں میں ہوئے رسوا

محبت میں جسے تا عمر اپنا راز داں سمجھے

......مولئف......

مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا مصباحی مجددی مہراج گنجوی

دار العلوم مخدومیہ جوگیشوری ممبئی انڈیا

نام کتاب : قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی

(المعروف)

"دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل"

مولئف : مناظر اہل سنت حضرت مولانا علامہ مفتی

اختر رضا مصباحی مجددی

معاونین : خادم اہل سنت احمد رضا قادری رضوی

مولانا تیمور احمد قادری رضوی

کمپوزنگ وسیٹنگ : عتیق الرحمان قادری

......رابطہ......

nusratulhaq92@gmail.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اِھْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآ لِّيْنَ ۔ [اے اللہ] ہم کوسیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔ (القرآن)۔ اما بعد!

آج کل علمائے دیوبند وہابیہ نے اپنی گستاخانہ عبارات سے توجہ ہٹانے کیلئے ایک نیا طریقہ **"چور مچائے شور"** کواپنا رکھا ہے چنانچہ دیوبندی حضرات نے اپنے علماء واکابرین کی گستاخانہ عبارات کا دفاع کرنے اورانہیں بے غبار ثابت کرنے میں پوری طرح ناکام ہونے کے بعد ہم سنیوں ہی پر اعتراضات کرکے چوروں کی طرح شور مچانا شروع کردیا تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ وہابی دیوبندی فرقہ گستاخ نہیں بلکہ گستاخ تو اہل سنت والجماعت (حنفی بریلوی) ہیں۔ معاذاللہ عزوجل۔

ہماری نظروں سے وہابیوں دیوبندیوں کے چند ایسے مضامین اور کتب گزری ہیں جن میں انہوں نے بعض غیر معتبر کتابوں اور غیر معتبر مصنفین کی عبارات یا عوام الناس کی سمجھ سے بالاتر چند علماء وصوفیاء کی عبارات کو لے کر نہایت ہی چالاکی و مکاری کے ساتھ اہل سنت والجماعت حنفی [بریلوی] مسلک پر آپس میں فتوے بازیوں اور تضاد بیانیوں کے بہتان والزامات لگائے ہیں، وہابیوں دیوبندیوں کی ان بے وقوفیوں کے منہ توڑ، مسکت و مدلل جوابات علمائے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی طرف سے پہلے ہی دیئے جاچکے ہیں، اورمزید کام جاری ہے۔ الحمدللہ عزوجل۔

محترم قارئین کرام! آج ہم بھی آپ کے سامنے علمائے دیوبند کے چند حوالے پیش کرتے ہیں لیکن الحمدللہ عزوجل! ہم نے دیوبندیوں کی طرح ہیرا پھیری، چالاکی و مکاری سے کام نہیں لیا۔ بلکہ پوری ایمانداری کے ساتھ دیوبندیوں کی کتابوں کے حوالے پیش کرکے آپ کی خدمت میں دیوبندی علماء کی آپس میں خانہ جنگی، اختلافات، تضادات اور بغاوتوں وغیرھم کو پیش کررہے ہیں، اس میں آپ دیکھیں گے کہ خود دیوبندی علماء کس طرح آپس میں گتھم گتھا و دست وگریبان بلکہ "ایک [دیوبندی] کی جوتی اور دوسرے [دیوبندی] کا سر" والی مثال ان پر صادق آتی ہے۔

ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ دیوبندی فرقہ شدید ترین خانہ جنگی کا شکار ہے، جس میں دیوبندی علماء آپس ہی میں نہ صرف دست وگریباں ہیں بلکہ گتھم گتھا ہیں، اوراکھاڑے کی کشتی کی طرح دیوبندی علماء ایک دوسرے کو پچھاڑنے میں زور آزما ہیں۔ ایک دیوبندی اگر کتاب لکھتا ہے تو دوسرا اس کی کتاب کو جوتوں کی

نوک پر،آگ کے شعلوں میں اور حمام کی نالیوں میں جھونکتا نظر آتا ہے،ایک کی بات مانیں تو دوسرا دیوبندی اس کو قرآن،حدیث،اجماع امت کے خلاف قرار دیتا نظر آتا ہے،ایک دیوبندی کسی کتاب کو عین اسلام قرار دیتا ہے تو دوسرا دیوبندی اس "عین اسلام" سے راضی ہی نہیں ہوتا **الغرض دیوبندیوں کے آپس میں اختلافات وتضادات اور فتوی بازیوں کا ایسا سونامی ہے کہ جس نے "دیوبندی مذہب" کو غرق کردیا ہے۔**

آگے بڑھنے سے قبل یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس کتابچے میں سارے اختلافات و تضادات وہابی دیوبندی اصول وانداز کو سامنے رکھ کر بطور الزامی جواب پیش کئے گئے ہیں لہذا اس تحریر کو اہل سنت کے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس تحریر کے مطالعہ کے دوران ہوسکتا ہے کہ آپ کو ایک سے زیادہ مقام پر تکرار مباحث کا احساس ہو،لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ جب مشترک مسائل پر گفتگو کی جاتی ہے تو ایسا ہو جانا ایک فطری امر ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں جناب احمد رضا قادری رضوی حفظہ اللہ اور تیمور رانا حفظہ اللہ کا خصوصی تعاون رہا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت میں انہیں کامیابیاں وکامرانیاں عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے اس کو نجات کا سبب بنائے۔(آمین)

علماء اہل سنت و جماعت سے التجاء

علماء اہل سنت والجماعت حنفی (بریلوی) کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر اس کتاب میں ہم سے بتقاضہ بشریت کسی بھی قسم کی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو ہماری اصلاح لازمی فرمایئے گا ،تا کہ واضح توبہ کرتے ہوئے آئندہ اس کی اصلاح کر لی جائے۔تاہم ہم دوٹوک یہ اعلان بھی کرتے ہیں کہ ہم اپنے اکابرین کی تحقیق ہی کو صحیح ،درست وحق سمجھتے ہیں، جو کچھ ہم نے صحیح سمجھا تحریر کردیا ہے۔اگر اس تحریر کا کوئی جزء اکابر کی تحقیق کے خلاف ہوا تو اس کو ہماری ذاتی غلطی تصور کیا جائے۔ہماری کم علمی کا نتیجہ سمجھا جائے اس کی ذمہ داری اہل سنت پر ہرگز عائد نہیں کی جاسکتی۔

بلکہ بتقاضہ بشریت اگر کوئی غلط بات ومسئلہ یا استدلال "دین اسلام ومسلک اہلسنت اور علماء دین" کے خلاف سرزد ہوگیا ہو تو ہم اپنی ان تمام چھوٹی بڑی غلطیوں سے بارگاہ خداوندی میں توبہ واستغفار کرتے ہوئے رجوع کرتے ہیں،اللہ عزوجل نبی پاک ﷺ کے صدقے ہماری تمام چھوٹی بڑی غلطیوں کو معاف فرمائے!

اس مضمون میں وہابیوں دیوبندیوں کی کتب کے حوالہ جات بہت احتیاط کے ساتھ نقل کیے گے ہیں لیکن بعض مقامات پر طوالت کے خوف سے مفہوم وخلاصہ بھی بیان کیا گیا ،لہذا اگر کسی کو مکمل حوالہ دیکھنا ہو تو خود بھی اصل کتب کا مطالعہ کرسکتا ہے۔

......علماء دیوبند کے اصول واستدلال......

دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر محمد ابو ایوب صاحب کی کتاب "دست وگریبان" پر دیوبندی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ موجود ہے جس میں گھمن صاحب فرماتے ہیں کہ

"گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے "ما ضل قوم بعد هدی کانوا علیه الا اوتو الجدل" جامع الترمذی سورۃ الزخرف." کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا۔

اہل بدعت [الٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے والا حساب ہے، دیوبندی ہم سنیوں کو بدعتی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں ہم سنی نہیں بلکہ خود دیوبندی ہی بدعتی ہیں۔ از ناقل] کا بھی آج یہی وطیرہ ہے۔ قرآن وسنت کے نور سے محروم، خودرائی کے نشے میں مست اور بدعات ورسومات کے دلدل میں پھنسے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں، بعض اہل بدعت ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ ایک مبتدع ایک بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اس عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے، کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی "گستاخی" گردانتا ہے، ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتویٰ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ باہمی دست وگریبان کا یہ عالم ہے......الامان والحفیظ۔

(دست وگریبان جلد ۱ ص ۸)

......دیوبندی اختلافات اور گھمن صاحب......

قارئین کرام! دیوبندی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ کے مذکورہ بالا الفاظ کو خوب ذہن نشین کر لیجیے کیونکہ آنے والے صفحات میں ان ہی کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیوبندی مذہب کی اندرونی خانہ جنگی، بلکہ اختلافات کی ایٹمی جنگ کا نظارہ پیش کیا جائے گا۔ اور آپ دیکھیں گے کہ گھمن صاحب جن اصولوں کے تحت ہم سنیوں کو گمراہ ثابت کرنے نکلے تھے خود انہی اصولوں اور فتوؤں سے دیوبندیت کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔

یقین نہ آئے تو اک بار پوچھ کر دیکھو
جو ہنس رہا ہے وہ زخموں سے چور نکلے گا

سنی تبصرہ

دیوبندی علماء اپنی کتابوں میں ہم سنیوں کے بعض سیاسی یا فروعی مسائل کو بھی مذموم اختلافات میں شمار کرتے ہوئے اس انداز میں پیش کرتے ہیں جیسا کہ ان اختلافات کی وجہ سے ہی دین تباہ ہورہا ہے، یا ان اختلافات کی وجہ سے اہلسنت والجماعت حنفی [بریلوی] آپس میں ایک دوسرے کے سر کاٹ رہے ہیں۔

قارئین کرام! آپ حیران ہوں گے کہ دیوبند "دست و گریبان" میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی مذموم اختلافات و تضادات ظاہر کرکے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے خلاف پیش کیا گیا مثلاً گنبد خضرا کی نسبت سے سبز رنگ کا مسئلہ، گائے کے گوشت کا مسئلہ، چمگاڈر کا مسئلہ، حقے کا مسئلہ، پان کا مسئلہ جیسے متعدد معمولی باتوں کو بھی مذموم اختلافات ظاہر کیا گیا۔

حالانکہ جن ادنیٰ قسم کے سیاسی یا فروعی اختلافات کو دیوبندی حضرات عوام الناس کے سامنے مذموم، محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی، ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی اختلافات یا تضاد بیانیاں بتلاتے پھرتے ہیں یہی سب کچھ خود دیوبندیوں کی کتابوں میں ملتا ہے بلکہ اِن سے کئی گناہ بڑے اور شدید قسم کے اختلافات و تضادات خود وہابی دیوبندی مسلک میں پائے جاتے ہیں۔

لیکن جب دیوبندیوں کے گھر کا معاملہ آئے تو اپنے ان تمام "مذموم اختلافات جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہیں" کو چھپاتے ہیں اور یہی مذکورہ بالا حدیث بھول جاتے ہیں۔

آخر دیوبندیوں کو وہاں نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان کیوں یاد نہیں آتا کہ

"ما ضل قوم بعد هدى كانوا عليه الا اوتو الجدل" کہ قوم کوئی ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا"

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ دیوبندی حضرات کی گھٹی میں شامل ہے کہ دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو پہاڑ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ جی ہم خود نہیں کہتے بلکہ یہ بات خود دیوبند مفتی اعظم کہتے ہیں، ملاحظہ کیجیے،

دیوبندی مفتی اعظم محمد شفیع کا اقرار رائی کو پہاڑ بنانا دیوبندیوں کا کام

...... دیوبندیوں کے مفتی اعظم نے اپنے وہابی علماء کے بارے میں خود فرمایا ہے کہ ہمارے ہاں "**چھوٹا سا نقطہ اختلاف ہو تو اس کو بڑھا کر پہاڑ بنا دیا جاتا ہے**...... چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ معرکہ جدال بنا ہوا ہے جس کے پیچھے غیبت، جھوٹ، ایذائے مسلم، افتراء و

بہتان اور تمسخر و استہزاء جیسے متفق علیہ کبیرہ گناہوں کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی ۔**دین کے نام پر خدا کے گھروں میں جدال وقتال اور لڑائیاں ہیں**''(وحدت امت ۴۰)۔

دیوبندی مفتی اعظم کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ علماء دیوبند چھوٹے سے نقطہ اختلاف کو بڑھا کر پہاڑ بنا دینے میں کمال مہارت رکھتے ہیں، بلکہ اس عمل میں ان کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ اب ہم اتنا ہی کہیں گے کہ

؎ آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

دیوبندی امام کا دیوبندی کتابوں میں مغالطہ بازی، کم علمی کا اقرار

۞...... دیوبندی امام سرفراز صفدر صاحب اپنے ایک دیوبندی بزرگ [قاضی شمس الدین صاحب] کے بارے میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ

''شوق اعتراض اور جذبہ تردید میں آ کر محترم [دیوبندی علامہ] نے اُسے کیا سے کیا بنا ڈالا۔ جس سے ہر سطحی ذہن والا اور کم فہم آدمی ضرور مغالطے کا شکار ہو سکتا ہے کہ بات چونکہ ایک مدرس اور بڑے بزرگ کی ہے لہذا کتاب ''سماع الموتی'' میں علمی اور تحقیقی طور پر ضرور خامی اور غلطی ہوگی'' (الشہاب المبین صفحہ ۱۴)

قارئین کرام جب دیوبندی حضرات کا آپسی اختلافات میں یہ حال ہے کہ ایسی ہیرا پھیری کرتے ہیں کہ جس سے عوام مغالطے کا شکار ہو جاتی ہے تو اب خود اندازہ کیجیے کہ جب یہ فریبی دیوبندی حضرات ہم اہل حق اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے خلاف لکھنے بیٹھتے ہوں گے تو کیا دجل و فریب ،افترا پردازی ،ہیرا پھیری اور مغالطے بازی کے کیا کیا گل کھلاتے ہوں گے ؟طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم یہاں ایسے درجنوں دیوبندی حوالے پیش کرتے جو کہ انہوں نے ہمارے خلاف پیش کیے۔

بہر حال کیا یہ ثبوت کم ہے کہ خود دیوبندی علماء کا اقرار ہے کہ ان کے اپنے دیوبندی علمائے اپنے مخالفین کی عبارات میں ہیرا پھیری سے کام لیتے ہیں اور مخالفین کی باتوں کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ عام لوگ مغالطے کا شکار ہو جاتے ہیں، اسی طریقے پر عمل کرتے ہوئے دیوبندی علماء آج کل اہل سنت و الجماعت حنفی بریلوی مسلک پر اعتراضات کر کے عوام الناس کو دھوکا دیتے ہیں۔

...... مسلمہ احکام کو مختلف فیہ بنانا دیوبندیوں کا چسکا ......

دیوبندیوں کے مفتی محمد عبد المجید دین پوری نائب رئیس دار الافتاء، جامعہ العلوم الاسلامیہ لکھتے ہیں کہ

''زمانے کی جدت نے فکری تجدید کا گھمبیر مسئلہ کھڑا کر دیا ہے تجددپسندی نے کئی مسلمہ احکام کو مختلف فیہ بنانے کا چسکا **ہمارے کئی روایت پسند علماء کرام کو** بھی عطا کر دیا ہے''۔(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی صفحہ 13۔ ناشر جامعہ دار العلوم یاسین القرآن کراچی)

قارئین کرام غور کریں دیوبندی مفتی صاحب نے یہاں بالکل واضح الفاظ میں اس بات کا اقرار کیا کہ ہمارے دیوبندی علماء کو اختلافات کا چسکا پڑا ہوا ہے،''احکام کو مختلف فیہ بنانے کا چسکا'' کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ دیوبندی ان مسائل کو بھی مختلف فیہ بنانے پر تُلے ہوئے ہیں جن میں اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اب ہم اس پر کیا تبصرہ کریں؟ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کو دوسروں پر اعتراض کرنے کی بجائے کم از کم خود اپنے گریبان میں ضرور جھانک لینا چاہیے۔

دیوبندی علماء کا اپنے مخالفین کے خلاف اندازِ کلام وتحریر

دیوبندی مفتی اعظم مولوی شفیع صاحب فرماتے ہیں

''آج افسوس یہ ہے کہ ہم اسوۂ انبیاء سے اتنی دور جا پڑے کہ **ہمارے کلام وتحریر میں** ان کی کسی بات کا رنگ نہ رہا۔ آج کل کے مبلغ ومصلح کا کمال یہ سمجھا جاتا ہے کہ **وہ مخالف پر طرح طرح کے الزام لگا کر اس کو رسوا کرے اور فقرے ایسے چست کرے کہ سننے والا دل کو پکڑ کر رہ جائے۔ اسی کا نام آج کی زبان میں زبان دانی اور اردو ادب ہے**۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

...... **آج ہمارے علماء اور مصلحین ومبلغین** ...... کیسے روا ہو سکتا ہے کہ جس سے **ان کا کسی رائے میں اختلاف ہو جائے تو اس کی پگڑی اچھالیں اور ٹانگ کھینچنے کی فکر میں لگ جائیں اور استہزاء وتمسخر کے ساتھ اس پر فقرے چست کریں!** اور پھر دل میں خوش ہوں کہ ہم نے دین کی بڑی خدمت انجام دی ہے، اور لوگوں سے اس کے متوقع رہیں کہ ہماری خدمات کو سراہیں اور قبول کریں ...... کاش ہم مل کر سوچیں اور دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر کریں

’’...... باطنی گناہ ہمارے جبے اور عمامے کے ساتھ جمع ہو سکتے ہیں اس لئے ان کی پرواہ نہیں ہوتی اور یہی وہ چیزیں ہیں جو دراصل سارے تفرقوں کی بنیاد ہیں۔ (وحدتِ امت صفحہ ۳۱۔۳۲)

دیوبندی مفتی صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ

- ’’دیوبندی علماء کے کلام و تحریر میں ’’اسوۃ انبیاء‘‘ کا رنگ نہ رہا۔
- دیوبندی کے نزدیک ’’مبلغ و مصلح کا کمال یہ ہے کہ مخالف پر طرح طرح کے الزام لگا کر اس کو رسوا کرے۔
- استہزاء و تمسخر پر مشتمل فقرے چست کرنا ہی علماء دیوبند کے نزدیک زبان دانی اور اردو ادب ہے۔
- علماء دیوبند کی کسی رائے سے کسی کو اختلاف ہو جائے تو اس کی پگڑیاں اچھالنے اور ٹانگ کھینچنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔
- علماء دیوبند ایسی باتوں کو ’’دین کی بڑی خدمت‘‘ سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں سے اس کے متوقع رہتے ہیں کہ ہماری خدمات کو سراہیں اور قبول کریں۔

......دیوبندی مذہبی اختلافات کا سہارا لیکر بدنام کرتے ہیں......

دیوبندی گھسن پارٹی کیلئے عرض ہے کہ دیوبندی المعارف میں اپنے دیوبندی مولانا عبیداللہ سندھی کے بارے میں لکھا ہے کہ

’’صحیح بات یہ ہے کہ ارباب دارالعلوم نے مذہبی اختلاف کا سہارا لے کر مولانا سندھی [دیوبندی] کو دارالعلوم دیوبند سے الگ کر دیا‘‘

(المعارف لاہور جولائی۔ستمبر 1996 ص ۷۱)

- مذکورہ عبارت کے ان الفاظ

’’مذہبی اختلاف کا سہارا لے کر‘‘

نے معاملہ واضح کر دیا کہ اصل میں کوئی مذہبی اختلاف نہ تھا بلکہ ارباب دارالعلوم دیوبند نے اپنے مذموم اور ذاتی اغراض و مقاصد کی بنا پر ان کو نکالا، لہذا سوچئے کہ جب دیوبندی حضرات اپنے علماء کے ساتھ یہ سلوک کر سکتے ہیں تو پھر اپنے مخالفین کے خلاف کس حد تک جا سکتے ہیں۔

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کر چلا ہے

﴾......سنیوں کو بدنام کرنا دیوبندی علماء کا مقصد﴿

دیوبندی حضرات کا مقصد محض سنیوں کو بدنام کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ ایسے حربے استعمال کرتے ہیں لیکن دیوبندی حضرات ایسا کیوں کرتے ہیں؟اس کا جواب بھی دیوبندیوں کے معتبر بزرگ و وکیل محمد امین صفدر اوکاڑوی کی زبانی ملاحظہ کیجئے۔وہ کہتے ہیں کہ

"دیوبندی بریلوی اختلاف **حقیقۃً اختلاف نہیں** ہے بلکہ **مخالفت ہے** ...... **مخالفت میں صرف ایک دوسرے کو بدنام کرنا مقصود ہوتا ہے**" (خطبات صفدر)

۞ دیوبندی وکیل و بزعم خوش مناظر نے تسلیم کیا کہ سنیوں سے ہم دیوبندیوں کا حقیقتاً اختلاف نہیں بلکہ مخالفت ہے ،اور چونکہ یہ مخالفت ہے تو دیوبندیوں کے نزدیک مخالفت میں صرف ایک دوسرے کو بدنام کرنا ہی مقصود ہوتا ہے اسلئے دیوبندی حضرات بہتان بازی ،دھوکا دہی اور فریب کاری سے کام لیتے ہوئے ہم سنیوں کو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

﴾دیوبندی کے اپنے مخالفین کو زیر کرنے کیلئے جھوٹے ،ناجائز طریقے﴿

دیوبندیوں کے مفتی اعظم اپنے ہم مذہبوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ **ہم [وہابی]**

"اپنے حریف کا استہزاء،تمسخر اور اس کو زیر کرنے کے لئے **جھوٹے ،سچے،جائز و ناجائز حربے استعمال کرنا اختیار کرلیا**، جس کے نتیجہ میں جنگ و جدال کا بازار تو گرم ہو گیا" (وحدت امت ص ۱۹،۲۰)

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

۞ چونکہ علماء دیوبند کے ہاں مخالفت میں مقصد صرف دوسرے کو بدنام کرنا ہی ہوتا ہے اس لئے دیوبندی حضرات ہم سنیوں کو بدنام کرنے کیلئے مختلف حربے استعمال کررہے ہیں۔اور اسی مقصد پر عمل کرتے ہوئے دیوبندی الیاس گھمن،ابوایوب دیوبندی،مفتی حماد دیوبندی اور درجنوں دیوبندی علماء سر جوڑ کر بیٹھے ہیں،اور اہلسنت والجماعت (حنفی بریلوی) کے خلاف اپنی تقریروں،تحریروں یہاں تک کہ الیکٹرونک میڈیا پر **بقول دیوبندی مفتی "جھوٹے ،سچے،جائز و ناجائز حربوں" کو استعمال کرنے** میں سرگرم نظر آتے ہیں۔

دیوبندی علماء کی آپسی خانہ جنگیوں، فتوے بازیوں اور اختلافات کے چند نمونے

بہر حال اللہ عزوجل ہمیں فریقِ مخالف کے بارے میں گفتگو کرنے میں دیوبندیوں کے اس مذموم و گھٹیا طریقے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

باقی جن مسائل اور جن باتوں کو علماء دیوبند مذموم اختلافات و تضاد بیانیاں قرار دیکر انہیں گمراہی قرار دے چکے تو ہم ''یہاں انہی دیوبندی نام نہاد محققین و مناظرین کے انداز اور اصول و ضوابط کے مطابق اُسی طرح بلکہ اس سے شدید قسم کے اختلافات کے حوالہ جات کو پیش کر کے ایک آئینہ ان کے سامنے رکھ رہے ہیں تا کہ ان حضرات کو اپنا بد نما و مسخ چہرہ نظر آئے اور شاید اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ سکیں۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زبان میری ہے بات ان کی

اب ہم دیوبندیت کے گھر کی خانہ جنگیوں، تفرقہ بازیوں، تضاد بیانوں اور فسادات کا جائزہ لیتے ہیں، اور ہم بتائیں گے کہ دوسروں کے خلاف زبان درازی کرنے والے علماء دیوبند کے اپنے دیوبندی وہابی مذہب کا حال بدتر و بدنما ہو چکا ہے۔

حوالہ نمبر 1 ......

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب ’’فتح المبین‘‘ کے 104 علماء کے مطابق سارے دیوبندی وہابی ’’شیطانی امت‘‘ ہیں۔

علماء **دیوبند** کے مناظر و ترجمان محمد امین صفدر اوکاڑوی لکھتے ہیں کہ

’’حضرت مولانا منصور علی خان نے الفتح المبین، علماء اور مفتیان کرام کے سامنے پیش کی، وقت کے ایک سو چار (104) مفتی صاحبان نے اس کتاب کی توثیق و تصدیق فرمائی...... علمائے حرمین شریف نے احناف کی کتاب الفتح المبین کی تائید و تصدیق فرمائی‘‘ (تجلیات صفدر جلد پنجم ۴۲۲)۔

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب کا فتوی وہابی شیطانی امت ہیں

دیوبندیوں کی اسی مصدقہ کتاب میں 104 علماء نے نبی پاک ﷺ کی حدیث لکھ کر وہابی فرقے کو شیطانی امت قرار دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا

’’ھناک الزلازل و الفتن و بھا یطلع قرن الشیطان‘‘ یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور اُس سے نکلے گی **امت شیطان کی**، سو موافق اس خبر مخبر صادق کے **گروہ وہابیہ** جو پیرو محمد بن عبدالوہاب کے ہیں‘‘

(فتح المبین ص ۴۲۱)۔

پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ نے جس ’’شیطانی گروہ‘‘ کی خبر دی تھی وہ گروہ دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب کے 104 علماء بلکہ علمائے حرمین شریفین کے مطابق وہ ’’گروہ وہابیہ‘‘ ہے اور دیوبندیوں کا صاف اقرار ہے کہ ہم وہابی [یعنی شیطانی امت] ہی ہیں۔

دیوبندیوں نے خود قبول کیا کہ وہ پکے وہابی [یعنی شیطانی امت] ہیں۔

[1] دیوبندی تبلیغی جماعت کے سربراہ دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ

’’**اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں**‘‘

(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۰)۔

[2] دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضائل اعمال، فضائل صدقات وغیرہ کے مصنف مولوی زکریا نے کہا ہے کہ

’’**میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں**‘‘

(سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۹۲)

[3] **دیوبندیوں** کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب اپنی مسجد کے بارے میں

لکھتے ہیں

”بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو“

(اشرف السوانح ۱/ ۴۸)۔

[4]دیو بندی اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

”اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کردوں۔پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جائیں“

(الافاضات الیومیہ۔حصہ۲/ ۷۵)۔

[5]اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ”ایک صاحبِ بصیرت وتجربہ کار کہا کرتے تھے کہ ان دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۵ ص ۲۴۹)۔

اس تفصیلی گفتگو سے پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ نے جس شیطانی گروہ [شیطانی امت] کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی تھی ،دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب”فتح المبین“ کے مطابق اس گروہ کا نام عرف عام میں آجکل فرقہ”وہابیہ“ ہے اور دیوبندیوں کے بڑے بڑے علماء واکابرین نے بڑے فخر کے ساتھ اور قسمیں اٹھا اٹھا کر کہا کہ ہمارا تعلق اسی شیطانی امت یعنی”گروہ وہابیہ“ہی سے ہے۔

فتح المبین کی عبارت کی روشنی میں دیوبندی علماء کے اقوال کا مطلب یہ نکلا کہ

۞ دیوبندی تبلیغی جماعت کے سربراہ دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ ”اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی ہیں۔

۞ دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضائل اعمال ، فضائل صدقات وغیرہ کے مصنف مولوی زکریا نے کہا ہے کہ”میں خود تم سب سے بڑا وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی ہوں۔

۞ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب اپنی مسجد کے بارے میں لکھتے ہیں”بھائی یہاں وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی رہتے ہیں“۔

تو معلوم ہوا کہ دیوبند کے تمام مدارس کے اساتذہ وطلبہ مذکورہ حوالے سے شیطان کے امتی ہیں تو ان کے مدارس شیطانوں کے اڈے ٹھہرے۔

۞ دیوبندی اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ”اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کردوں۔پھر دیکھو خود ہی سب وہابی یعنی شیطانی امتی بن جائیں۔

۞ اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ”ایک صاحبِ بصیرت وتجربہ کہا کرتے تھے کہ ان دیوبندیوں وہابیوں یعنی شیطانی امتی کو اپنی قوت معلوم نہیں۔

یہی دیوبندی نہیں بلکہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے شیطانی امت کے بانی محمد بن عبدلوہاب نجدی کو اچھا جانا، منظور نعمانی، اور دیگر بڑے بڑے علماء دیوبند بلکہ خود دار العلوم دیوبند نے اب اپنی جدید تحقیق کے مطابق محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشواء تسلیم کرلیا ہے۔تفصیل کے لئے خود دیوبندی منظور نعمانی کی کتاب ''شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علماءِ حق'' کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔تو ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا جملہ دیوبندی علماء ''شیخ نجد'' کو اپنا مقتدیٰ وپیشواء ماننے والے اور ان کی اندھی عقیدت سے سرشار دیوبندی حضرات اپنی مصدقہ کتاب ''فتح المبین'' کے حوالے سے شیطانی امت قرار پائے، اسی لئے یہ کہنا بالکل حق ہے کہ

پیدا ہوئے وہابی تو ابلیس نے کہا

لو آج ہم بھی صاحب اولا دہو گئے

وہابی دیوبندی حضرات ''قرن الشیطان'' [شیطانی امت] ہے اسی لئے یہ لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ، انبیاء اکرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاءعظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور امت محمدیہ کے خلاف بے ادبیاں، گستاخیاں کرتے ہیں۔دیوبندیوں کو دیکھئے کہ شیطان کی امت بنے بیٹھے ہیں۔معاذ اللہ عزوجل۔لیکن الحمد للہ عزوجل ہم سنیوں کو اپنے نبی پاک ﷺ کے امتی ہونے پر فخر ہے۔

حوالہ نمبر 2......

دیوبندیوں کے نزدیک اکابرین دیوبند بےادب، ان کی صورتیں مسخ

علماءدیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کی کتاب میں وہابی کا معنی یوں بیان کیا گیا کہ

''**وھابی کا معنیٰ ھیں بے ادب** باایمان''

(الافاضات الیومیہ ۲/ ۲۰۷)۔

معلوم ہوا کہ ان دیوبندیوں کے نزدیک وہابی کا معنیٰ ''بے ادب'' ہے۔اب بے ادب باایمان ہوتا ہے کہ نہیں؟ خود علمائے دیوبند کی کتابوں سے ملاحظہ کیجیے۔

اب بے ادب کے بارے میں دیوبندیوں کا فتویٰ ملاحظہ کیجیے۔

۞...... خودعلماءدیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی ہی کہتے ہیں کہ

''ادب بڑی چیز ہے اور **بے ادبی** نہایت ہی بُری چیز ہے۔بے ادب ہمیشہ محروم رہتا ہے اسی کو فرماتے ہیں۔

زخدا جوئیم توفیق ادب   **بے ادب محروم گشت از فضل رب''**

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق کی دعاء کرتے ہیں۔کیونکہ **بے ادب** حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتا ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۵ ص ۲۶۸)

۞ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے بھی لکھا۔

"بے ادب محروم گشت از فضل رب"

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات ص ۵۴)

۞ علماء دیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

"گستاخ اور **بے ادب** کبھی مقصود تک راہ نہیں پا سکتا کبھی صورت تک مسخ ہو جاتی ہے ......اور یہ سب بے ادبی اور گستاخیوں کے ثمرات ہیں"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۵ ص ۲۶۸)

اب دیوبندی کس کس کو بے ادب یعنی "وہابی" مانتے ہیں وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

۞ دیوبندی اکابرین وعلماء کی معتبر و مستندترین کتاب "المہند" میں لکھا ہے کہ "اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے" (المہند صفحہ ۳۲)

یعنی اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی [بے ادب، گستاخ] کہتا ہے ......[تو] یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔تو دیوبندیوں کے مطابق سب سنی حنفی حضرات وہابی یعنی "بے ادب" ٹھہرے۔

اب ہم وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم سنی حنفی ہو کہ نہیں؟ یقیناً تمام دیوبندیوں کا یہی دعویٰ ہے کہ ہم دیوبندی سنی حنفی ہیں، اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اسی طرح سرفراز صفدر، امین اکاڑوی، حق نواز جھنگوی، ڈاکٹر خالد محمود، ایوب قادری، مفتی حماد، مفتی نجیب، گھمن وغیرھم سب کا یہی دعویٰ رہا ہے کہ ہم دیوبندی ہی سنی حنفی ہیں۔تو یہ سب دیوبندی حضرات اس تعریف اور اپنے سنی حنفی دعوے کے مطابق وہابی یعنی بے ادب ہیں۔اور بے ادبوں کے بارے میں خود علماء دیوبند اقرار کر چکے کہ

۞ بے ادب وہابی دیوبندی کبھی مقصود تک راہ نہیں پا سکتے،

۞ ان وہابیوں دیوبندیوں کی صورتیں بھی کبھی مسخ ہو جاتی ہیں،

۞ وہابی دیوبندی حق تعالیٰ کی مہربانی سے بھی محروم رہتے ہیں۔

۞ اور یہ سب [ان وہابیوں دیوبندیوں کی] بے ادبی اور گستاخیوں کے ثمرات ہیں۔

؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

۞......وہابیوں دیوبندیوں کی خر دماغی ......۞

تھانوی صاحب نے خودلکھا کہ بے ادب حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتا ہے۔اب دوسری عبارت کے مطابق اگر بے ادب بھی ہے اور باایمان بھی ہے تو پھر حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم نہ ہوا کیونکہ حق تعالیٰ کی سب سے بڑی مہربانی یہ ہے کہ وہ ایمان جیسی نعمت عظمیٰ عطا فرمادے۔اوراس کے برعکس جو باادب ہے وہ اگر بے ایمان ہوکر حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم ہوگیا تو یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اوراس کے فضل وعدل پر بڑا بہتان ہے، یہ تھانوی صاحب کی اپنی غلط فہمی اوراپنے بیانات کا تضاد ہے۔

کیا تھانوی صاحب کے نزدیک حق تعالیٰ کی مہربانی اسی کو کہتے ہیں کہ وہ باادب کونعمت ایمان سے محروم کردے اور بے ادب کوصاحب ایمان کردے؟ کیا(معاذ اللہ) عبداللہ بن ابی صاحب ایمان ہوا؟ذوالخویصرہ صاحب ایمان ہوا؟ولید بن مغیرہ صاحب ایمان ہوا؟

جب بے ادب حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم ٹھہرا تو یقیناً عذاب جہنم کا مستحق ہوا تو مطلب یہ ہوا ”وہابی کے معنی ہیں بے ادب یعنی حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم باایمان“ کیا دنیا کا کوئی فلاسفر اس عبارت کوانہی الفاظ کی موجودگی میں بے غبار ثابت کرسکتا ہے کہ حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم بھی ہواور باایمان بھی ہو؟اس گورکھ دھندے کوتھانوی صاحب کے نیاز مند ہی حل کر کے دکھا دیں۔لیکن یہ بھی یاد رہے کہ تھانوی کی اس عبارت کی دیوبندی حافظ محمد صابر صفدر کی کتاب ”بے ادب بے نصیب“ سخت تردید کرتی ہے۔جس میں بے ادبوں کوواضح طور پر گستاخ و مستحق عذاب بتایا گیا ہے۔

اسی کتاب کی ایک عبارت ہے کہ

”اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو باادب بننے کی توفیق عطا فرمائے بے ادبی کے گناہ سے حفاظت فرمائے، کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے”**من لم یوقر کبیرنا فلیس منا**“(مشکوۃ) کہ جوشخص ہمارے بڑوں کی بے ادبی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے“۔ (بے ادب بے نصیب:ص ۵۵)

اب خود فیصلہ کیجیے کہ تھانوی کی مخالفت نہ صرف دیگر دیوبندی علماء، بلکہ خود تھانوی کے اپنے متعدد اقوال اور سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بھی خلاف ہے۔تو علمائے دیوبند خود سوچیں کہ یہ مذموم اختلاف نہیں؟

الیاس گھمن یا اشرفعلی تھانوی

دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی نے "بے ادب" کو "باایمان" قرار دیا

"بے ادب باایمان" (الافاضات الیومیہ ۲/ ۲۰۷)۔

جبکہ دیوبندیوں ہی کے حافظ محمد صابر صفدر نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "بے ادب بے نصیب" (مکتبہ الحسن لاہور)۔اس کتاب کے ٹائیٹل پیج پر ہی یہ لکھا ہے کہ

"شعائر اسلام کی بے ادبی کی سزا پر انتہائی عبرت ناک سینکڑوں واقعات جنہیں پڑھ کر آپ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ واقعی سچ ہے بے ادب بے نصیب"

قارئین کرام! لطف کی بات یہ ہے کہ دیوبندیوں کے جن الیاس گھمن صاحب نے "دست و گریبان" پر بڑے دھڑلے سے تقریظ لکھی ہے انہی گھمن صاحب کی تقریظ اس کتاب "بے ادب بے نصیب" کے صفحہ 43 پر بھی موجود ہے۔

تو اب ہم دیوبندیوں بالخصوص الیاس گھمن سے کہتے ہیں کہ جب تمہارے امام تھانوی کے نزدیک "بے ادب باایمان" ہوتا ہے تو پھر "بے نصیب اور سزا کا مستحق کس طرح ہوا؟ تمہارا امام تھانوی بے ادبوں کو باایمان قرار دے رہا ہے اور جس کتاب پر تمہاری تقریظ ہے وہ بے ادبوں کو گستاخ، بے نصیب اور مستحق عذاب بتارہی ہے۔ہم پوچھتے ہیں کہ یہ کتاب "بے ادب بے نصیب" کھلا ثبوت ہے کہ بے ادب باایمان نہیں بلکہ بے ادب و گستاخ ہوتا ہے لہٰذا اب الیاس گھمن اور اس کتاب کے مصنف صابر صفدر اور اس کو پسند کرنے والے اور اس پر تقاریظ لکھنے والے دیوبندی سچے ہیں یا کہ تمام دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی؟ کیا یہ مذموم اختلاف نہیں کہ ایک دیوبندی بے ادب کو باایمان کہہ رہا ہے جبکہ دوسرے بے ادب کو بے نصیب بلکہ کتاب کے مطابق گستاخ و مستحق عذاب قرار دے رہا ہے۔

میرے خیال میں یہ دیوبندی تضاد محض اس لئے ہے کہ جب بات وہابیہ کے گھر کی ہو تو بے ادب وہابیوں دیوبندیوں کو باایمان کہہ کران کی گستاخیوں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے لیکن جب غیر دیوبندیت کا معاملہ ہو تو بے ادب کو بے نصیب کہہ کر گستاخ و مستحق سزا بتایا جاتا ہے۔

حوالہ نمبر 3......

تقویۃ الایمان کے فتوے کی رو سے 616 دیوبندی علماء کافر و مشرک

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

"شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور [ذبح] کرنا اور اس کی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور **ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا** اور تصرف وقدرت کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اس کو اللہ تعالیٰ سے چھوٹا سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ۔ اور اس بات میں اولیاء، انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا"

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: صفحہ ۲۱)

مزید لکھا کہ "ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا ...... یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہیں۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: صفحہ ۲۲)

معلوم ہوا کہ امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ عزوجل کے سواء کسی کو بھی حاضر و ناظر ماننا شرک ہے۔ اب **تقویۃ الایمان** کی مذکورہ بالا عبارت کو سامنے رکھ کر آپ آگے آنے والے دیوبندیوں کے عقیدے کے بارے میں خود ہی فیصلہ کیجیے کہ کیا 616 دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے مطابق مشرک ٹھہرے کہ نہیں؟

ہمارے کریم آقا رحمۃ اللعالمین ﷺ کے بارے میں وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کو حاضر و ناظر ماننا شرک ہے لیکن دیوبندیوں کے مطابق شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ چنانچہ عبدالرؤف خان دیوبندی نے لکھا

"ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں"۔

(براۃ الابرار عن مکائد الاشرار صفحہ ۵۷، بحوالہ کلمہ حق)

یعنی دیوبندیوں کے نزدیک حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا کسی نص سے ثابت نہیں بلکہ شرک ہے لیکن دیوبندیوں کے 616 علماء کے مطابق شیطان کا حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یاد رہے کہ اس کتاب "براۃ

الابرار عن مکائد الاشرار' پر 616 دیوبندی وہابی علماء کے دستخط وتصدیقات موجود ہیں اب تقویۃ الایمان اور براۃ الابرار کی ان عبارات کو آمنے سامنے رکھیں تو 616 دیوبندی علماء ''شیطان لعین'' کو حاضر و ناظر مان رہے ہیں لیکن دوسری طرف امام الوہابیہ کے نزدیک شیطان کو حاضر و ناظر ماننا بھی شرک ہے۔ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ ''شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں...... [جیسے]مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا ...... اور اس بات میں اولیاء، انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا'' (تقویۃ الایمان مع)

لہٰذا اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق 616 دیوبندی علماء شیطان لعین کو حاضر و ناظر مان کر کافر و مشرک ٹھہرے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ امام الوہابیہ نے اپنی مذکورہ بالا تحریر میں جسے پوری قوت کے ساتھ شرک بتایا ایسی بات کو دیوبندی علمائے نے پوری قوت کے ساتھ نص قطعی (بقول وہابیہ) سے ثابت مانا۔ کیا قرآن مقدس کی عظمتوں کو اپنے خود ساختہ خانہ زاد مولوں پر پامال کرنے کی اس سے بدترین مثال کہیں مل سکتی ہے؟

حوالہ نمبر 4......

دیوبندی ماسٹر امین اکاڑوی کے مطابق دیوبندی اکابرین قرآن حدیث متواترہ، اجماع فقہاء کے منکر اور جانوروں سے بھی بدتر ہیں

دیوبندی مماتی فرقے کے مناظر مولوی خضر حیات نے اپنے ہی دیوبندی حیاتی فرقے کے رد میں اپنی کتاب ''اکابر کا باغی کون؟ 151 تا 154'' میں خوب چھترول کی، ہم انہی کا خلاصہ پیش کر دیتے ہیں۔

❁ **دیوبندیوں کے مناظر ماسٹر امین اکاڑوی** ''قبر'' کی تحقیق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''قبر وہ گڑھا ہے جو اس زمین پر ہے''

(تسکین الاذکیا ص ۹۸، اکابر کا باغی کون؟ ص 151)

❁ یہی دیوبندی مناظر مزید لکھتے ہیں کہ

''کوے کو بھی پتہ ہے کہ قبر زمین پر ہوتی ہے، حضرت اقدس ﷺ کا خچر علیین میں جا کر بدکا تھا یا سجین میں جا کر یا یہیں؟ اس لئے جو اس [زمینی] قبر کو قبر نہیں مانتے ان کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے ''اولئک کالانعام بل هم اضل'' وہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں ..... قبر کے معاملے میں یہ قرآن پاک کے منکر ہیں

،احادیث متواترہ کے منکر ہیں، اجماع فقہاء کے منکر ہیں۔

(تسکین الاذکیاء ص ۹۸، اکابر کا باغی کون؟ ص 151)۔

اس دیوبندی مناظر کے مطابق قبر کا اطلاق صرف زمینی گڑھے پر ہی ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص قبر کا دوسرا مفہوم مراد لے یعنی قبر سے مراد عالم برزخ لے تو وہ شخص اس دیوبندی مناظر کے نزدیک

۱۔قرآن کا منکر ہے	۲۔حدیث متواترہ کا منکر ہے
۳۔اجماع کا منکر ہے	۴۔جانوروں سے بدتر ہے۔

دیوبندی امین اکاڑوی کے فتوے کی زد میں آنے والے علماء دیوبند

❁ اب لیجیے دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

"قبر سے مراد حدیث میں عالم برزخ ہے نہ کہ حفرۃ (گڑھا)۔

(مجالس الحکمۃ :ص ۴۳)۔

❁ تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ'

'**اشکال تو تب ہوتا جب قبر سے مراد یہ گڑھا ہوتا** جس میں لاش دفن کی جاتی ہے

،حالانکہ اصطلاح شریعت میں قبر گڑھے کو کہتے ہی نہیں بلکہ عالم مثال کو کہتے ہیں۔

(اشرف الجواب ج ۳ ص ۲۹۸)

❁ دیوبندی علامہ محمد احسن سنبھلی لکھتے ہیں کہ

"**قبر سے مراد یہ گڑھا نہیں** جس میں میت کو دفن کیا جاتا ہے بلکہ عالم برزخ مراد ہے"(نظم الفرائد حاشیہ عائد صفحہ ۱۷۱)

❁ اسی طرح دیوبندیوں کے مفتی اعظم کفایت اللہ نے" جواہر الایمان ص ٦" میں اور مولانا محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی نے"رسالہ عالم برزخ صفحہ ۲۵"میں بھی یہی کہا کہ **"قبر اس ظاہری گڑھے کا نام نہیں ہے"**۔(مذکورہ باحوالوں کیلئے"اکابر کا باغی کون؟" دیکھئے)

تو اب نتیجہ یہ نکلا کہ دیوبندی مناظر ماسٹر امین اکاڑوی کے مطابق

❁ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی،

❁ محمد احسن سنبھلی دیوبندی، ❁ مفتی کفایت اللہ دیوبندی،

❁ ادریس کاندھلوی دیوبندی، یہ سب دیوبندی زمینی گڑھے کو قبر نہ مان کر اپنے ہی دیوبندی مناظر ماسٹر امین اکاڑوی کے مطابق

❁ قرآن پاک کے منکر ہیں، ❁ حدیث متواترہ کے منکر ہیں،

❁ اجماع فقہاء کے منکر ہیں،

❁ اور یہ تمام دیوبندی جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

حوالہ نمبر 5......

﴿دیوبندی علمائے کے فتوؤں سے 40 دیوبندی علماء بے دین و جاہل﴾

دیوبندی حیاتی شیخ الحدیث نے اپنی کتاب **"تقریر دلپذیر"** میں بعد وصال روح و جسم کے تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے انٹرنیٹ کی عقلی مثال پیش کی، اسی حیاتی دیوبندی کی اس بات کو خود مماتی دیوبندی خضر حیات نے "المسلک المنصور" میں اس طرح بیان کیا

[دیوبندی مصنف تقریر دلپذیر] "فرماتے ہیں کہ...... **انٹرنیٹ پروگرام کے ذریعے دنیا کے فاصلے سمٹ گئے ہیں** ایک آدمی پاکستان میں بیٹھا ہوا...... **اور انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کی جس لائبریری کا مطالعہ کرنا چاہے** کرسکتا ہے اور جس کتاب کا جو صفحہ چاہیے حاصل کر سکتا ہے ......اگر سائنسی ترقی کی وجہ سے اتنے فاصلوں کے باوجود یہ نتائج مرتب ہو سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی **قدرت** اس سے بہت وسیع ہے، اللہ تعالیٰ اپنی **قدرت** کے ساتھ روح اور جسم کی دوری کے باوجود روح کا جسم کے ساتھ تعلق پیدا کرے اور اس تعلق کی وجہ سے جسم میں **حیات** اور آثارِ **حیات** پیدا ہو جائیں تو یہ کیوں بات سمجھ نہیں آتی"

(تقریر دلپذیر ص 9، المسلک المنصور: ص 81، 82)

تو اس تقریر دلپذیر کے دیوبندی شیخ الحدیث کے رد پر خود خضر حیات مماتی دیوبند کہتا ہے کہ

"شاباس شیخ الحدیث صاحب...... **مولانا شرم کی بات ہے** کہ آپ کو اپنے دعویٰ کے اثبات کیلئے قرآن و سنت پر اعتماد نہیں آیا اور انٹرنیٹ وغیرہ پر ایمان بالغیب کا مظاہرہ فرمایا" (المسلک المنصور: ص 82)

۞...... دیوبندی امام سرفراز صفدر ایسے ہی عقلی دلائل کے رد پر کہتے ہیں کہ

"فریق مخالف کے **بعض علم سے ناواقف** اور **عقل کے کورے مولوی** یہ بھی کہا کرتے ہیں اگر ہم یہاں بیٹھے لندن، پیرس اور نیورک وغیرہ دور دراز ملکوں کی **خبریں ریڈیو کے ذریعے سن سکتے** ہیں، تو جناب رسول خدا ﷺ امت کی طرف سے درود و سلام براہ راست کیوں نہیں سن سکتے۔

جواب: ...... "ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ نص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا **بے دینوں کا کام ہے**"

(آنکھوں کی ٹھنڈک ص ۱۸۹، المسلک المنصور: ص 82)

سرفراصفدر دیوبند کے اس بیان پر دیوبندی خضر حیات نے لکھا کہ ''حضرت صفدر صاحب نے کیسا الہامی جواب فرمایا، سبحان اللہ، ''علم سے نا واقف''، ''عقل کے کورے مولوی''، ''ایسی دلیل پیش کرنا بے دینوں کا کام ہے'' یہ تینوں جملے سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں'' (المسلک المنصور، ص82)

علمائے دیوبند کے ان حوالوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ

[1] ایسی عقلی مثالیں دینے والے **بے شرمی کا کام کرتے ہیں یعنی ان کے لئے شرم کی بات ہے۔**

[2] ایسی مثالیں دینے والوں کا **قرآن و سنت پر اعتماد نہیں۔**

[3] انٹرنیٹ یا جدید ذرائع موبائل یا فون کی مثالیں دینے والے ان پر ''**ایمان بالغیب**'' رکھتے ہیں۔

[4] ایسی مثالیں دینے والے **علم سے ناواقف'' یعنی جاہل ہیں۔**

[5] ایسی مثالیں دینے والے ''**عقل کے کورے مولوی**'' ہیں۔

[6] ایسی دلیلیں یا مثالیں پیش کرنا'' **بے دینوں کا کام ہے**''۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی علماء کی عقلی مثالیں

دیوبندیوں کی کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی حیات النبی ﷺ'' میں ایک اشکال کا جواب دیتے ہوئے خود دیوبندی علماء نے ٹیلی فون ایکسچینج کی عقلی مثال پیش کی، چنانچہ لکھتے ہیں کہ

> ''بعض روایات میں آتا ہے کہ گنبد خضرا پر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی قوتِ ساعت دے رکھی ہے کہ جہاں بھی کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے وہ سن لیتا ہے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔ بعض لوگ ایک عقلی اشکال کرتے ہیں کہ اتنے لوگ درود شریف پیش کرتے ہیں تو حضور ﷺ سب کا جواب کیسے دیتے ہیں؟
>
> (اس اشکال کے جواب میں دیوبندی مولوی نے جواب دیا کہ)

''اس کا جواب ہمارے حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب [دیوبندی] گجرات والوں نے دیا، فرمایا کہ دیکھو......! **ٹیلی فون ایکسچینج پر آپ چلے جائیں** وہاں پر ایک ہی وقت میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کالیں آرہی ہوتی ہیں اور ہر ایک کو جواب مل رہا ہوتا ہے۔ تو اب آپ بتاؤ! کیا وہاں جواب دینے کے لئے سیکڑوں لوگ کھڑے ہوتے ہیں

؟نہیں...... بلکہ جو کمپوٹر کے پرزے ہیں اللہ نے ان میں اتنی طاقت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں سن بھی رہے ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں، تو جب ان پروزوں میں اتنی طاقت ہے تو حضور ﷺ کی ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے جو روحانی قوت عطا فرمائی اس کی تو کوئی مثال ہی نہیں ہے۔ (خوشبو والا عقیدہ: ص 84)

دیوبندیوں کی اس کتاب پر متعدد علمائے دیوبند کی تقریظات موجود ہیں

[۱]...... دیوبندی خواجہ خان محمد [۲]...... سید جاوید حسین شاہ [۳]...... دیوبندی شیخ الحدیث صوفی محمد سرور [۴]...... دیوبندی شیخ الحدیث سلیم اللہ خان [۵]...... دیوبندی مفتی عبدالرحیم [۶]...... دیوبندی مولانا محمد عبید اللہ المفتی [۷]...... دیوبندی مولانا محمد اسلیم شیخو پوری [۸] دیوبندی شیخ الحدیث عبد المجید [۹]...... دیوبندی مولانا حکیم محمد مظہر [۱۰]...... دیوبندی مولانا فضل الرحیم [۱۱]...... دیوبندی قاری محمد حنیف جالندھری [۱۲]...... دیوبندی ڈاکٹر عبد الرزاق [۱۳]...... دیوبندی مولانا پیر عزیز الرحمٰن [۱۴]...... دیوبندی مولانا خلیفہ عبد القیوم [۱۵]...... دیوبندی سید سولت حسین شاہ [۱۶]...... دیوبندی شیخ الحدیث منیر احمد منور [۱۷]...... دیوبندی مفتی عبد المنان [۱۸]...... دیوبندی فتی محمد انور اکاڑوی [۱۹]...... دیوبندی مفتی ذکاء اللہ [۲۰]...... دیوبندی مولانا عبد الکریم ندیم [۲۱]...... دیوبندی شیخ الحدیث فترو خان ثاقب [۲۲]...... دیوبندی شیخ الحدیث عبد الرحمٰن اشرفی [۲۳]...... دیوبندی مولانا زاہد الراشدی [۲۴]...... دیوبندی شیخ الحدیث ارشاد احمد [۲۵]...... دیوبندی مولانا محمد احمد لدھیانوی [۲۶]...... دیوبندی مفتی نعیم الدین [۲۷]...... دیوبندی مولانا عبد القدوس قارن [۲۸]...... دیوبندی مولانا الیاس گھمن [۲۹]...... دیوبندی شیخ الحدیث مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی [۳۰]...... دیوبندی سید عدنان کا کاخیل [۳۱]...... دیوبندی مولانا قاضی ارشد الحسینی [۳۲]...... دیوبندی مفتی عبد الجبار [۳۳]...... دیوبندی شیخ الحدیث سید محمود میاں [۳۴]...... دیوبندی شیخ الحدیث مفتی محمود الحسن مسعودی [۳۵]...... دیوبندی مولانا یٰسین [۳۶]...... دیوبندی مولانا عالم طارق [۳۷]...... دیوبندی شیخ عبدالحفیظ مکی [۳۸]...... دیوبندی مولانا اللہ وسایا۔

(دیکھئے "خوشبو والا عقیدہ")

دیوبندی اپنے گھر کے فتوؤں کے مصداق ٹھہرے

[1]...... بقول دیوبندی خضر حیات دیوبندی کے انٹرنیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثال دیکر دیوبندی مولوی نے شرم کی بات کی اور ایسی بے شرمی پر دیوبندی علماء تقریظات لکھ اس بے شرمی میں شامل ہوئے۔

[2]...... ایسی مثالیں دینے والے ان سب دیوبندیوں کا قرآن وسنت پر اعتماد نہیں۔

[3]......انٹرنیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثالیں دینے والے یہ سارے دیوبندی علماء جدید ذرائع پر "ایمان بالغیب" رکھتے ہیں۔

[4]......انٹرنیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثالیں دینے والے یہ دیوبندی (مصنف تقریر دلپذیر، اور خوشبو والا عقیدہ دونوں) "علم سے ناواقف" یعنی جاہل ٹھہرے اور خوشبو والے عقیدہ پر متعدد دیوبندی علمائے تقریظات لکھ کر "جاہل یعنی علم سے ناواقف" ٹھہرے۔

[5]......ایسی مثالیں دینے والے اور ان کی کتابوں پر تقریظات لکھنے والے سب دیوبندی "عقل کے کورے مولوی" ہیں۔

[6]......ایسی دلیلیں یا مثالیں پیش کرنا والے دیوبندی اور ان کی کتابوں پر تقریظات لکھنے والے سب دیوبندی علمائے بے دین ہیں، انہوں نے بے دینوں کا کام کیا ہے۔

نوٹ......تقریر دلپذیر اور خوشبو والا عقیدہ یہ دو[2]اور باقی 3 8 دیوبندی کل 40 دیوبندی علمائے ہوئے جو دیوبندی فتوؤں کے مصداق ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 6......

﴿دیوبندی علمائے کے فتوے سے خود دیوبندی اکابر گستاخ و کافر﴾

قرآن پاک میں ہے کہ " فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَه قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ"[ترجمہ]تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں بلکہ تجھے سو برس گزر گئے (پارہ3البقرۃ259)

اور اس آیت کے تحت علماء دیوبند نے جو ترجمے کئے ہیں کیا وہ ہم وہ خود دیوبندی "خضر حیات مماتی " کی کتاب سے "المسلک المنصور" سے مختصراً اور آسان ترتیب کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ لیجیے دیوبندی فرقہ کی آپسی خانہ جنگی و فتوے بازیوں کا مذموم اختلاف ملاحظہ کیجیے۔

۞......دیوبندیوں کے شیخ الہند نے ترجمہ کیا "پھر **مردہ** رکھا اس شخص کو" (ترجمہ دیوبندی شیخ الہند)

۞......عبدالماجد دریا آبادی دیوبندی نے ترجمہ کیا "سو اللہ نے اس شخص کو سو سال تک **مردہ** رکھا" (تفسیر ماجدی)

۞......دیوبندی احمد سعید دہلوی نے ترجمہ کیا "اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو سال تک

مردہ رکھا“ (کشف الرحمٰن)

۞......عبدالحق حقانی دیوبندی کا ترجمہ ”تب اس کو خدا نے سو برس تک **مــــردہ** پڑے رہنے دیا“ (تفسیر حقانی)

۞......دیوبندی مفتی شفیع کا ترجمہ ”تو اللہ نے **مردہ** رکھا اسے“

(معارف القرآن)

۞......دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے ترجمہ کیا

”پھر **مردہ** رکھا اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے سو برس“ (ازالۃ الریب ص ۱۸۸)

(ملخصاً بحوالہ: المسلک المنصور: خضر حیات دیوبندی)

۞......اسی طرح اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ

”سو اللہ تعالیٰ نے **اس شخص** کو سو برس تک **مردہ** رکھا۔ الخ“ (البقرہ)

اشرفعلی تھانوی نے اس آیت کے تحت لکھا کہ

”روح المعانی میں حضرت علی و ابن عباس وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ یہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام ہی [پھر تھانوی نے کہا] دوسری بات ثابت کرنے کے لئے ان کو سو برس تک **مردہ** رکھا۔ (بیان القرآن: اشرفعلی تھانوی ص ۸۷،۸۸)

۞......دیوبند عبد القیوم کی تفسیر ” گلدستہ تفسیر“ جو **”پسند فرمودہ“ دیوبندی قاری محمد عثمان نائب مہتمم دار العلوم دیوبند، ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹری، مفتی عبدالستار دیوبندی کی ہے، اس میں اس** کا ترجمہ ہے کہ ”پھر **مردہ** رکھا اس شخص کو اللہ نے سو برس“ (گلدستہ تفسیر) اسی تفسیر میں اس کے تحت لکھا کہ ”وہ شخص حضرت عزیز پیغمبر تھے“ گلدستہ تفاسیر جلد اول ص ۴۱۸: زیر آیت مذکورہ)

اب لیجیے ملاحظہ کیجیے خضر حیات دیوبندی کہتے ہیں کہ

”اب آپ مناظر صاحب [یعنی دیوبندی حیاتی نور محمد آصف] کی لفظی شعبدہ بازی دوبارہ دیکھ لیں کہ کس طرح قرآن پاک کی نص قطعی کا انکار کر کے حضرت عزیرؑ کی موت اور سو سال تک میت رہنے کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اس احمق نا معقول کو اتنا معلوم نہیں کہ حضرت عزیرؑ کو میت، اشاعت التوحید [دیوبندی مماتیوں] نے اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ قرآن پاک کا ترجمہ کرتے ہیں، جس جاہل [دیوبندی] کو قرآن پاک کا ترجمہ بھی نہ آتا ہو وہ محقق ٹمن [مولوی نور محمد آصف دیوبندی] اینڈ کمیٹی [دیوبندی حیاتی] کے نزدیک شیخ الحدیث بنا پھرتا ہے۔ اب محقق ٹمن [مولوی نور محمد آصف دیوبندی] صاحب سے گزارش ہے کہ تراجم مذکورہ کو بار بار پڑھیں اور توبہ کا اعلان کر کے ایمان و نکاح

وغیرہ کا اہتمام فرمائیں اور بزم شیخ الہند والوں[دیوبندیوں] سے بھی
گزارش ہے کہ شیخ الہند[دیوبندی امام] کے نام پر ایسی کفریات شائع
کرنے سے توبہ نامہ اشتہار کی صورت میں شائع فرمائیں۔اصل میں
بات یہ ہے کہ مناظر موصوف[دیوبندی]ماسٹر امین صاحب کا شاگرد
ہے اور ماسٹر امین صاحب وہ شخصیت تھے جن کا ایمان محض اپنے ذہنی
اختراع پر تھا،اب جی چاہتا ہے کہ چلو ماسٹر صاحب کا ایک صدری نکتہ
آپ کو ملاحظہ کروادیں،تاکہ پتہ چل جائے کہ اس پوری[دیوبندی
حیاتی] **کمپنی کا اوڑھنا بچھونا ہی جہالت اور اہل اللہ کی توہین ہے۔**

(المسلک المنصور ص 221،222)

اسی طرح آگے لکھتے ہیں کہ

''ماسٹر صاحب[حیاتی دیوبندی]نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں''انبیاء
کی توہین نہ کیا کرو......**اب مردہ مردہ کہنے سے توہین ہوتی ہے** یا
نہیں(ہوتی ہے)تو جن کو اللہ نے ہمیشہ کے لئے باقی حیات دے
دی ہو ان کو مردہ کہنا ان کی توہین ہے کہ نہیں؟(ہے)اس لئے،اب
انہیں[دیوبندی مماتیوں کو]کہتے ہیں کہ مردارو،**ان کو مردہ**
نہ کہا کرو اور نبیوں کی توہین نہ کیا کرو۔خطبات صفدر جلد سوم ص
۳۱۹۔ملخصاً۔ (المسلک المنصور:ص 221:خضر حیات دیوبندی)

اب اس سے کتنے دیوبندی گستاخ ثابت ہوتے ہیں پڑھیئے

خضر حیات(مماتی دیوبندی)ان حوالوں کو لکھ کر کہتے ہیں کہ

''حضرات گرامی......!!حضرت ماسٹر اوکاڑوی صاحب کے صدری
نکتہ کا خلاصہ دو باتیں ہیں،

[۱]انبیاء کیلئے لفظ مردہ کا اطلاق توہین ہے۔

[۲]انبیاء کرام کے لئے لفظ مردہ استعمال کرنے والے مردار ہیں۔

اب ذرا اوپر ذکر کردہ[دیوبندی]تراجم پر ایک دفع پھر نظر ڈالیں کہ
اوکاڑوی صاحب[دیوبندی]کے فتویٰ کے مطابق انبیاء کرام علیہ
السلام کی توہین کرنے والے کون کون ہیں؟نیز لفظ مردار کا مصداق
بھی دیکھ لیں۔(لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

محقق ٹمن[مولوی نور محمد آصف دیوبندی]صاحب......!!

آپ نے اپنی تصنیف لطیف تقریر دلپذیر کے صفحہ نمبر ۱۵ پر فرماتے ہیں
''توہین رسالت کفر ہے''اب ذرا فرمائیں کہ آپ کے ماسٹر

اوکاڑوی کے فتویٰ کے مطابق حضرت عزیز کو **مـــردہ** کہہ کر اسطرح حضرت سلیمانؑ پر لفظ **مـــردہ** کا اطلاق کرکے **مـــرداری اور کافر** کون کون بنے ہیں؟ شاید آپ کو گنتی نہ آتی ہو اس لئے ہم آپ کے سامنے ایک لسٹ دے دیتے ہیں تاکہ آسانی رہے، حضرت سلیمان پر لفظ مردہ کا اطلاق کرنے والوں میں سے مشہور نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ صاحب جلالین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ،

۲۔ صاحب جلالین علامہ جلاالدین محلی رحمۃ اللہ علیہ،

۳۔ [دیوبندی] استاذ التفسیر دارالعلوم دیوبند مولانا محمد نعیم

اسی طرح حضرت عزیزؑ پر لفظ **مردہ** کا اطلاق کرنے والوں میں درج ذیل [دیوبندی] اکابرین شامل ہیں،

۴۔ [دیوبندی] شیخ الہند حضر مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی

۵۔ [دیوبندی] حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی

۶۔ [دیوبندی] حکیم الامت مولانا اشرفعلی تھانوی

۷۔ [دیوبندی] حضرت مولانا احمد سعید دہلوی

۸۔ [دیوبندی] حضرت مولانا عبدالحق حقانی

۹۔ [دیوبندی] حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

۱۰۔ [دیوبندی] حضرت مولانا محمد سرفراز صفدر خان صاحب

اس طرح تقریباً تمام مفسرین نے ترجمہ فرمایا ہے۔.......

(المسلک المصور،ص 221، 222)

جناب علمائے دیوبند اس میں مزید دیوبندی [۱۱] مفسر عبدالقیوم"، [۱۲] **دیوبندی قاری محمد عثمان نائب مہتم دار العلوم دیوبند، [۱۳] ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹری، [۱۴] مفتی عبد الستار دیوبندی کو بھی شامل کرلیں جن کا حوالہ ہم نے پیش کیا۔**

دیوبندی مماتی خضر حیات اپنے دیوبندیوں کو رگڑا لگاتے ہوئے مزید کہتے ہیں

"ماسٹر امین اکاڑوی [دیوبندی حیاتی] کے اس فتویٰ کی زد سے کہ "انبیاء کرائم کو میت کہنا توہین ہے اور انبیاء کرائم کے لئے لفظ **مـــــردہ** کا استعمال کرنے والے مردار ہیں......امت محمد یہ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام میں سے **حضرت صدیق اکبرؓ سے لے کر علماء دیوبند تک اور علماء دیوبند سے لے کر مولانا سرفراز خان صفدر تک ایک بھی محفوظ نہیں رہتا**۔ ماسٹر اوکاڑی [دیوبندی] کے

فتویٰ سے تمام اکابرین امت مردار اور کافر ٹھہرتے ہیں، معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نا باشد۔

(المسلک المنصور ،ص223)

جناب کوئی دیوبندی ہم سنیوں کو گالیاں مت دے کیونکہ یہ جو کچھ لکھا ہے خود دیوبندی علماء کا اپنا لکھا ہوا۔

غیروں کو کیا پڑی ہے کہ رسوا کریں ہمیں
ان سازشوں میں ہاتھ کسی آشنا کا ہے

......حوالہ نمبر 7......

﴿دیوبندی اکابرین یہودیوں، مشرکوں اور خوارج سے بھی بدتر﴾

دیوبندی مماتی فرقے کے مشہور مناظر علامہ خضر حیات نے اپنی کتاب ''اکابر کا باغی کون؟'' کے ص 67 پر اپنے ہی دیوبندی حیاتی فرقے والوں کی تضاد بیانیاں ثابت کرتے ہوئے چند حوالہ جات پیش کئے ہیں، ان حوالہ جات سے دیوبندی علماء یہودی، مشرک، اور خوارج سے بھی بدتر قرار پاتے ہیں۔ہم ان حوالہ جات کو مختصراً اور آسان الفاظ میں پیش کرتے ہیں جس کو تفصیل دیکھنی ہو وہ ''اکابر کا باغی کون؟'' کا مطالعہ کرسکتا ہے۔

☆ **دیوبندیوں کے مشہور و معروف مناظر ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی** سورۃ النحل کی آیت ۲۱،۲۲ ''والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون ......وما تشعرون ایان یبعثون '' اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں، مردے ہیں جن میں جان نہیں اور نہیں جانتے کب اٹھائے جائیں گے '' اس آیت کے تحت دیوبندی مناظر فرماتے ہیں کہ

❁ **''اس آیت کا قبر کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے یہ تو بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، آپ اس کو قبروں پر فٹ کررہے ہیں جو یہودیوں کا کام تھا......**

(فتوحات صفدر جلد ۳ ص ۳۵۸، اکابر کا باغی کون؟ ص 67)۔

❁ یہی دیوبندی ماسٹر اکاڑوی موصوف لکھتے ہیں کہ ”بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کرنے کا کام عبداللہ زبعری [مشرکین کے سردار] نے کیا......

(تسکین الاذکیاء مرتبہ محمود عالم صفحہ ۷۸)

❁ یہی دیوبندی فرماتے ہیں کہ

”خوارج سے بھی بدتر یہ [دیوبندی] مماتی ہیں کہ وہ تو کافروں والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرتے تھے، یہ بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کر دیتے ہیں یہ ان [سردار مشرکین] سے بھی آگے نکل گئے ہیں“ (تسکین الاذکیاء مرتبہ محمود عالم صفحہ ۷۵)

دیوبندی مناظر کے مطابق یہ آیات بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں تو اب جو کوئی ان آیات کو بزرگوں [انبیاء و اولیاء] کی قبروں پر چسپاں کرے وہ یہودی طریقہ کار پر عمل کر رہا ہے۔

لیکن تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے کہ انہی آیات کے تحت خود دیوبندیوں کے بڑے بڑے اکابرین و مفسرین نے انبیاء کرام و اولیاء عظام کو شامل کیا۔

❁ دیوبندی شبیر احمد عثمانی نے انہی آیات کی تفسیر میں لکھا کہ

”سب مردے بے جان ہیں، خواہ دواماً مثلاً بت، یا فی الحال جو بزرگ مر چکے ہیں مثلاً حضرت عیسیٰ، روح القدس اور ملائکہ...... (تفسیر عثمانی)

❁ دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی نے بھی انہی آیات کے تحت لکھا کہ

”اور وہ معبودین مردے بے جان ہیں خواہ دواماً جیسے بت یا فی الحال جیسے جو مر چکے یا فی الحال جو مریں گے مثلاً فرشتے اور جن اور عیسیٰ وغیرھم...... (بیان القرآن ج ۲ ص ۳۲۶)

❁ اسی طرح دیوبندیوں کے مفتی اعظم محمد شفیع نے معارف القرآن ج ۵ ص ۳۲۸ میں لکھا ہے۔ اب دیوبندیوں کے مناظر ماسٹر امین صفدر اکاڑوی اور ان کے گروہ کے نزدیک ان کے اپنے ہی دیوبندی علماء و اکابرین مثلاً شبیر احمد عثمانی دیوبندی، اشرفعلی تھانوی دیوبندی، مفتی محمد شفیع دیوبندی وغیرھم ان آیات میں انبیاء و اولیاء کو شامل کر کے یہودیوں، مشرکوں اور خوارج سے بھی بدتر ٹھہرے۔

دوسری طرف خود دیوبندی ماسٹر صاحب بھی محفوظ نہ رہے کیونکہ ماسٹر صاحب نے من دون اللہ سے مراد بت لیا ہے اور دیوبندیوں ہی کہ امام سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں کہ ”من دون اللہ یا من دونہ وغیرہ کے عمومی الفاظ کو کس طرح ان کلمہ گو مشرکین نے صرف بتوں میں بند کر دیا“ (اتمام البرہان ص ۵۵۲ سرفراز صفدر)

لہذا سرفراز صفدر دیوبندی کے مطابق دیوبندی مناظر ماسٹر امین کلمہ گو مشرک قرار

پائے۔ ملخصاً ["اکابر کا باغی کون؟" 67 خضر حیات دیوبندی]۔

حوالہ نمبر 8......

......دیوبندی گنگوہی کے مطابق دیوبندی تھانوی مشرک......

❁ دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ

"جو شخص رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفی کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے"

(فتاویٰ رشیدیہ: ایمان اور کفر کے مسائل، ص ۲۲۸)

❁ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی مزید کہتے ہیں کہ

"**علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے**۔ اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں"

(فتاویٰ رشیدیہ: ایمان اور کفر کے مسائل، ص ۲۲۹)۔

خاصہ کی تعریف بھی خود دیوبندیوں کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔ دیوبندیوں کے خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں کہ "خاصہ وہ صفت ہے کہ جو کسی ایک فرد یا نوع میں ہی پائی جائے اور کسی میں موجود نہ ہو۔ (مطالعہ بریلویت جلد ا ص ۳۳۵)

تو اب واضح مطلب یہ بنا کہ علم غیب خاصہ اللہ عزوجل ہی کا ہے کسی اور کا ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس لفظ "علم غیب" کو کسی تاویل یعنی عطائی یا باذن اللہ دوسروں پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی حکیم الامت تھانوی و مرتضیٰ حسن کہتے ہیں کہ

❁ اشرفعلی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان میں بچوں، پاگلوں اور جانوروں تک کیلئے علم غیب کا اقرار کیا ہے لکھتے ہیں کہ

"**ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے**" (حفظ الایمان ص ۸۔ اشرفعلی تھانوی)۔

❁ نیز دیوبندی مرتضیٰ حسین چاند پوری اپنی کتاب میں تھانوی کی اس عبارت کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"حفظ الایمان" میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم ﷺ کو **علم غیب با عطائے الٰہی حاصل ہے**" (توضیح البیان فی حفظ الایمان صفحہ ۵)

❁ مرتضیٰ حسین دیوبندی مزید کہتے ہیں کہ "بیان بالا سے ثابت ہوا کہ سرور دو عالم ﷺ کو جو **علم غیب حاصل ہے**۔ نہ اس میں گفتگو ہے۔ نہ یہاں ہو سکتی ہے"

(توضیح البیان علی حفظ الایمان ص ۱۳، از مرتضیٰ حسن دربھنگی)

صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ

”صاحب حفظ الایمان کا مدعیٰ تو یہ ہے کہ سرور عالم ﷺ کو **باوجود علم غیب عطائی ہونے کے** عالم الغیب کہنا جائز نہیں“

(توضیح البیان فی حفظ الایمان صفحہ ۱۳)

گنگوہی کے مطابق علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اور اس کے معتقد کافر و مشرک ہیں تو اشرفعلی تھانوی، مرتضی حسین دیوبندی نبی کریم ﷺ کے لئے علم غیب تسلیم کر کے کافر و مشرک ٹھہرے۔

اب علمائے دیوبند ہی بتائیں کہ ان کے اکابرین یہ رنگ برنگی بولیاں کیوں بول رہے ہیں کہ ایک بات ایک دیوبندی کے نزدیک خاصہ حق تعالیٰ ہے لیکن دوسرے کے نزدیک وہی بات نبی کریم ﷺ کے لئے تسلیم کی جا رہی ہے۔ **ملخصاً [بحوالہ کلمہ حق]**

حوالہ نمبر 9

دیوبندی مناظر ابوایوب کے مطابق اشرفعلی تھانوی و مرتضی حسین دیوبندی پادریوں کے مقلد تھے

دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر ابوایوب صاحب لکھتے ہیں کہ

”برادران اہلسنت والجماعت! نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ”لتتبعن سنن من قبلکم “ (بخاری ا ص ۴۹۱) یعنی تم ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی تقلید کرو گے ۔اس ارشاد گرامی کے موافق ہی ہوا کہ **لوگوں نے اپنے عقائد میں یہود و نصاریٰ کی تقلید کی** “ [چند اعتقادات کا ذکر کرتے ہوئے] پھر لکھتے ہیں کہ ”**تو بریلوی حضرات نے اس کے مقابلے میں** (یعنی عیسائی عقیدہ کے مقابلے میں ان کی اتباع کرتے ہوئے۔ معاذ اللہ :از ناقل) ایک بات علم غیب نکالی **یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب** عطا فرمایا ہے“

(راہ سنت شمارہ ۶ ص ۲۶)

گویا دیوبندی مناظر ابو ایوب کے نزدیک عطائی علم غیب ماننا عیسائیوں کی اتباع کرنا ہے اور عیسائیوں کے عقیدہ کو اپنانا ہے۔

ابوایوب دیوبندی کے مطابق اشرفعلی تھانوی، مرتضی حسن پادریوں کے مقلد

ابو ایوب دیوبندی نے نبی کریم ﷺ کے لئے علم غیب ماننے والوں کو پادریوں کا مقلد کہا۔ جبکہ ہم حوالہ نمبر 8 میں دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کی کتاب ’’حفظ الایمان‘‘ اور مرتضی حسین دیوبندی کی کتاب ’’توضیح البیان‘‘ کے حوالے پیش کر چکے۔ جس میں انہوں نے خود علم غیب نبی کریم ﷺ کے لئے تسلیم کیا۔ ذرا مرتضی حسن دیوبندی کی یہ عبارت غور سے پڑھیے، کہتے ہیں کہ

’’حفظ الایمان‘‘ میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم ﷺ کو **علم غیب با عطائے الٰھی حاصل ھے**‘‘ (توضیح البیان)

باقی حوالے پیچھے (حوالہ نمبر 8 کے تحت) دیکھ لیجیے کہ حفظ الایمان اور توضیح البیان میں خود دیوبندی اکابرین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ کو علم غیب ہے۔ اب ابوایوب دیوبندی کے فتوے کے مطابق اشرفعلی تھانوی اور مرتضی حسین پادریوں کے مقلد ٹھہرے۔

دیوبندیوں کے مطابق ان کے پیرومرشد بھی پادریوں کے مقلد

بلکہ تھانوی و مرتضی حسین ہی نہیں دیوبندیوں کے پیرومرشد (حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ علیہ) بھی ابوایوب دیوبندی کے مطابق پادیوں کے مقلد تھے کیونکہ انہوں نے بھی حضور ﷺ کے لئے علم غیب کو تسلیم کیا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

’’لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء واولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے (یعنی انبیاء واولیاء جس طرف نگاہ کرتے ہیں غیبوں کو جان لیتے ہیں)

(امداد المشتاق: ص ۶۷، شمائم امدادیہ ج ۲ ص ۱۱۵)۔

تو تمام دیوبندی ایسے پیرومرشد کے مرید تھے جو دیوبندی اصول کے مطابق پادریوں کا مقلد تھا۔ تو اب دیوبندی ہی بتائیں کہ ایسے پیرومرشد کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے بھی دیوبندی اکابرین کس فتوے کے مستحق ہیں؟

یہاں مزید اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض دیوبندی وہابی حضرات کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو غیب کی باتیں تو معلوم تھیں لیکن علم غیب نہیں تھا۔ تو مختصراً اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں نبی کریم ﷺ کے حق میں غیب کی باتیں ماننے کو بھی کفر وشرک میں شامل کیا۔

دیوبندی جماعت کے امام اول اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں:

’’جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا

کوئی جانتا ہی نہیں۔" (تقویۃ الایمان،ص ۲۷)

"اللہ صاحب نے پیغمبر صلعم کوفرمایا کہ لوگوں سے یوں کہہ دیویں کہ غیب کی بات سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں۔"

(تقویۃ الایمان،ص ۲۵)

علم غیب، حاضر و ناظر، استمداد جیسے موضوعات پر دیوبندی علماء کی آپس میں خانہ جنگی دیکھنی ہو تو علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "زلزلہ" اور دوسری کتاب "زِیر و زَبر" کا مطالعہ کیجیے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح ایک دیوبندی ایک بات کو شرک لکھتا ہے اور دوسرا دیوبندی اپنے اکابرین کے حق میں اس کو تسلیم کرتا ہے۔ ایک دیوبندی کفر کہتا ہے تو دوسرا دیوبندی اس کو اپنے دیوبندی اکابرین کے حق میں کھلے عام مان رہا ہوتا ہے۔

بچارے بعض دیوبندیوں نے "زلزلہ" کا جواب لکھنے کی ناکام کوشش بھی کی تھی لیکن الحمد للہ! علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تعقب و محاسبہ کرتے ہوئے دوبارہ دوسری کتاب "زِیروزَبر" لکھی جس کے بعد سے آج تک دیوبندی علماء خاموش ہیں۔ قارئین کرام! "زلزلہ" "زِیروزَبر" دونوں حصوں کا لازمی مطالعہ کیجیے۔

...... حوالہ نمبر 10 ......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی شیخ الہند کا فرومشرک﴾

❁ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

"یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں اور اس سے چھوٹے اور مالک ٹھہراتے ہیں ...... اور اس سے ان پر شرک ثابت ہوتا ہے ...... اس کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا نہ چھوٹا نہ برابر کا" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۱)

❁ مزید لکھتے ہیں کہ

"غلام کے حق میں کئی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے" (تقویۃ الایمان مع ۲۲)

❁ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ

"سو جن کو اللہ کے سوائے یہ لوگ پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں سو نہ تو وہ مالک ہیں آسمان اور زمین میں ایک ذرہ بھر چیزوں کے" (تقویۃ الایمان مع ۳۵)

❁ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ

"پھر خواہ یوں سمجھے کہ بات ان کو اپنی ذات سے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان مع ۲۲)

دہلوی صاحب کے مطابق اللہ عزوجل کے سوا کسی کو بھی ذرا برابر مالک ماننا کفر و شرک ہے خواہ یوں بھی سمجھے کہ ان کو مالک اللہ عزوجل نے بنایا تب بھی شرک ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں کے شیخ الہند نبی پاک ﷺ کو تمام کائنات کا مالک مان کر مشرک ٹھہرے۔ ملاحظہ کیجیے۔

❁ **علمائے دیوبند کے امام حریت شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب نے اپنی کتاب ادلہ کاملہ** (قدیمی کتب خانہ کراچی) میں قرآن پاک کی آیت پیش کر کے نبی پاک ﷺ کو تمام کائنات کا مالک قرار دیا۔ چنانچہ بطور ہیڈنگ لکھا کہ

"حضور ﷺ تمام کائنات کے مالک ھیں"

(اور پھر لکھا کہ) رہی یہ بات کہ حضور اکرم ﷺ تمام کائنات کے مالک کیسے ہیں تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ دو مساوی درجہ کی ملکیتیں تو جمع نہیں ہو سکتیں، چنانچہ دو یا زیادہ خدا ممکن نہیں کیونکہ تعدُّدِ اِلٰہ کی صورت میں سب کی ملکیتیں مساوی درجہ کی ہوں گی، اور یہ بات ممکن نہیں ہے، ہاں دونوں ملکیتیں یکساں درجے کی نہ ہوں، بلکہ متفاوت درجہ کی ہوں تو پھر اجتماع ممکن ہے، **جس طرح اللہ تعالیٰ تمام کائنات کے مالک ہیں، اور پھر انسان بھی خاص خاص چیزوں کے مالک ہیں** کیونکہ یہ دونوں ملکیتیں مساوی نہیں ہیں، **اللہ تعالیٰ مالک حقیقی ہیں، اور بندے مالکِ مجازی ہیں** اسی طرح اللہ جل شانہ کے بعد حضور اکرم ﷺ تمام چیزوں کے مالک ہیں، خواہ وہ جمادات ہوں، یا حیونات، انسان ہوں، یا غیر انسان سب حضور اکرم ﷺ کے مملوک ہیں، اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ: **اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِ۔** نبی کریم ﷺ مومنوں کے، خود ان کے نفسوں سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ (الاحزاب آیت ۶)

یعنی مسلمانوں کی ارواح کا ان کے ابدان پر جو قبضہ اور ملکیت کا استحقاق ہے اس سے نبی کریم ﷺ کا قبضہ اور استحقاق فزوں تر ہے، اور جب مسلمان اپنے ابدان اور اپنی املاک کے مالک ہیں تو حضور اکرم ﷺ ان تمام چیزوں کے بدرجہ اولیٰ مالک ہوں گے۔

(ادلہ کاملہ صفحہ ۱۵۱۔۱۵۲)

اسی طرح لکھا کہ

"آپ ﷺ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں، جمادات ہوں، یا حیوانات، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم۔

(ادلہ کاملہ صفحہ ۱۵۲)

اسی طرح لکھا کہ

"آپ ﷺ اصل ہی سے اللہ تعالیٰ کے بعد سب چیزوں کے مالک ہیں، آپ کا مالک ہونا کچھ ہبہ پر موقوف نہیں ہے۔ (ادلہ کاملہ:۱۵۱)

اسماعیل دہلوی نے باذن الٰہی [یعنی اللہ کے دینے سے] بھی کسی کو مالک ماننے کو شرک قرار دیا تو اب دہلوی صاحب کے مطابق دیوبندیوں کے شیخ الہند صاحب اللہ کے علاوہ کئی مالک [بندوں کو خاص خاص چیزوں کے مالک اور حضور ﷺ کو تمام کائنات کے مالک] مان کر مشرک ٹھہرے اور دہلوی کے سارے فتوے دیوبندیوں کے شیخ الہند کے گلے کا پھندہ بن گے۔

اب دہلوی کی بات مانو تو دیوبندی شیخ الہند مشرک ٹھہرے اور اگر دیوبندی شیخ الہند کی بات مانیں تو دہلوی خواہ مخواہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر خود انہی فتوؤں کے حق دار ٹھہرے۔

الیاس گھمن و متعدد دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے فتوؤں کی زد میں

الیاس گھمن دیوبندی اور متعدد دیوبندی علماء نے اپنے ایک دیوبندی حافظ محمد صابر صفدر کی کتاب "بے ادب بے نصیب" پر تقریظیں لکھی ہیں۔ اور اس کتاب میں دیوبندی مصنف نے حضور ﷺ کے بارے میں یہ اشعار لکھے

خدا فرمایا محبوبا زمانے سارے تیرے نے
عرش والے فرش والے دیوانے سارے تیرے نے
اذاناں وچ نمازاں وچ دروداں وچ سلاماں وچ
سوہنیاں ہر طرف گونجن ترانے سارے تیرے نے
میں خالق ساری دنیاں دا تو قاسم ساری دنیاں دا
کے منگتے توں ناں موڑیں خزانے سارے تیرے نے

(بے ادب بے نصیب" ص 69)

تو دیوبندی صابر صفدر نے ان اشعار میں سرکار دو عالم ﷺ کی شان و عظمتوں اور اختیارات و تصرفات کا اعتراف کیا کہ خدا عزوجل نے فرمایا کہ اے محبوب ﷺ سارے زمانے آپ ﷺ کے ہیں، میں (اللہ) تمام کائنات کا خلق ہوں اور آپ ﷺ تمام کائنات کے قاسم ہیں،، میرے سارے خزانے آپ ﷺ کے ہیں لہذا آپ ﷺ کی بارگاہ میں جو

فریادی، منگتا آئے تو اس کو خالی ہاتھ نہ موڑنا۔ (اللہ اکبر! الحمدللہ)۔

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے مطابق تو حضور ﷺ کو کسی چیز کا اختیار نہیں، کسی چیز کے مالک نہیں لیکن صابر صفدر دیوبندی کے مطابق تو اللہ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمادیا کہ میرے سارے خزانے تیرے ہیں کسی کو خالی ہاتھ نہ موڑنا۔

دیکھئے کس طرح وہابیت کے بدنما چہرے پر خود دیوبندیوں نے زوردار طمانچہ مارا ہے۔ اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی تائید بھی ہوگئی

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

بہر حال اگر دیوبندیوں وہابیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان کو دیکھا جائے تو ایسے اشعار لکھنے والے دیوبندی علماء مشرک ٹھہرے۔ دیوبندیوں کا یہ مذموم اختلاف آخر انہیں کب نظر آئے گا؟

حوالہ نمبر 11......

﴿دیوبندی خالد محمود کے قلم سے علماء و اکابرینِ دیوبند قرآن کے گستاخ﴾

دیوبندیوں کے خالد محمود جن کو دیوبندی ''مفکر اسلام اور عقل کا بادشاہ'' کہتے ہیں یہی خالد محمود دیوبندی اپنی کتاب میں امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان (سورۃ القلم کی آیت نمبر ۱۳ کے ترجے) پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

❁ ''قرآن پاک گالی سے یقیناً پاک ہے......زنیم کا لفظ کتنا مناسب ہے اس کا معنی حرامی یا حرامزادہ ہرگز نہیں، مولانا احمد رضا خان نے ایک گندہ معنی [''اصل میں خطا''] نکال کر کس گستاخی سے اسے متن قرآن کی طرف نسبت کردیا ہے''

(مطالعہ بریلویت جلد ۲ ص ۱۳۵)

[نوٹ: یہ خالد محمود دیوبندی کی جہالت ہے ورنہ خود دیوبندیوں نے بھی یہی ترجمہ کیا۔ از ناقل]۔

دیوبندیوں کے عقل کے بادشاہ خالد محمود دیوبندی کے مطابق

(1) زنیم کا معنی حرام زادہ نہیں اور جو ایسا ترجمہ کرے یا مانے وہ قرآن کو گالیوں سے پاک نہیں مانتا۔

(2) زنیم کا معنی حرامی یا حرامزادہ کرنا قرآن کی گستاخی ہے۔

(3) زنیم کا معنی حرامی یا حرامزادہ کرنا ایک گندہ معنی نکال کر اسے متن قرآن کی طرف نسبت کرنا ہے۔

اب دیوبندی علماء واکابرین کے تراجم وتفاسیر ملاحظہ کیجیے کہ انہوں نے ''زنیم'' کا معنی ''حرام زادہ، بداصل، بدنسب'' کیا تو یہ سب دیوبندی علماء خالد محمود دیوبندی کے فتوؤں سے گستاخ قرار پاتے ہیں۔

✪ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے اس آیت کا ترجمہ لکھا کہ

''ان (سب) کے علاوہ **حرام زادہ** (بھی) ہو۔

(تسھیل مکمل تفسیر بیان القرآن پ۲۹ القلم آیت ۱۳ ص ۱۱۶۳)۔

✪ دیوبندی مولوی زکریا نے تھانوی کے اسی ترجمے کو قبول کیا اور اپنی کتاب میں تھانوی کا یہی ترجمہ لکھا ''سخت مزاج ہو اس کے علاوہ **حرامزادہ ہو**''

(فضائل اعمال باب درود شریف صفحہ ۷۷۶)

✪ دیوبندی شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد خان کا ترجمہ بھی دیکھو ''اور ان سب (عیوب) کے وہ **بداصل بھی ہے**'' بداصل کے معنی حرام زادہ ہی کے ہیں۔

✪ دیوبند مولوی عبدالماجدی دریا آبادی نے ترجمہ کیا ''اس کے علاوہ **بدنسب** بھی ہے'' بدنسب اسی شخص کو کہتے ہیں جس کی اصل میں خطا ہو۔

✪ دیوبندی مولوی شبیر احمد عثانی دیوبندی نے لکھا کہ ''زنیم'' کے معنی بعض سلف کے نزدیک **والد الزنا** اور **حرام زادے** کے ہیں، جس کافر کی نسبت یہ آیتیں نازل ہوئیں، وہ ایسا ہی تھا

(تفسیر عثانی سورۃ القلم)

شبیر عثانی نے صاف لکھا کہ وہ ایسا ہی تھا یعنی والدالزنا اور حرام زادہ۔

✪ خالد محمود دیوبندی کی اپنی پسندیدہ فرمودہ ''گلدستہ تفسیر'' میں بھی یہی لکھا ہے۔ ''زنیم'' کے معنی بعض سلف کے نزدیک **والد الزنا** اور **حرام زادے** کے **ہیں**، جس کافر کی نسبت یہ آیتیں نازل ہوئیں، **وہ ایسا ہی تھا**۔ تفسیر عثانی۔

(گلدستہ تفاسیر جلد ۷ سورۃ القلم پارہ ۲۹ ص ۲۹۲)۔

اسی گلدستہ تفسیر کو خود اسی ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے پسند فرمایا اور خدمت قرآن قرار دیا (دیکھو گلدستہ تفسیر جلد ا کلمات مبارکہ)۔ تو جو اعتراض اعلیٰ **حضرت** رحمۃ اللہ علیہ پر کیا خود اسی میں پھنسا۔

خالد محمود دیوبندی کے قلم سے

✪ دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی

✪ دیوبندی شیخ الحدیث مولوی زکریا

۞ دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد خان،

۞ دیوبندی مولوی عبدالماجدی دریا آبادی

۞ دیوبندی مفسر قرآن شبیر احمد عثمانی

۞ دیوبندی گلدستہ تفسیر کو پسند و تصدیق کرنے والے تمام دیوبندی علماء

۞ بلکہ خود خالد محمود دیوبندی جس نے اسی تفسیر کو پسند کیا۔

۞ بعض اسلاف [جنہوں نے ''زنیم'' کا معنی حرامزادہ، والدالزنا، بداصل، بدنسب کیا] سب کے سب خالد محمود کے مذکورہ بالا فتوؤں کے حقدار ٹھہرے، سب قرآن کے گستاخ نکلے۔سورۃ قلم کی یہ آیت ''ولید بن مغیرہ'' گستاخِ رسول کے بارے میں نازل ہوئی جس میں اس کو ''زنیم'' (یعنی والدالزنا) کہا لیکن دیوبندی خالد محمود کو اس سے اتنی محبت ہے کہ اس کو حلالی ثابت کرر ہا ہے۔معاذ اللہ]

یہ مانا تیرے لب پہ نغمۂ توحید ہے لیکن

تیرے من میں بسیرا ہے ولیدوں کا، یزیدوں کا

نوٹ: یہ مضمون مختصراً ''دیوبندیوں سے لاجواب سوالات'' ص 985 سے پیش کیا گیا ہے۔ مکمل مضمون پڑھنے کے لئے اسی کتاب کی طرف رجوع کیجیے۔

حوالہ نمبر 12

دیوبندی فتوے سے دیوبندی علماء باغی

دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ

''بس ہم اب آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ جتنی کتابوں میں یہ مسئلہ قبر پر حضور ﷺ سے دعا استغفار کا جو معتبر کتب میں لکھا جا چکا ہے وہ سب باغیوں کا لکھا ہوا ہے اور بس بلفظہ۔ندائے حق ص ۳۱۱ طبع اول۔

(المسلک المنصور ۲۱)

مماتی دیوبندیوں نے جب یہ لکھا کہ مذکورہ مسئلہ جن کتابوں میں لکھا ہے وہ سب باغیوں کا لکھا ہوا ہے تو دیوبندی حیاتی فرقے کے امام سرفراز صفدر صاحب نے ان کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ

'' قارئین کرام! یہ ہے جناب نیلوی صاحب کے نزدیک معتبر کتابوں کا حشر ہم نے تسکین الصدور میں استشفاع عند القبر کے متعدد کتب فقہ و مناسک سے حوالے عرض کئے ہیں۔

مثلاً نورالایضاح، طحاوی، مجمع الانہر، کتاب الاذکار للنووی، لباب المناسک، المسلک المتقسط، المنحۃ الوھبیۃ، شامی، فتح القدیر، وفا الوفا، عالمگیری، رسال الاوکانی، فتاوی

عزیزی ،زبدۃ المناسک وفتاویٰ رشدیہ اورتحریرات حدیث وغیرہ [کل 16 کتب بنتی ہیں ۔ازناقل]لیکن بقول نیلوی صاحب ان سب کتابوں میں باغی گھس گئے ہیں اور اپنی باغیانہ کاروائی کرتے ہوئے ان میں یہ مسئلہ گھسیڑ آئے ہیں۔......

اب طبع جدیدہ میں لکھتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ ایسی ایسی باتیں اکابر کی کتابوں میں درج کرنے کا غیر مذہب والوں نے منصوبہ بنا رکھا ہے تا کہ آنے والی نسلیں ان اکابر کی کتابوں کو دیکھ کر گمراہ ہوں۔بلفظہ۔الکتاب المسطور ص۶ ج ۲۔سبحان اللہ تعالیٰ۔یہ ہے شیخ المحقق النیلوی صاحب کی تحقیق انیق جو عجائب گھر میں آویزاں کرنے کے قابل ہے۔اس تحقیق اور تدفین کے بعد کسی اسلامی کتاب کی کوئی حیثیت باقی رہ جاتی ہے کہ اس پر اعتبار کیا جا سکے؟ جب مشہور معتبر مستند ،درسی اور متداول کتابوں کا یہ ہے تو پھر اسلامی کتب کے ذخیرہ کا کیا حال ہوگا۔(المسلک المنصور صفحہ ۲۱،۲۲)

دیوبندیوں کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ

[۱]نورالایضاح ،طحاوی

[۲]،مجمع الانہر

[۳]،کتاب الاذکار للنووی،

[۴]لباب المناسک،

[۵]المسلک،

[۶]المتقسط،

[۷]المنحۃ الوھبیہ،

[۸]شامی،

[۹]فتح القدیر

[۱۰]،وفاالوفا،

[۱۱]عالمگیری،

[۱۲]رسال الاوکانی،

[۱۳]فتاویٰ عزیزی،

[۱۴]زبدۃ المناسک

[۱۵]فتاویٰ رشدیہ

[۱۶]تحریرات حدیث وغیرہ

بقول دیوبندی نیلوی صاحب ان سب کتابوں میں باغی گھس گئے ہیں۔

حوالہ نمبر 13......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے المہند کے علمائے دیوبند کافر﴾

علمائے دیوبند کی معتبر ترین کتاب **المہند** میں سوال ہوا کہ "کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے" (المہند ص ۳۹) تو اس کے جواب میں علماء دیوبند کا اپنا جو موقف ہے وہ اس طرح بیان ہوا کہ

"اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت [نبی ﷺ کے] چہرے مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے" (المہند ص ۴۰،۴۱)

۞...... یعنی حضور ﷺ کی قبر (روضہ مبارک، چوکھٹ) پر حاضر ہو کر اس کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا اولیٰ ہے۔

۞...... روضہ رسول ﷺ پر دعا کرتے ہوئے بھی منہ قبر رسول ﷺ کی طرف ہونا چاہیے۔

۞...... علمائے دیوبند کا عمل اسی طریقے پر ہے۔

لیکن اس کے برعکس علمائے دیوبند کی عین اسلام تقویۃ الایمان میں ان کے امام اسماعیل دہلوی اس عقیدے کو شرک قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا...... اُس پر غلاف ڈالنا اور اُس **کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی** اور التجاء کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی...... یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں **پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر** کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو...... اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۴ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

دیوبندیوں کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ

۞...... کسی "پیر و پیغمبر" کی چوکھٹ یعنی قبر پر حاضر ہو کر دعا کرنا شرک ہے تو علمائے دیوبند کی معتبر کتاب اور اس کی تصدیق و تائید کرنے والے تمام دیوبند مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے اس عمل کو جائز کہا۔

۞...... وہ علمائے دیوبند جو روضہ رسول ﷺ پر جا کر دعا و شفاعت کے قائل ہیں وہ بھی دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

حوالہ نمبر 14......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے اکابرین دیوبند مشرک﴾

اشرفعلی تھانوی کی کتاب ''ارواح ثلاثہ'' میں رشید احمد گنگوہی کی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم و ادب کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ

''خانقاہ میں بول و براز (پیشاب و پاخانہ) نہ کرتا تھا کہ شیخ کی جگہ ہے بلکہ باہر جنگل جاتا تھا، حتی کہ لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی ہمت بھی نہ تھی'' (ارواح ثلاثہ ص 248)

سابق مہتم دارالعلوم دیوبند قاری طیب نے بیان کیا کہ

''حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کلیر شریف جاتے تھے **حضرت صابر کلیریؒ کے مزار کی زیارت** کرنے کے واسطے......تو [جب سامنے] کلیر ہوتا **تو جوتے اتار** کر بغل میں دبا لیتے **اور ننگے پیروں جاتے**...... جب روضہ نظر آتا تھا تو جوتا پہن کر جانا پسند نہیں کرتے تھے **ننگے پیروں جاتے تھے چونکہ ادب غالب تھا۔**

(خطبات طیب: بیان ''اخلاص و اصلاح'' صفحہ ٦٧،٦٨)

''معلوم ہوا کہ دیوبند امام گنگوہی صاحب اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم و ادب کی وجہ سے بول و براز (پیشاب و پاخانہ) تک نہیں کرتے تھے۔

دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتم قاری طیب نے لکھا کہ

''حضرت نانوتوی نے حج کیا تو بڑے بڑے اکابر ساتھ تھے مثلاً؟؟ حضرت گنگوہی، **حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتوی اور دوسرے بڑے بڑے اکابرین** اور بزرگوں کا ایک مجمع تھا ......**مدینہ طیبہ......حرم شریف [مدینہ شریف] کے مینار سامنے نظر** پڑے تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ایک دم اونٹ سے اُچھل کر زمین پر گر پڑے **جوتے اتار کر رکھے اونٹ کے کجاوے میں اور ننگے پیر چلنا شروع کیا۔**...... دیکھا دیکھی **دوسرے لوگوں** [جن کا ذکر اوپر ہوا دیوبندی اکابر و بزرگ۔ ناقل] نے بھی اونٹوں سے اُتر کر پیدل چلنا شروع کر دیا۔ تو حضرت [رشید احمد] گنگوہی نے فرمایا کہ **یہ احمق کیوں نیچے اتر کر چلنے لگے۔**

(خطبات طیب صفحہ ٦٨۔ قاری محمد طیب)

توان تینوں حوالوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ

[1]...... دیوبند امام گنگوہی صاحب اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم و ادب کی وجہ سے بول وبراز (پیشاب و پاخانہ) نہ کرتے تھے۔

[2]...... دیوبند امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم و ادب کی وجہ سے "لیٹے" بھی نہیں تھے۔

[3]...... دیوبند امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم و ادب کی وجہ سے "جوتے بھی نہیں پہنتے تھے"۔

[4]...... اسی طرح دیوبندی امام قاسم نانوتوی (بقول دیوبندی بانی دارالعلوم دیوبند) کلیر شریف کے مزار پر جاتے تو تعظیم و ادب کی وجہ سے **ننگے پیروں جاتے تھے**۔

[5]...... دیوبندی امام قاسم نانوتوی جب حج کو گئے تو جیسے مدینہ طیبہ کے مینار دور سے نظر آئے تو جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلنے لگے۔

[6]...... قاسم نانوتوی کو دیکھ کر بڑے بڑے اکابر دیوبند نے بھی جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلے۔

لیکن اس کے برعکس بزرگوں کی ایسی تعظیم و ادب کو علمائے دیوبند وہابیہ کے امام نے شرک قرار دیا چنانچہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں

"**جو کوئی کسی پیر پیغمبر** بھوت کو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو یا **دور سے قصد کر کے جاوے** یا وہاں روشنی کرے، ان کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے، **وہاں کے گردوپیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے**۔

(تقویۃ الایمان باب اول توحید وشرک کے بیان ص ۸)

تو اسماعیل دھلوی کے فتوے سے معلوم ہوا کہ

- ...... دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم و ادب کی وجہ سے وہاں بول وبرازز (پیشاب و پاخانہ) نہ کر کے مشرک ٹھہرے۔
- ...... دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم و ادب کی بناء پر وہاں نہ لیٹ کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔
- ...... دیوبندی امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کے ادب کی وجہ سے جوتے نہ پہن کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... قاسم نانوتوی نے کلیر شریف کی تعظیم وادب میں جوتے اتار کر ننگے پیروں مزار پر جا کر دور سے قصد اور پھر وہاں کا ادب کر کے دہلوی کے مطابق شرک کیا۔

۞...... قاسم نانوتوی جب مدینہ منورہ گئے تو تعظیم وادب کی وجہ سے جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے تو یہ بھی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... قاسم نانوتوی کے ساتھ دیگر اکابرین دیوبند و دیوبندی بزرگوں نے بھی تعظیم وادب میں جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلے تو دہلوی کے فتوے سے یہ سب بھی مشرک ٹھہرے۔

۞...... خود گنگوہی نے جب دیکھا کہ دیوبندی بزرگوں نے جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلنے لگے تو گنگوہی نے ان دیوبندی بزرگوں کو ”احمق“ کہا۔

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی اکابرین اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک اور گنگوہی کے مطابق احمق ہیں۔

اب ذرا دیوبندی دست وگریبان والے دیوبندی اپنی فضول مصروفیات میں سے وقت نکال کر اپنے ان دیوبندی علمائے کے بارے میں عوام الناس کو بتائیں اور یہ کہیں کہ یہ مذموم اختلاف و تضاد کی وجہ سے گمراہ تھے اور فرقہ دیوبندی اس اعتبار سے بھی ہم دیوبندیوں کے اپنے ہی اصولوں سے گمراہ و بے دین ٹھہرا۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

......حوالہ نمبر 15......

﴿دیوبندیوں کا اپنے باپ دادا پر شرک کا فتویٰ﴾

☆امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

”سو اول معنی شرک و توحید کے سمجھنے چاہیے......کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین......اور دعوے مسلمانی کے کیے جاتے ہیں“

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۹ باب پہلا توحید وشرک کے بیان میں)

اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے بھی بہشتی زیور میں ”علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی“ ناموں کو شرکیہ بتایا۔ تو دہلوی و تھانوی کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ ایسے نام رکھنا شرک ہے اور ایسے نام رکھنے والوں کو صرف مسلمانی کا دعویٰ ہی ہے اصل وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہیں۔

دہلوی کے فتوے سے دیوبندی اکابرین کے اباؤ واجداد مشرک

علمائے دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی کے اباؤ واجداد مشرک تھے،ان کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے کہ

"باپ کی جانب سے خاندانی سلسلہ جس کو حضرت نے خود بیان فرمایا تھا اس طرح ہے مولنا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد صاحب بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی بن ......(ماں کی جانب سے جو سلسلے میں جو نام ہیں ان میں) فرید بخش، غلام محمد ......

(تذکرۃ الرشید جلد ا ص ۱۳)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کے سلسلہ نسبت میں اسماعیل دہلوی کے مطابق مشرکین موجود تھے۔

دہلوی کے فتوے کے برعکس مزید چند حوالے

اور علماء دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی اور اشرفعلی تھانوی نے شمائم امدادیہ ص ۱۳۶ میں لکھا کہ

"چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں عباداللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل یا عبادی ......مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں۔مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہی معنی کا ہے کہ آگے فرماتا ہے لاتقنطوا من ......اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا فرماتا من رحمتی تا کہ مناسب عبادی کی ہوتی۔

(شمائم امدادیہ ص ۱۳۶)

صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے "قام عبد رسول اللہ ﷺ" رسول اللہ ﷺ کا غلام

(صحیح مسلم ج 1 ص ۷۴)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء میں بحوالہ الریاض النضرۃ لکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر خطبہ میں فرمایا میں آپ ﷺ کا بندہ اور خادم (عبدہ و خادمہ) تھا۔ (ازالۃ الخفاء: مقصد ثانی ص ۶۳)

غیر مقلدین کے قاضی شوکانی نے لکھا کہ "جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ آقا "ان یکرہ عبدہ و امۃ علی النکاح" اپنے غلام اور کنیز کو نکاح کیلئے مجبور کر سکتا ہے۔

(تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۲۹)

دیوبندی امام گنگوہی نے لکھا "بندہ کا بندہ ہونے کے معنی درست ہیں۔ ملخصاً

(فتاوی رشیدیہ ص ۴۹۶)

تو اب اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق

۞...... اسماعیل دہلوی کے نزدیک جو شرک ہے یعنی عبد الرسول، عبد النبی جیسے نام اس کو امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور اشرف علی تھانوی صحیح ثابت کر کے مشرک ٹھہرے۔

۞...... صحابی رضی اللہ عنہ نے جو خود کو "عبد رسول اللہ" کہا وہ بھی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عز و جل

۞...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود کو رسول اللہ ﷺ کا بندہ (عبدہ) کہہ کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عز و جل

۞...... حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بیان کی لیکن اس کو شرک نہیں کہا لہذا اسماعیل دہلوی کے فتوے سے وہ بھی مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عز و جل

۞...... تو غیر مقلد قاضی شوکانی بھی دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرا۔

۞...... دیوبندی امام گنگوہی تو دہلوی کے فتوے سے پکا مشرک ٹھہرا کیونکہ اس نے بندہ کا بندہ ہونے کے معنیٰ درست کہا۔

۞...... دیوبندیوں کے بڑے بڑے علماء کے ناموں میں سلسلہ نسب میں ایسے نام موجود ہیں۔ لہذا وہ سب بھی مشرک ٹھہرے۔

حوالہ نمبر 16 ......

﴿وہابی امام کے فتوے سے صحابہ کرام بھی مشرک! معاذ اللہ﴾

☆ وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

"اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور...... **اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا**۔ آپس میں بانٹنا **غائبوں کے واسطے لے جانا** ...... یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں **پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر** کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو...... اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے **شرک ثابت ہوتا ہے**"

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۲ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے علاوہ کسی بھی نبی علیہ الصلوۃ والسلام و ولی کا متبرک پانی یا وہاں کے کنوئیں کے پانی کو متبرک سمجھنا، اس کو بدن پر ڈالنا، پینا، آپس میں بانٹنا **غائبوں کے واسطے لے جانا** سا سب کچھ شرک ہے۔

دیوبندی امام کے فتوے سے نبی پاک ﷺ اور صحابہ بھی نہ بچے۔ معاذ اللہ

صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغدا مجاء خدم المدینۃ با نیتھم فیھا الماء فما یا تون باناء الا غمس یدہ فیھما فربما جاؤہ بالغداۃ البار دۃ فیغمس یدہ فیھما" جب حضور اقدس ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوتے مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے جن میں پانی ہوتا تو آپ ہر برتن میں داہنا دست مبارک ڈال دیتے اور سردی کے اوقات میں بھی انہیں اس برکت سے محروم نہ فرماتے"

(مشکوۃ شریف ۵۱۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس پانی کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ متبرک ہو جاتا ہے۔ اور صحابہ حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں کا مس کیے ہوئے پانی کو متبرک سمجھے بلکہ خود حضور ﷺ نے ان پر شفقت فرما کر یہ بھی بتا دیا کہ یہ عمل شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔

ایک دوسری حدیث میں یہ ہے کہ

حضرت اسماء بنت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کا جبہ جس کو حضور پہنتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد میں نے لے لیا، ہم اس کو بیماروں کیلئے دھویا کرتے تھے اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھوون سے بیماروں کو شفا حاصل ہو اس روایت کے مبارک الفاظ یوں ہیں "وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسھا افنحن نغسلھما للمرضی نستشفی بھا"

(مشکوۃ ۳۷۴)

اور اسی طرح خلاصۃ الوفاء میں ہے کہ

" وکذا الابار الی شرب او تطھر منھا والتبرک بذلک " یعنی ان کنوؤں کی زیارت کیلئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے"

(خلاصۃ الوفاء ۶۳)

اسماعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کے مطابق

۞...... اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کو شرک کی اجازت دی۔ معاذ اللہ

۞...... اسماعیل دہلوی کے مطابق صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین نے اللہ کے گھر کے علاوہ رسول اللہ ﷺ سے منسوب پانی کو متبرک سمجھا، اس کو ساتھ لے جاتے، خود پیتے، پلاتے تو

یہ سب دہلوی کے مطابق شرک میں مبتلا تھے۔ معاذ اللہ عزوجل۔

۞ ...... خلاصۃ الوفاء کے مطابق تو تمام مسلمانوں کو ایسے کنوؤں جن کی نسبت آپ ﷺ سے ہو ان پانی کو متبرک بنانا مستحب ہے تو دہلوی کے مطابق یہ بھی مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

...... حوالہ نمبر 17 ......

وہابی امام کے فتوے سے صحابہ کرام بھی مشرک! معاذ اللہ

☆ وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

"اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور...... اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا ...... اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اُکھاڑنا مواشی نہ چرانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو...... اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے"

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

لیکن رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں ہے

رسول اللہ ﷺ اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں

اللھم انی احرم مابین جبلیھا مثل ماحرم بہ:

ابـراهيم عليه الصلوة والسلام مكة اے الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا۔ (صحیح بخاری ج ا ص ۲۵۱، صحیح مسلم ج ا ص ۴۴۱) واللفظ له عن انس رضى الله تعالى عنه حدیث کے یہ لفظ صحیح مسلم کے ہیں۔ (صحیح مسلم باب فضائل مدینہ ۴۴۱/۱)

☆حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں

ان ابـراهيـم حـرم مكة وانى حرمت المدينة مابين لابتيها لايقطع عظاهها ولايصاد صيدها''

(صحیح مسلم باب فضائل مدینہ ۴۴۰/۱)

اور اسی طرح حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

''انـى احـرم ما بين لا بتى المدينة ان يقطع عضا هما او يـقتـل صيدها. میں مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے مابین حرام کرتا ہوں اس کے خار دار درختوں کا کاٹنا اور اس کا شکار کرنا (مشکوۃ شریف صفحہ ۲۳۹) اس مطلب کی حدیثیں صحاح و سنن و مسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں۔

تو اسماعیل دہلوی کے فتوئے شرک کے مطابق

۞...... اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ کو حرم بنا کر شرک کی تعلیم دی۔ معاذ اللہ عزوجل

۞...... اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ کے خار دار درختوں کو کاٹنے سے منع فرما کر شرک کی تعلیم دی۔ معاذ اللہ عزوجل

۞...... اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ یعنی حرم کے اندر شکار سے منع فرما کر شرک کی تعلیم دی۔ معاذ اللہ عزوجل

۞ ...... صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین علیہم الرضوان اجمعین سے لیکر آج تک جن جن مسلمانوں نے حضور ﷺ کے اس حکم پر عمل کیا، اسماعیل دہلوی کے فتوے سے سب مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

مسلمانو! دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ جس بات کی تعلیم فرما رہے ہیں، جسے اسلام قرار دے رہے ہیں، اسماعیل دہلوی اس کے صریح خلاف اپنا خود ساختہ مذہب و نظریہ لیے پھرتے ہیں۔ جو دین اسلام میں جائز ہے وہ دہلوی کے نزدیک شرک ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! الامان والحفیظ۔ آخر دہلوی نے اپنا نیا مذہب جو ایجاد کرنا تھا تو پھر شریعت محمدی کی مخالفت تو کرنی ہی تھی۔ دہلوی نے چھانٹ چھانٹ کر ان چیزوں کو شرک بتایا ہے

جن کا ثبوت شریعت میں موجود ہے۔

مجھے انکارِ وصلِ غیر پر کیوں کر نہ شک گزرے
زبان کچھ اور بوئے پیرہن کچھ اور کہتی ہے

...... حوالہ نمبر 18 ......

﴿دیوبند کے فتوے سے دیوبندی امام قاسم نانوتوی کافر﴾

دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ

"پھر دروغ بھی کئی طرح ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں"

(تصفیۃ العقائد ص ۲۲)

اب قاسم نانوتوی کی اس عبارات پر دیوبندی علمائے نے کیا فتویٰ لگایا خود عامر عثمانی فاضل دیوبند، برادرزادہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی کے شمارے تجلی دیوبند سے ملاحظہ کیجیے، وہ لکھتے ہیں کہ

(جو ہمارے) "خلاف کوئی زبان کھولتا ہے تو اسے ہم دشمن اور الزام تراش اور شریر ٹھیراتے ہیں، حالانکہ بسا اوقات زبان کھولنے والا سچی بات کہتا ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہم زیر بحث قضیہ میں دیکھ رہے ہیں ...... تفصیل اس اجمال کی سہ روزہ "دعوت" دہلی کی ۱۷ء جنوری ۵۶ء کی اشاعت میں ملاحظہ فرمایئے، کسی نے حضرت مولانا قاسم

کی چند سطریں ان کی کتاب ''تصفیہ العقائد'' سے نقل کرکے دار الافتاء دار العلوم دیوبند کو بھجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے؟

خدا جانے کونسی منحوس گھڑی تھی کہ ان عقیل وفہیم مفتیوں کے دماغ میں ...... یہ بات آگئی کہ ہونہ ہو یہ عبارت مودودی کی یا اس کے کسی چیلے کی ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ مندرجہ ذیل فتویٰ صادر فرمایا

فتویٰ نمبر ۱۴۱۔ الجواب

''انبیاء علیہ السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا (العیاذ باللہ) اہل سنت و الجماعۃ کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں'' فقط واللہ اعلم سید احمد علی سعید۔

نائب مفتی دار العلوم دیوبندی۔

جواب صحیح ہے، **ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔**

مسعود احمد عفا اللہ عنہ

مہر دار الافتاء۔ دیوبند، الہند۔

(تجلی دیوبند، شمارہ نمبر ۲، اپریل ۱۹۵۶ء، جلد نمبر ۷ صفحہ ۹، ۱۰)

یہی حوالہ عامر عثمانی فاضل دیوبند نے ''مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور بعض دیگر علماء دیوبند کے جماعت اسلامی سے اختلافاتِ عقیدہ و مسلک کی حقیقت'' صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲ پر بھی تحریر کیا ہے۔

دیوبندیوں کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ

- ...... قاسم نانوتوی نے جو عقیدہ لکھا وہ سنیوں کا عقیدہ نہیں۔
- ...... قاسم نانوتوی کی تحریر خطرناک ہے۔
- ...... عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔
- ...... قاسم نانوتوی کافر ہے۔
- ...... جب تک تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔
- ...... چونکہ اس فتوے سے قاسم نانوتوی کافر ٹھہرا اور اس کا تجدید ایمان نہیں کرسکا لہذا تمام دیوبندیوں کو اس سے قطع تعلق ہو جانا چاہیے۔

حوالہ نمبر 19

سرفراز صفدر کے مطابق دیوبندی کا شیعہ عقیدہ

دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے حضور ﷺ کے جسم مبارکہ کا سایہ نہ ہونے کے بارے میں واضح طور پر یہ لکھا ہے کہ

"آپ ﷺ کی ذات پاک بھی تمام اولاد آدم علیہ السلام میں سے ہے مگر حضور ﷺ نے اپنی ذات کو اتنا پاک فرمایا کہ خالص نور ہو گئے۔ اور حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نور فرمایا اور **تواتر سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے سایہ نہ تھا** اور ظاہر ہے کہ بجز نور کے تمام جسم سایہ رکھتے ہیں"

(امداد السلوک، فصل ۱۱ ص ۲۰۳)

اسی طرح تھانوی کے خلیفہ عنایت علی دیوبندی نے اپنی کتاب باغ جنت ص ۴۵۹ میں لکھا ہے کہ

جسم پاک ان کا سراپا نور تھا
اس لئے سائے سے بالکل دور تھا

- ...... دیوبندی امام نے خود لکھا کہ "تواتر سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا"
- ...... تھانوی نے خلیفہ نے بھی اقرار کیا کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

دیوبندی مفتی تقی عثمانی مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کے حالات میں اس کا قول نقل کرتا ہے کہ "جو چیز دین میں تواتر سے ثابت ہو اس کا منکر کافر ہے"

(اکابر دیوبند کیا تھے، دار العلوم، ستمبر اکتوبر 2010 ص 91)۔

لیکن دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے لکھا کہ

علمائے دیوبند کے امام سرفراز صفدر نے نبی پاک ﷺ کے سایہ کے بارے میں اپنی کتاب میں لکھا کہ

"**ان صحیح روایتوں سے معلوم ہوا** کہ آنحضرت ﷺ کا با قاعدہ سایہ تھا، جب نصوص قطعیہ سے آپ کی بشریت ثابت ہے تو **بشریت کے تمام لوازمات جس میں ایک سایہ بھی ہے**، ثابت ہے **اصل میں آپ کا سایہ نہ ہونے کا مسئلہ شیعہ کا ہے۔**

(تنقید متین صفحہ ۹۹: سرفراز صفدر)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

- ...... گنگوہی اور خلیفہ تھانوی نے یہ اقرار کیا کہ حضور ﷺ کا سایہ نہیں تھا تو سرفراز صفدر دیوبندی کے مطابق دیوبند امام گنگوہی و خلیفہ تھانوی دونوں شیعہ کے حامی، شیعہ عقیدے والے ٹھہرے۔

۞......سرفراز صفدر کے مطابق سایہ ہونا صحیح روایات سے ثابت ہے تو گنگوہی وخلیفہ تھانوی نے صفدر صاحب کے اصول سے صحیح روایات کی مخالفت کی۔

۞......سرفراز صفدر کے مطابق سایہ ہونا لوازمات بشریت سے ہے تو گنگوہی وخلیفہ تھانوی نے سایہ نہ ہونے کا اقرار کر کے لوازمات بشریت کا انکار کیا۔

۞......دیوبندی امام گنگوہی کے مطابق سایہ نہ ہونا تواتر سے ثابت ہے جبکہ سرفراز صفدر تواتر کا انکار کرتے ہوئے سایہ تسلیم کر رہے ہیں تو تواتر کا انکار کر کے انور شاہ کشمیری کے مطابق سرفراز صفدر کافر ٹھہرے۔

نوٹ......: دیوبندیوں نے اب ''امداد السلوک'' کے جدید ایڈیشنوں میں ''تواتر'' کا لفظ کاٹ کر ''مشہور'' کا لفظ لکھ دیا ہے۔ لیکن آپ امداد السلوک کے قدیم نسخوں کو چیک کر سکتے ہیں کہ ان میں تواتر کا لفظ ہی موجود ہے۔

......حوالہ نمبر 20......

دیوبندیوں کے مطابق شب معراج نبی پاک ﷺ کی اقتداء میں انبیاء کرام علیہم السلام کی نماز پڑھنا باطل

دیوبندی حیاتی فرقے کے مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی نے اپنے ہی دیوبندی مماتی فرقے کے رد میں لکھا کہ

''اب یہ لوگ [مماتی دیوبندی] کہتے ہیں کہ وہاں [یعنی شب معراج] انبیاء علیہم السلام کے جسم مثالی آئے تھے **تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں** کہ جہاں ملاقات کا ذکر ہے وہاں یہی جسم وارد ہوا کرتا ہے نہ کہ جسم مثالی۔ یہ بات تو وہ لوگ بھی مانتے ہیں حضرت پاک ﷺ کا جسد اطہر اصلی تھا اور آپ ﷺ نے وہاں انبیاء علیہم السلام کو جماعت کرائی ہے۔ **کیا کوئی مسئلہ قرآن وحدیث میں ہے کہ مولوی صاحب تو اصل کھڑے ہیں اور پیچھے ساری فوٹو کاپیاں [یعنی مثالی اجسام] کھڑی ہیں اور جماعت ہو رہی ہے۔ کیا فوٹو کاپیوں سے جماعت ہو جاتی ہے؟ یقیناً نہیں ہوتی۔ جماعت تو اصل جسم سے ہوتی ہے**''

(تسکین الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء صفحہ 318)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی کے مطابق اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ شب معراج بیت المقدس میں نبی پاک ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام اصلی نہیں بلکہ مثالی (بقول اکاڑوی "فوٹو کاپیاں") تھے تو اجسام مثالی تسلیم کرنے کی وجہ سے ان کی نماز ہی نہیں ہوئی کیونکہ جماعت تو اصل جسم سے ہوتی ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی علماء واکابرین نے یہ اقرار کیا کہ وہاں یعنی شب معراج شریف اجسام مثالی تھے۔

چنانچہ دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ

"اس طرح باقی آسمانوں میں جو انبیاء علیہم السلام کو دیکھا سب جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلے بیت المقدس میں ملے اور آسمان میں بھی ملے اور سب اپنی اپنی قبروں میں بھی ہیں ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ انبیاء کرام تینوں جگہ موجود ہوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قبر میں تو اصلی جسم کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور دوسرے مقامات پر ان کی روح نے ان کے جسم کی شکل اختیار کرلی ہو ۔یعنی غیر عنصری جسم جسے صوفیاء مثالی جسم کہتے ہیں روح نے اس جسم کی شکل اختیار کرلی ہو اور یہ جسم کئی بھی ہوگئے ہوں اور ایک ہی وقت میں روح کا سب کے ساتھ تعلق بھی ہوگیا ہو۔...... یہ جسم مثالی جو دونوں جگہ نظر آیا الگ الگ شکل رکھتا تھا۔(تذکرۃ الحبیب تسہیل نشر الطیب ۸۴،۸۵) دیوبندی شیخ الحدیث سرفراز صفدر نے بھی تھانوی کا یہ حوالہ لکھا اور کہا کہ "ان کی واضح عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ نہ صرف یہ کہ صورت مثالہ کا ثبوت ہے بلکہ اس میں تعدد بھی ممکن ہے۔

(اتمام البرہان ص ۴۶۸ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟)

اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الحدیث علامہ ادریس کاندھلوی نے بھی لکھا کہ

"یعنی صحیح بات صرف یہی ہے کہ آپ ﷺ نے معراج کی رات انبیاء کرام کو مثالی، برزخی اجسام ہی میں دیکھا اور ملاقات فرمائی"

(التعلیق الصبیح ص ۲۲۹ ج۴ بحوالہ اکابر کا باغی کون 168)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞...... محمود عالم اوکاڑوی دیوبندی کے مطابق اگر امام اصلی جسم کے ساتھ ہو اور مقتدیوں کے اجسام مثالی ہوں تو جماعت نہیں ہوتی، تو محمود عالم اوکاڑوی کے مطابق شب معراج انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی نماز ہی نہیں ہوئی تھی کیونکہ دیوبندی

تھانوی ،دیوبندی سرفراز صفدر ،دیوبندی ادریس کاندھلوی کے مطابق یہ تمام مقتدی [انبیاء]اجسام مثالیہ کے ساتھ شامل تھے۔

۞...... دیوبندیوں کے مطابق تو شب معراج انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی نمازیں بھی باطل قرار پائیں۔معاذاللہ عزوجل!

۞...... دیوبندیوں کے مطابق شب معراج انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام جماعت میں شامل نہ تھے۔

شاید کوئی دیوبندی ہم پر اعتراض کر بیٹھے تو عرض ہے کہ سب کچھ ہم آپ کے گھر کے مشہور مناظر خضر حیات کی کتاب کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں لہذا ہمیں الزام مت دیجیے گا۔اور جو کچھ کروائی کرنی ہے اپنے دیوبندی مولوی ہی کے خلاف کیجیے گا۔

...... حوالہ نمبر 21

﴿حیات النبی ﷺ اہم عقیدہ یا فروعی مسئلہ''دیوبندی اختلاف''﴾

دیوبندی مماتی مولوی خضر حیات اپنے دیوبندی حیاتی مولوی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ محقق ٹمن (دیوبندی حیاتی ''مسئلہ حیات النبی ﷺ کے بارے)فرماتے ہیں

''اس مسئلہ کو اتنا معمولی نہ سمجھیں،یہ عقیدہ کا مسئلہ ہے اور انتہائی اہم ہے اسلئے علماء اہل سنت [بقول دیوبند] کیلئے اس عقیدہ کی تبلیغ نشر و اشاعت لازمی ہے،اور منکر حیات کے فتنہ سے آگاہ کرنا اور عوام کو بچانا لازمی ہے'' تقریر دلپذیر ص۔۷۱۔

......[پھر مزید خضر حیات لکھتے ہیں کہ] محقق ٹمن صاحب!! آپ کے نزدیک مسئلہ حیات کی (آپ کی اپنی اختراع کردہ) تفصیل پر ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے اور بقول آپ کے''قبر کی زندگی'' نامی کتاب میں ۵۲ آیات قرآنیہ اور ۱۱۰۳ احادیث نبویہ متواترہ آپ کے مخترع مبتدع عقیدے پر موجود ہیں۔مقدمہ تقریر دل پذیر ص ۱۶۹ ،از محقق ٹمن۔

(المسلک المنصور:72,73)

دیوبندی شیخ الحدیث محقق ٹمن !کے نزدیک یہ انتہائی اہم عقیدے کا مسئلہ ہے لیکن اس

کے برعکس علمائے دیوبند کیا کہتے ہیں لیجیے دیوبندی خضر حیات دیوبندی کے قلم سے مطالعہ کیجیے،خضر حیات اپنے دیوبندی مولوی کارد کرتے ہوئے کہتے ہیں

''جبکہ آپ کے تمام اکابرین [دیوبند] کا نظریہ یہ ہے کہ مسئلہ مذکورہ بالکل غیر ضروری اور فروعی ہے تو اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو آپ کو آپ جیسے تمام غالیوں سمیت دھوکہ باز اور مفتری کہا جائے یا پھر اکابرین کو کتاب وسنت سے ناواقف اور قرآن واحادیث سے منحرف کہیں ،ہمارے [خضر] نزدیک تو اول صورت متعین ہے ،آپ کون سی صورت پسند فرمائیں گے؟ (المسلک المصور:72,73)

اس سے پہلے صفحات پر خضر حیات دیوبندی نے لکھا کہ

''حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتم دارالعلوم دیوبند ،نوعیت مسئلہ حیات النبی ﷺ کا فیصلہ یوں فرماتے ہیں:

''یہ مسئلہ ایسا اساسی اور بنیادی عقائد کا نہیں ،کہ اس میں سکوت روانہ رکھا جائے'' خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۱۸۹

[پھر مفتی رشید احمد لدھیانوی کا فتویٰ پیش کیا جس میں لکھا ہے کہ]

''اس تفصیل پر ایمان لانا ضروری نہیں''

ملخصا (المسلک المصور:69،68)

تو خضر حیات دیوبندی نے یہ بتایا کہ ایک طرف دیوبندی حیاتی اس کو انتہائی اہم عقیدے کا مسئلہ بتاتے ہیں لیکن دوسرے طرف اکابرین علمائے دیوبند اس کو فروعی و عام معمولی مسئلہ قرار دیتے ہیں۔لہذا یہ اختلاف و تضاد ہے کہ نہیں علمائے دیوبند کو چاہیے کہ اس کے بارے میں بھی اپنے قلموں کو جنبش دیں۔

بہر حال مسئلہ کی نوعیت دیوبندیوں کے نزدیک جو بھی ہو لیکن اس مسئلہ پر علمائے دیوبند آپس میں دست و گریبان ہیں،اور دو مشہور فرقہ ''حیاتی دیوبندی ''اور ''مماتی دیوبندی'' ایک دوسرے پر فتوؤں کی بوچھاڑ کیے ہوئے ہیں۔جس کی مختصر تفصیل پہلے گزر چکی۔

حوالہ نمبر 22......

﴿دیوبندیوں کے نزدیک دیوبندی امام "سرفراز صفدر" کافر﴾

دیوبندیوں کے مشہور ومعروف مناظر ماسٹر محمد امین اکاڑوی دیوبندی کے برادر زادے مولوی محمود عالم دیوبندی صاحب ابن تیمیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "**جس نے ابن تیمیہ پر شیخ الاسلام کا اطلاق کیا وہ کافر ھے۔**

(تسکین الاتقیاء ص ۱۴۴ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۲۷ دیوبندی خضر حیات)

دیوبندیوں مولوی کے مطابق جو ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہے وہ کافر ہے۔

دیوبندی علماء کے مطابق خود دیوبندی علماء و اکابرین کافر ٹھہرے

دوسری طرف بڑے بڑے دیوبندی علماء و اکابرین نے ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہا۔ دیوبندی مولوی سرفراز صفدر کو آج کے علماء دیوبند اپنا "امام و پیشوا" تسلیم کرتے ہیں، انہی سرفراز صفدر صاحب کی کتاب "تسکین الصدور" کے صفحہ ۱۱۲، صفحہ ۱۱۷، صفحہ ۱۳۶، صفحہ ۱۳۸، صفحہ ۱۵۷ پر **ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام لکھا** گیا ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ دیوبندی مولوی محمود کے مطابق دیوبندیوں کے امام "سرفراز صفدر" ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہہ کر کافر ٹھہرے۔

[نوٹ: دیوبندیوں نے یہی اعتراض سنی علماء پر کیا تھا اب اسی دیوبندی اصول کے مطابق یہ جواب دیوبندیوں کے گلے کا پھندا بن گیا]۔

حوالہ نمبر 23......

﴿دیوبندی رشید احمد اپنے ہی دیوبندی کے ہاتھوں کافر ٹھہرے﴾

دیوبندی امام خلیل احمد و رشید احمد کی مصدقہ کتاب "براہین قاطعہ" میں لکھا ہے کہ

"**یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنوز (ہندوؤں) کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں**"

(براہین قاطعہ: ص ۱۵۲)

یہ فتوی دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کا ہے جسے خلیل احمد نے نقل کیا (دیکھئے المہند ص ۶۷) اس میں صاف کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کا دن ہر سال منانا ہندوؤں کے سانگ کنہیا کا دن منانے کی مثل ہے۔ معاذ اللہ عزوجل! مسلمانوں دیکھو دیوبندیوں کا حضور ﷺ کے جشن ولادت کے بارے میں بغض وعناد کا لاوہ کتنا شدید تھا کہ جب پھٹا تو مولود مصطفیٰ ﷺ کو ہندوؤں کے سانگ کنہیا کے دن منانے کے ساتھ تشبیہ دے ڈالی۔

<u>لیکن اس کے برعکس خود ہی ایسی تشبیہ پر کفر کا فتویٰ جاری کر دیا</u>

لیکن اس گستاخی کی وجہ سے دیوبندی امام پر اللہ عزوجل کا ایسا قہر نازل ہوا کہ اپنے ہی

ہاتھوں اپنے کفر کا اقرار کرلیا۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ کو ہندوؤں کے فعل کے ساتھ تشبیہ دینے کے بارے میں خود ہی فتویٰ جاری کیا کہ

"کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے"

(المہند: ٦٧)

یعنی رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت شریفہ کو فعل کفار کے مشابہ کہنے والا مسلمان نہیں۔ جبکہ پہلے خود اس کو کفار کے فعل کے مشابہ کہا۔ تو اپنے خلیل احمد دیوبندی کے اس فتوے سے رشید احمد گنگوہی مسلمان نہیں، بلکہ خود خلیل احمد دیوبندی اپنے امام رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ نقل کرکے اپنے ہی فتوے سے مسلمان نہ رہے۔

......حوالہ نمبر 24......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے ختم بخاری و ختم خواجگان، ختم مثنوی کرنے والے دیوبندی علماء واکابرین مشرک﴾

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی صاحب نے بزرگوں کے نام کے ختم کو بھی شرک قرار دیا، چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بَلا کے مقابلہ میں اس کی دہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے...... تو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں۔" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان)

دہلوی صاحب کے مطابق کسی کے نام کا ختم کرنا شرک ہے۔

لیکن دوسری طرف خود علماء دیوبند کے اکابرین نے ختم خواجگان، ختم مثنوی اور ختم بخاری تو اب تک کررہے ہیں۔

❁ تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث نے لکھا کہ "ختم خواجگان" حضرت کے یہاں ماہ

مبارک میں اس کا اہتمام رہتا ہے۔

(صحبت با اولیاء، مولوی زکریا صفحہ ۲۱۴)

❁ دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی نے ختم بخاری کو جائز کہا لکھتے ہیں کہ

''قرون ثلثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس کا اصل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں'' (فتاوی رشیدیہ ۱۶۶)

❁ دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب صفحہ ۶۵'' پر ''ختم خواجگان چشت کا طریقہ'' اور ''ختم خواجگان قادریہ کا طریقہ'' بتایا۔

❁ اور انہی علمائے دیوبند کی کتب سے مثنوی شریف کا ختم کرنا بھی ثابت ہے۔

تو اسماعیل دہلوی کے مطابق دیوبندیوں کے امام گنگوہی، مولوی زکریا، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور وہ تمام دیوبندی جو بزرگوں کے نام کے ختم کرتے رہے اور کر رہے ہیں سب مشرک ٹھہرے۔

اس کشمکش کے دام سے کیا کام ہمیں

اے الفتِ چمن ترا خانہ خراب ہو

حوالہ نمبر 25......

﴿علماء دیوبند کے مطابق ''سیرت النبی ﷺ کے جلسے'' بدعت﴾

وہابی اپنی محافل کو میلاد النبی ﷺ کی بجائے سیرت النبی ﷺ کا نام دیتے ہیں اور ان جلسوں کو جائز و باعث ثواب بھی سمجھتے ہیں چناں چہ علماے دیوبند کے جامعہ بنوریہ کا سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے بارے میں فتوٰی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ کی سیرت بیان کرنے کے لیے جلسے کا انعقاد اور اس سلسلے میں لوگوں کو شرکت کی دعوت دینا اگر چہ اس کا اہتمام مسجد کے اندر ہی ہو **بلاشبہ جائز اور باعث ثواب ہے** اور اگر چندہ دینے والوں کی طرف سے اس قسم کے پروگراموں میں صرف کی اجازت ہو تو مسجد انتظامیہ بھی اس کا اہتمام کر سکتی ہے مگر کھانے کا پروگرام اگر مسجد سے ہٹ کر کیا جائے تو یہ بہتر ہے۔''

(الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ :فتوی نمبر ۳۷۸۸۳)

دیوبندی الیاس گھمن لکھتے ہیں کہ

''ایسے جلسوں کا انعقاد جس میں سیرت نبوی ﷺ کا ذکر ہو، بے شک جائز بلکہ بہتر ہے'' (فرقہ بریلویت ص ۴۰۲: الیاس گھمن)

معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند سیرت النبی ﷺ کے جلسے جلوس جائز و ثواب سمجھ کر کرتے ہیں

۔اب کوئی ان سے پوچھئے کہ قرآن وحدیث میں سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے انعقاد کا ثبوت کہاں ہے؟ نبی پاک ﷺ، خلفاے راشدین وصحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین نے اپنی زندگی میں کتنی مرتبہ سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلوسوں کا انعقاد کیا؟ جب نہیں کیا تو تم اس کو جائز وثواب سمجھ کر ان کا انعقاد کرکے بدعتی ٹھہرے کہ نہیں؟

بہر حال ہم کچھ نہیں کہتے بلکہ خود علمائے دیوبند ہی کے قلم سے اس کا فیصلہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی ''سیرت النبی ﷺ کے جلسے وجلوس پر دیوبندی فتوے

ایک طرف تو علماے وہابیہ سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلوسوں کا انعقاد کرتے ہیں لیکن دوسری طرف اسی کو بدعت اور رسمی مظاہرے قرار دیکر ممنوع قرار دیتے ہیں، چناں چہ:

☆ دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی اپنی کتاب میں سیرت النبی ﷺ اور میلا د النبی ﷺ کے جلسوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''سلف صالحین نے کبھی سیرت النبی کے جلسے نہیں کیے اور نہ میلا د کی محفلیں سجائیں'' (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص 84)

☆ مزید لکھتے ہیں کہ: ''چھ صدیوں میں جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں، مسلمانوں نے کبھی سیرت النبی ﷺ کے نام سے کوئی جلسہ یا میلا د کے نام سے کوئی محفل نہیں سجائی۔

(صفحہ 85)

اس دیوبندی مولوی کے مطابق دیوبندیوں نے وہ کام ایجاد کیا جو حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات سے لیکر چھ صدیوں تک نہیں کیا گیا، لیکن آج کل دیوبندی حضرات سیرت النبی ﷺ کے جلسوں اور محافل کا انعقاد کرتے اور ان کو جائز وکار ثواب سمجھتے ہیں، تو اپنے اصول سے بدعتی وگمراہ ٹھہرے۔

☆ دیوبندیوں کے مفتی اعظم تقی عثمانی نے بھی یہ لکھا کہ:

''**نبی کریم ﷺ نے تو ہمیشہ اس امت کو ان رسمی مظاہروں سے اجتناب کی تلقین فرمائی**......صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی پوری حیات طیبہ میں کوئی شخص ایک نظیر ایک مثال اس بات پر پیش کرسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کے نام پر ربیع الاول میں یا کسی مہینے میں کوئی جلوس نکالا گیا ہو؟ بلکہ پورے تیرہ سو سال کی تاریخ میں کوئی ایک مثال کم از کم مجھے تو نہیں ملی کہ کسی نے آپ کے نام پر جلوس نکالا ہو۔ ہاں! شیعہ حضرات محرم میں اپنے امام کے نام پر جلوس کرتے تھے، تو ہم نے سوچا کہ انکی نقالی میں ہم بھی جلوس نکالیں گے حالانکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے من تشبہ بقول فھو منھم جو شخص کسی قسم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہوجاتا ہے''۔

(میلادالنبی اور سیرت النبی کے جلسے اور جلوس تالیف تھانوی، تقی عثمانی صفحہ ۲۹، ۳۰ مرتب محمد سلمان سکھروی مکتبۃ الاسلام کراچی)

معلوم ہوا کہ علماے وہابیہ کے نزدیک سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلسوں کا سلسلہ شیعہ کی نقالی ہے، اور بقول تقی عثمانی ایسی مشابہت ممنوع وحرام ہے۔ تو اب سیرت النبی ﷺ کے جلسے جلوس جائز وثواب سمجھ کر کرنے والے تمام دیوبندی اپنے ان علمائے کے مطابق شیعہ کی نقالی، مشابہت کی وجہ سے ممنوع وحرام کام کے مرتکب ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 26......

......علماے دیوبند کے مطابق ''جشن دیوبند'' بدعت......

دنیا جانتی ہے کہ علماے دیوبند نے اپنے دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ جشن منایا، اور اس میں ہندو عورت اِندرا گاندھی کو اسٹیج پر بیٹھایا:

''روزنامہ جنگ کراچی بدھ ۸/جمادی الاول ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۶/مارچ ۱۹۸۰ء کے مطابق مدرسہ دار العلوم دیوبند میں ایک ہندو عورت اِندرا گاندھی ساڑھ پہن کر صدارت کیلئے آئی۔ اور ایک ہندوں جگ جیون رام نے دیوبندی اجلاس سے خطاب کیا۔'' روزنامہ ایکسپرس ہفتہ ۱۷/ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ/ ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء کے مطابق ایک ہندو عورت سونیا گاندھی نے اجلاس کنونشن میں خطاب کیا ملخصا

[کڑوا سچ۔ مولانا محمد شہزاد ترابی]

''نئی دہلی 21۔ مارچ (ریڈیو رپورٹ، اے آئی آر) دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات شروع ہوگئیں بھارت کی وزیر اعظم مسز اِندرا گاندھی نے تقریبات کا افتتاح کیا۔ (روزنامہ مشرق۔ نوائے وقت لاہور 22، 23۔ مارچ 1980ء بحوالہ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث اور جشن دیوبند کا جواز کیوں؟)

ہم یہاں دیوبندیوں سے یہ نہیں کہتے ہیں کہ ایک غیر مسلم بے پردہ عورت کو اپنے جشن

میں شامل ہونے دینا اور ساتھ بٹھانا جائز ہے یا حرام، یہ بھی مطالبہ نہیں کرتے کہ آیا نبی کریم ﷺ نے جو مدرسہ صفاء قائم فرمایا تھا تو بعد میں خلفائے راشدین یا کسی صحابی،، یا تابعی و تبع تابعین علیہم الرضوان اجمعین نے جشن مدرسہ الصفہ منایا کہ نہیں، اور جب انہوں نے نہیں منایا تو تم دیوبندیوں نے کیوں منایا، اور یہ بدعت ہے کہ نہیں یہ سب باتیں اپنی جگہ، ہم اس پر گفتگو نہیں کرتے لیکن یہ بتاتے ہیں کہ خود علمائے دیوبند نے ''جشن دیوبند'' کو بدعت قرار دیا۔

بعض علمائے دیوبند نے جشن دیوبند کو بدعت کہا

علمائے دیوبند کے مولانا عبدالحق خان بشیر چیئرمین حق چار یار اکیڈمی گجرات کی کتاب میں اپنے ہی دیوبندی مولوی بندیالوی کو کہتے ہیں کہ:

''بندیالوی صاحب کی طبع نازک پر اگر گراں نہ گزرے تو ہم ان سے پوچھنے کی جسارت کریں گے کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کے حوالے سے اپنی جماعت کے نائب امیر حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحبؒ کا تذکرہ تو کیا لیکن اپنی جماعت کے امیر سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کا تذکرہ نہیں کیا جنھوں نے اپنی متعدد تقاریر میں ان تقریبات کی مخالفت کرتے ہوئے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ **ہم جشن میلاد کی مخالفت کرتے ہیں اور قاری طیب جشن دیوبند کی بدعت اختیار کر رہا** ہے''۔ (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی ص 70)

......سنی تبصرہ......

۞......دیوبندی جماعت کے امیر سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے ''جشن دیوبند'' کی مخالفت کی۔

۞......انہوں نے جشن دیوبندی کو بدعت (جہنم میں جانے والا کام) قرار دیا۔

۞......قاری محمد طیب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے ''جشن دیوبند'' کی بدعت اختیار کی۔

۞......اب اس جشن میں صرف قاری طیب ہی تو نہیں تھے بلکہ بڑے بڑے علمائے دیوبند بھی موجود تھے تو وہ سب بھی دیوبندی عنایت اللہ شاہ بخاری کے فتوے سے بدعتی ٹھہرے۔

دیوبندی ہم سنیوں پر فتوے لگاتے ہیں لیکن اپنے گھر کا حال دیکھیں کہ کس طرح پورا دارالعلوم دیوبند بقول بخاری صاحب کے بدعتی ٹھہرا۔

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا کہ

''بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہوسکتا'' (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص ۶۷: دارالمعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

”بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے“

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 72)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

”رسول اللہ کا ارشار ہے...... ”ترجمہ“ بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں“

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 112)

تو اب ان تمام دیوبندی حوالہ جات کا خلاصہ یہ نکلا کہ دارالعلوم دیوبند والوں نے جشن دیوبندی کی بدعت ایجاد کر کے حضور ﷺ کو تکلیف دی۔ اور یہ دیوبندی حضور ﷺ کے محبّ نہیں، اور اس بدعت پر عمل کرنے والے تمام دارالعلوم دیوبند والے بدعتی یعنی جہنمیوں کے کتے ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 27 ......

دیوبندیوں کے مطابق خلفائے راشدین کے ایام وجلوس بدعت

تمام اہل علم جانتے ہیں کہ علماے دیوبند نبی پاک ﷺ کے میلا دالنبی ﷺ کے جلسے و جلوس کا انعقاد نہیں کرتے لیکن صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے ایام، جلسے وجلوس نکالتے ہیں۔ بلکہ ان ایام کو سرکاری سطح پر منانے اور عام تعطیل کا مطالبہ بھی کرتے نظر آتے ہیں۔

جس کسی کو اشتہارات درکار ہوں تو نیٹ پر سرچ کر کے دیکھ سکتا ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جس پر ہم حوالہ جات پیش کریں، کوئی وہابی دیوبندی اس کا انکار نہیں کر سکتا، درجنوں اشہارات و پوسٹر اس پر پیش کیے جا سکتے ہیں۔

علماے دیوبند کی نام نہاد جہادی تنظیم لشکر جھنگوی کے حق نواز جھنگوی کہتے ہیں کہ:

”**ہم یوم صدیق اکبرؓ پر جلوس نکال چکے ہیں** میں نے سنی زعماء اور سنی علماء کرام سے کہا ہے ذرا چند سال اپنے فتوے کی توپ کا منہ بند رکھو، میں تم سے زیادہ بدعت کے موضوع کو پڑھ چکا ہوں...... **ہم صدیق اکبرؓ کے یوم کے جلوس نکالیں گے**۔ جب یہ پختہ ہو گا تو **فاروق اعظمؓ کا یوم آئے گا**۔ ۱۸/ذوالحجہ کو عثمان غنیؓ کا آئے گا، جب وہ پختہ ہو گا ہم دس محرم کا بھی جلوس نکالیں گے اور وہ جلوس

حسینؓ کی مدح جرات، بہادری، شجاعت کا جلوس ہو گا اور ان کے خلاف ماتم کرنے والے جوان کی بزدلی یا ان کی بہادری پر ہنس گیری کرتے ہیں۔ یہ ان کے خلاف ہو گا۔ (مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی 15 تاریخ ساز تقریریں، صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵۔ ادارہ نشریات اسلام لاہور)

قابل توجہ الفاظ ہے کہ "میں نے سنی زعما اور سنی علماء کرام (دیوبندیوں) سے کہا ہے ذرا چند سال اپنے فتوے کی توپ کا منہ بند رکھو" یعنی ان ایام کو بدعت مت کہو، جھنگوی دیوبندی کی اس عبارت کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ چوں کہ اب ان ایام کا انعقاد علمائے دیوبند کرنے لگے ہیں لہٰذا اب دیوبندی علمائے ان کو بدعت نہ کہیں، ان پر بدعت کہ فتوے نہ لگا۔

مگر دیوبندی مفتی سعید خان کے مطابق یہ بھی بدعت ہے

اب اس کے برعکس دیوبندی مفتی محمد سعید خان کا فتویٰ بھی ملاحظہ کر لیں کہ وہ ان ایام کو بدعت قرار دیتے ہیں، کہتے ہیں کہ:

"تیسری خرابی یہ ہے کہ **جن بدعات کے رد پر ہمارے اکابرین اھل السنۃ والجماعۃ نے تقریباً ڈیڑھ سو برس خم ٹھونک کر جہاد کیا**، اب وہی بدعات ان نام نہاد سنیوں، صوفیوں، **دیوبندیوں نے اپنالی ہیں**۔ مثلاً اکابرین اھل السنۃ والجماعۃ رضی اللہ عنھم **ہمیشہ دن منانے کے خلاف رہے** لیکن **اب خلفاء راشدین** رضی اللہ عنھم **کے باقاعدہ دن منائے جاتے ہیں** اور اس بات کی ترغیب و سعی نامبارک بھی کی جاتی ہے۔ محرم ۱۴۳۲ھ یہ پہلا سال ہے کہ اپنے آپ کو سنی اور **دیوبندی کہنے والے علماء کرام نے اسلام آباد میں صحابہ کرام** رضی اللہ عنھم **کے نام پر ایک باقاعدہ جلوس نکالا ہے۔ شیعہ حضرات دس محرم مناتے ہیں اور انہوں نے یکم محرم منایا ہے**"

(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے صفحہ 14)

اسی طرح علمائے دیوبند کے فتویٰ حقانیہ میں سوال ہوا کہ

"آج کل عوام میں یہ ایک عام رواج بن چکا ہے کہ ہر سال قوم کے مقتداء اور بڑے لوگوں کی برسیاں منائی جاتی ہیں، جیسے کہ یوم صدیق اکبرؓ، یوم فاروق اعظمؓ، یوم اقبالؒ، اور یوم قائد اعظم وغیرہ، شرعاً ان برسیوں کا کیا حکم ہے؟"

تو دیوبندی مفتیوں نے جواب میں یہ فتویٰ دیا کہ

"اسلام ایک کامل اور مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے جو کہ خدا پرستی

(یعنی صرف اللہ کی عبادت ۔ازناقل) کا داعی ہے **اور شخصیت پرستی سے منع کرتا** ہے یہی وجہ ہے کہ خیرالقرون میں اس قسم کے اعمال (برسی وغیرہ) کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، رسول اللہ ﷺ جیسی عظیم شخصیت کے دنیا سے جانے کے بعد خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعد میں آنے والے تابعین و تبع تابعین حتیٰ کہ کسی بھی امام یا محدث نے رسول اللہ ﷺ کی برسی نہیں منائی **اور نہ آپ ﷺ کی یاد میں کوئی چھٹی کی**...... اگر اس کو ایصالِ ثواب کے لئے منایا جاتا ہو اور اس سن اموات کے ایصالِ ثواب کے لئے ختمات القرآن وغیرہ ہوتے ہوں تو اس **تخصیصِ ایام کی وجہ سے بھی یہ خلافِ شرع ہے** اس لئے کہ شریعتِ مقدسہ نے ایصالِ ثواب کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں کیا بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ اس کی گنجائش ہے، **اپنی طرف سے کوئی خاص دن مقرر کرنا دین میں زیادتی ہے** جو اسلام کے کامل اور مکمل ہونے کی صفت کے خلاف ہے، اس لئے مسلمانوں کو چاہیے **کہ وہ ان خرافات اور بے ہودہ رسومات** (یعنی یوم صدیق اکبرؓ یوم فاروق اعظمؓ، یوم اقبالؒ اور یوم قائد اعظم وغیرہ ۔ازناقل) سے پرہیز کریں اور یہود و ہنود کا طریقہ ترک کردیں" (فتاوی حقانیہ جلد۲ ص۷۳، ۷۴)

علمائے دیوبند کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ یہ

[۱]...... دیوبندیوں کے مطابق ایام منانا شخصیت پرستی یعنی ان بزرگوں کی عبادت کرنا ہے۔

[۲]...... ایسا کام نبی کریم ﷺ خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ، تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں تو اصول وہابیہ سے بدعت ٹھہرا، مفتی سعید نے جلسے جلوس کو بھی بدعت کہا،

[۳]...... یوم صدیق اکبرؓ، یوم فاروق اعظمؓ، یوم اقبالؒ، اور یوم قائد اعظم وغیرہ **تخصیصِ ایام خلافِ شرع ہیں۔**

[۴]...... **دین میں زیادتی ہے**

[۵]...... یہ سب ایام **خرافات اور بیہودہ رسومات ہیں۔**

[۶]...... یہود و ہنود کا طریقہ ہے۔

تو اب ان دیوبندی فتوؤں کے مطابق حق نواز جھنگوی اور اس کے پیروکار، لشکر جھنگوی اور وہ تمام دیوبندی جو ایام صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین مناتے رہے اور اب بھی منا رہے ہیں، وہ شخصیت پرست ہیں، بدعتی ہیں، خلاف شرع کام کے مرتب ہیں، دین میں

زیادتی کرنے والے ہیں ،خرافات و بے ہودہ رسومات میں مبتلا ہے، یہود و ہنود کے طریقے پر عمل پیرا ہیں۔

یہ نہ پوچھ کہ شکایتیں کتنی ہیں تم سے

تو بتا کہ تیرا کوئی اور ستم باقی تو نہیں

تو یہ سارے ستم خود دیوبندی مفتیوں نے خود دیوبندیوں پر ڈھائے ہیں، بلکہ مزید ایک ستم بھی دیکھ لیجیے، لیکن دیوبندیوں کو صبر کی تلقین ہے۔

...... دیوبندی اپنے بدعت کے فتوؤں کی زد میں ......

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا کہ

"بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہوسکتا" (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص ٦٧: دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا کہ

"واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں بدعت کتنی خبیث اور صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے" (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 73)

دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

"بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 72)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

"رسول اللہ کا ارشاد ہے...... "ترجمہ" بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں"

(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 112)

...... سنی تبصرہ ......

اب مذکورہ بالا تمام دیوبندی حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ

۞ ...... دیوبندی مفتی سعید خان کے مطابق حق نواز جھنگوی بدعتی تھا کیونکہ جلسے جلوس اور ایام صحابہ علیہم الرضوان اجمعین مناتا اور دوسروں کو بھی منانے کے لئے کہتا تھا۔

۞ ...... آج بھی دیوبند نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی کا دن تو نہیں مناتے لیکن خلفاء راشدین علیہم الرضوان اجمعین کے ایام، جلسے جلوس مناتے ہیں تو مفتی خان محمد سعید دیوبندی کے مطابق یہ سب دیوبندی بدعتی ہے۔

۞ ...... جب یہ سب دیوبندی مفتی کے مطابق بدعت اور عامل بدعتی ہیں تو اب دیوبندی اقبال رنگونی کے حوالہ جات کے مطابق دیوبندیوں

نے یہ مذکورہ بدعت ایجاد کر کے حضور ﷺ کو تکلیف دی، ان کو حضور ﷺ
سے محبت نہیں، یہ سب دیوبندی ان کے فتوے سے خبیث ہیں،
جہنیوں کے کتے ہیں، اور بروز قیامت نبی کریم ﷺ ان کو خود سے دور کر
دیں گے،

۞ ...... مفتی سعید خان دیوبندی کے مطابق دیوبندیوں نے یہ بدعتی
کام کیا اور دیوبندی اقبال رنگونی بدعت اور بدعتیوں کے بارے میں
کہتے ہیں

اقبال رنگونی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

"قیامت کے دن آنحضرت ﷺ بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے
ساتھ انداز میں فرمائیں گے، سحقا سحقا لم بدل بعدی (یعنی
جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی اور بدعت پھیلائی وہ مجھ
سے دور ہیں دور ہیں) بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ
ہمارا کامل دین گویا ابھی ناقص ہے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت میں
ہر کسی کمی بیشی کی گنجائش ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ
کے بعد گویا نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کا انکار نہیں تو
اور کیا ہے؟" (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 72)

تو معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے نام
سے جلسے، جلوس اور ایام منانے والے دیوبندیوں نے دین اسلام کو
کامل نہیں ناقص سمجھا، حضور ﷺ کی دین میں کمی بیشی کے مرتکب ہوئے
، اور ان کے نزدیک نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کے
منکر ہیں۔

اب دیوبندی ہم سنیوں کو بُرا بھلا مت کہیں کیونکہ یہ تو آپ ہی کے اصولوں اور تحریروں
کے جواب میں الزاماً جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ اور لکھنے والے آپ کے گھر کے
دیوبندی علماء ہیں۔

حوالہ نمبر 28......

﴿دیوبندی سبز عمامے پر دست وگریبان،ایک کے فتوے سے دوسرا بدعتی﴾

دیوبندی مولوی ابوایوب اپنی کتاب میں ''سبز عمامے'' کے خلاف لکھتے ہیں کہ

''یہاں الفت و محبت کا انداز ہی ہے کہ محبوب [ﷺ] سفید پگڑی باندھیں اور **سبز زندگی بھر نہ باندھیں**، یہ محبّ کہلانے والے سفید سے احتراز کر کے سبز کو اختیار کریں''

(دست وگریبان صفحہ ج۲ ص۲۲)

اسی طرح الیاس گھمن دیوبندی کی زیرنگرانی شائع ہونے والا دیوبندی مجلّہ ''راہِ سنت'' لاہور کے نائب مدیر مولوی فیاض طارق دیوبندی سبز عمامے کے خلاف لکھتے ہیں کہ

''**سبز پگڑی کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل نہیں** اور نہ ہی یہ زمانہ قدیم میں تھی بلکہ بعد میں **گھڑ لی گئی ہے**''(دوماہی دیوبندی مجلّہ ''راہ سنت'' لاہور ص ۳۳ رمضان المبارک،شوال المکرّم ۱۴۳۰ھ،بحوالہ کلمہ حق شمارہ ۱۳ ص ۳۸)

۞......مذکورہ بالا اقتباس میں ابوایوب دیوبندی نے بیان کیا کہ سبز عمامہ شریف پہننا حضور ﷺ سے ثابت نہیں یعنی ان کے اصول سے بدعت ہے۔

۞......دیوبندیوں کے مطابق سبز عمامہ شریف پہننا محبت کے تقاضوں کے منافی ہے

۞......دیوبندیوں کے مطابق سبز پگڑی کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل نہیں۔

۞......دیوبندیوں کے مطابق سبز پگڑی زمانہ قدیم میں نہ تھی بلکہ بعد میں گھڑ لی گئی ہے۔

اب آیئے ذرا علمائے دیوبند اپنے دست وگریبان کے انداز میں اپنے گھر والوں کا حشر نشر ہوتا ملاحظہ کریں کہ کس طرح علمائے دیوبند نے خود پوری دیوبندیت کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔

دیوبندی علماء سبز پگڑی باندھ کر بدعتی وگمراہ ٹھہرے

دیوبندی الیاس گھمن اپنی کتاب میں غیر مقلد کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''آپ ﷺ سے کالے رنگ کے علاوہ سفید **سبز** اور قطری رنگ جس میں سرخی ہوتی ہے ان سب رنگوں کا ثبوت بھی ملتا ہے......مسند کی روایت سے **سبز عمامے کا ثبوت ملتا ہے**''

(المہند اور اعتراضات کا جائزہ: ص۲۱۳)

دیوبندی نجی داد خوستی سبز عمامے شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"عمامہ کا سیاہ سفید اور سبز رنگ تو مستحب ہے"

(النجا التامہ فی لبس العمامۃ: یعنی پگڑی کا مکمل ومدلل بیان: ص۵۴: مقالات خوستی ۲/۶۷)

نجی داد خوستی دیوبندی نے صحابہ سے سبز عمامہ باندھنا ثابت کیا، چنانچہ لکھا کہ

"صحابہ کرامؓ سے سبز عمامے باندھنا منقول ہے جیسا کہ ایک اثر میں آیا ہے [ترجمہ] ...... مہاجرین اولین [صحابہ] کو **سوت کے** سیاہ، سرخ اور سبز عمامے باندھتے پایا" (مقالات خوسی ۲/۶۳)

دیوبندی شارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کہتے ہیں

"**نبی ﷺ** نے سیاہ پگڑی بھی باندھی ہے، **ہری (سبز) بھی** اور سفید بھی"

(تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی ۵/۷۰)۔

دیوبندی شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی نے لکھا

"**حضور اقدس ﷺ** سے...... بعض روایات میں **سبز عمامہ پہننا بھی ثابت** ہے"

(اصلاحی خطبات ۵/۳۰۷)۔

تبلیغی طارق جمیل نے کہا

(آپ ﷺ) "سفید، سیاہ **اور سبز تینوں** پگڑیاں باندھتے تھے" (خطبات جمیل ۲/۱۰۳)

دیوبندی حسین احمد مدنی کا عمامہ سبز یا کالا ہی ہوتا تھا (تذکرۃ الخلیل ص ۳۶۲)

انوار شاہ کشمیری دیوبندی "**اکثر سبز عمامہ باندھتے**" (بزرگوں کے ایمان افروز قصے ص ۸۰)

دیوبندی مولوی علی شیر حیدری کہتے ہیں

"تم تو [سنی بریلوی] ہری (سبز) پگڑی کو ہاتھ ہی نہ لگاؤ، یہ تو دارالعلوم دیوبند کی نشانی ہے اور میرے ہر فاضلِ دیوبند بزرگ کے پاس ہری (سبز) پگڑی رکھی ہوئی ہے جو اپنے اساتذہ نے اپنے ہاتھ سے انہیں بندھوائی تھی"

(حق نواز جھنگوی شہید سے علی شیر حیدری تک: ص۴۲۰: مولوی ثناء اللہ سعد شجاع آبادی)

اس کے علاوہ بھی متعدد حوالے علمائے دیوبند کے موجود ہیں، جن میں علمائے دیوبند کا سبز پگڑی پہننا ثابت ہے، تفصیل کیلئے علامہ کاشف اقبال مدنی حفظہ اللہ کی کتاب "سبز عمامے کا جواز"، میثم رضوی صاحب کا مضمون "مجلّہ کلمہ حق لاہور شمارہ ۱۳ ص ۳۷" دیکھئے، ہم نے ان وہاں سے صرف چند حوالے پیش کئے ہیں۔

...... سنی تبصرہ ......

ان تمام دیوبندی مولویوں کے مطابق دیوبندی کھچڑی کچھ اس طرح پکی کہ

۞...... "بقول دیوبندی مولوی کے سبز عمامہ کی شریعت و سنت میں کوئی اصل نہیں یعنی بدعت ہے لیکن الیاس گھمن کے مطابق "سبز عمامے کا **ثبوت ملتا ہے**" تو دیوبندیوں کے مطابق حضور ﷺ بھی بدعتی ٹھہرے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!!

۞...... ایک دیوبندی مولوی نے کہا کہ اسکا شریعت و سنت میں کوئی اصل نہیں لیکن

دوسرا مولوی سبز رنگ کے عمامے کو مستحب کہتا ہے۔

۞...... ایک دیوبندی کہتا ہے کہ یہ سبز عمامہ بعد میں گھڑا گیا یعنی بدعت ہے لیکن دوسرا دیوبندی کہتا کہ سبز عمامے باندھنا صحابہ سے ثابت ہے ،تو پہلے دیوبندی کے مطابق صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین بھی بدعتی ٹھہرے۔

۞...... الیاس گھمن دیوبندی ،محمد سعید پالن پوری ،مفتی تقی عثمانی تبلیغی طارق جمیل نے اقرار کیا کہ حضور ﷺ سے سبز عمامہ ثابت ہے تو ابوایوب اور مولوی فیاض طارق کے ان سب دیوبندیوں نے بدعت کی حمایت کی ،تو بدعتی ٹھہرے۔

۞...... ابوایوب دیوبندی اور مولوی فیاض طارق دیوبندی کے فتوؤں سے دیوبندی حسین احمد مدنی اور انور شاہ کشمیری حتی کہ دار العلوم دیوبند والے فاضل دیوبندی علماء جن کو سبز پگڑی پہنائی جاتی ہے ،سبز عمامہ پہن کر ایسا کام کیا جس کی بقول خود دیوبندی علمائے کے شریعت و سنت میں کوئی اصل نہیں یعنی بدعت پر عمل کر کے بدعتی ٹھہرے ، انہوں نے بعد میں یہ سبز پگڑی گھڑی ،یہ کام انہوں نے محبوب ﷺ سے محبت کے تقاضوں کے منافی کیا۔

۞...... جب دیوبندی علمائے سبز عمامہ باندھ کر اپنے ہی علماء کے فتوؤں سے بدعتی ٹھہرے تو ہم بدعت اور بدعتیوں کے بارے میں پہلے دیوبند مولوی اقبال رنگونی کے حوالے پیش کر چکے کہ ’’بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہو سکتا‘‘ ’’صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے‘‘ ’’بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے‘‘ ’’قیامت کے دن آنحضرت ﷺ بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے ساتھ انداز میں فرمائیں گے ،سحقا سحقا لم بدل بعدی ،بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کامل دین اسلام ناقص ہے ،اور یہ ختم نبوت کا انکار کرنا ہے ،(حوالہ پہلے درج ہو چکے)تو دیوبندی اقبال کے مطابق سبز عمامہ باندھنے والے علمائے دیوبند و دار العلوم دیوبند والے ان سب فتوؤں کے حق دار ٹھہرے۔

کس دھن میں بہہ رہی ہے مری کشتی حیات
طوفاں نگاہ میں ہے نہ ساحل نگاہ میں

حوالہ نمبر 29

سالگرہ منانا بدعت یا جائز! علمائے دیوبند کا اکھاڑا

علمائے دیوبند کے مشہور فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۷۴ پر سالگرہ کے بارے میں فتویٰ ہے کہ

"اسلام میں اس قسم کے رسم و رواج کا کوئی ثبوت نہیں ، خیر القروں میں کسی صحابی، تابی، تبع تابعین یا آئمہ اربعہ میں سے کسی سے مروجہ طریقہ پر سالگرہ منانا ثابت نہیں، یہ رسم بد انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے ان کی دیکھا دیکھی کچھ مسلمانوں میں بھی یہ رسم سرایت کر چکی ہے، اس لئے اس رسم کو ضروری سمجھنا، ایسی دعوت میں شرکت کرنا، اور تحفے تحائف دینا فضول ہے، شریعتِ مقدسہ میں اس کی قطعاً اجازت نہیں"

(فتاویٰ حقانیہ جلد۲ ص ۷۴،۷۵)

علمائے دیوبند کے محمد یوسف لدھیانوی کی کتاب میں سالگرہ کے بارے میں یہ فتویٰ موجود ہے کہ "**سالگرہ کی رسم انگریزوں کی ایجاد ہے**"

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: رسومات، جلد دوم ص ۵۱۸)

اسی طرح دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ ہے کہ

"نبی کریم ﷺ سے، حضرات صحابہ کرام و تابعین سے آئمہ اربعہ سے، بزرگان دین سے جنم دن یا سالگرہ منانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے۔ ہم مسلمانوں کو غیروں کا طریقہ اپنانا جائز نہیں، نہ ہی اس موقعہ پر مبارک باد دینا درست ہے ۔ ہمیں اسلامی طریقہ پر زندگی گذارنا چاہیے، غیروں کے طریقوں کو اختیار نہ کرنا چاہیے "وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ. القرآن (دارالافتاء دارالعلوم دیوبند: بدعات و رسوم: سوال نمبر 37002، فتویٰ (ب)1233/3-296=363)

قارئین دیوبندی مفتی نے جو آیت لکھی وہ مکمل اس طرح ہے کہ "وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے (پ3 عمرآن 85)

دیوبندی مفتی نے جو آیت سالگرہ کے رد میں پیش کی اس کا یہی مطب ہے اور سالگرہ منانا منانا اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا ہے اور ایسا عمل کرنے والے زیاں کاروں سے ہیں۔

اسی طرح جامع بنوریہ کراچی والوں کا فتویٰ ہے

''سالگرہ منانا محض ایک رسم ہے جوکئی ایک منکرات و منہیات کوشامل ہونے کی بناء پر جائز نہیں اور نہ ہی خیر قرون ثلاثہ مشہو دلھا بالخیر سے اس کا کوئی ثبوت یا جواز ملتا ہے اس لئے اس سے احتراز ہی لازم ہے۔ (دارالافتاء والقضاء ،الجامعۃ البنوریہ العالمیہ،فتوی نمبر 42631 سیریل نمبر 6731 تاریخ 8/10/2009)

انہی کا دوسرا فتویٰ ہے کہ

''واضح ہو کہ سالگرہ منانے کا نہ تو شرعاً کوئی ثبوت ہے اور نہ کوئی عبادت ہے اور نہ اس پر کوئی اجر وثواب ہے بلکہ یہ محض یہود ونصاریٰ کی ایجاد ہے ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں مروج ہوگئی ہے جوکئی ایک خرافات وممنوعات کوشامل ہونے کی بناء پر واجب الاحتراز ہے۔ (دار الافتاء و القضاء ،الجامعۃ البنوریہ العالمیہ،سیریل نمبر 8715،تاریخ 6/28/2010)

علمائے دیوبند کے ان فتوؤں سے معلوم ہوا کہ

[۱]......اسلام میں سالگرہ کی رسم ورواج کا کوئی ثبوت نہیں،

[۲]......شریعتِ مقدسہ میں اس کی قطعاً اجازت نہیں،

[۳]......کسی صحابی، تابعی، تبع تابعین یا آئمہ اربعہ سے ثابت نہیں،

[۴]......سالگرہ منانا رسم بدیعنی بیہودہ وبری رسم ہے،

[۵]......سالگرہ انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے،

[٦]......یہ غیر قوموں [کافروں] کا طریقہ ہے،

[۷]......یہ محض یہود ونصاریٰ کی ایجاد ہے،

[۸]......انگریزوں کو دیکھا دیکھی مسلمانوں میں سرایت کرگئی،

[۹]......سالگرہ منانا اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرنا ہے،

[۱۰]......اس سے احتراز ہی لازم ہے۔

دیوبندی امام گنگوھی اپنے مفتیوں کی زد میں

مذکورہ بالا دیوبندی فتوے میں سالگرہ اور سالگرہ منانے والوں کے رد میں علمائے دیوبند نے خوب بھڑاس نکالی، لیکن اس کے برعکس تمام علمائے دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی سالگرہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کے منانے میں کچھ حرج نہیں۔

چنانچہ ان کے فتاویٰ رشیدیہ سے سوال وجواب دونوں ملاحظہ کیجیے،

سوال...... : بچوں کی سالگرہ اور اس کی خوشی میں اطعام الالطعام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... : سالگرہ یا یاداشت عمر اطفال کے واسطے **کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا** اور بعد سال کے کھانا بوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے'' (فتاویٰ رشیدیہ: حرمت اور جواز کے مسائل صفحہ ۵٦٧)

اب رشید احمد گنگوہی نے اس میں کچھ ''حرج نہیں'' کا فتویٰ دیکر اپنے دیوبندی مفتیوں کے مطابق ایسے کام کی اجازت دی جو ''رسم و رواج'' جس کی شریعتِ مقدسہ نے اجازت نہیں دی'' جو کسی صحابی، تابعی، تبع تابعین یا آئمہ اربعہ سے ثابت نہیں'' جو رسم بد ہے'' ''جو انگریزوں، یہود و نصاریٰ کی ایجاد''، یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے، ایسی رسم جس کو منانے سے اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرنا ہے''

تو اب علمائے دیوبند ہی بتائیں کہ رشید احمد گنگوہی ایسے کام کی اجازت دے کر کس حکم شرعی کے مستحق ٹھہرے؟ اب گھسن پارٹی اس کو کب مذموم اختلاف اور تضاد کرار دیکر اپنا علمی فریضہ سرانجام دیں گے؟

......حوالہ نمبر 30......

﴿حق نواز جھنگوی کے مطابق دیوبندی شیخ الہند بے وقوف تھے﴾

دیوبندی محمود الحسن جن کو دیوبندی ''شیخ الہند'' کہتے ہیں انہوں نے رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی وفات کے بعد مرثیہ لکھا جس میں گنگوہی کی قبر [تربت] کو کوہ طور سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا کہ

تیری تربت انور کو دے کر **طور سے تشبیہ**
کہے ہوں بار بار ارنی دیکھی میری بھی نادانی
(مرثیہ گنگوہی)

جب مناظرہ جھنگ میں سنیوں کی طرف سے اس کو پیش کیا گیا تو حق نواز جھنگوی دیوبندی نے اس کے جواب میں اپنے شیخ الہند کو ہی نادان و بے وقوف قرار دیا، جھنگوی صاحب کہتے ہیں کہ

میں ''گزارش کروں گا شعر میں لفظ موجود ہے'' کہ دیکھی میری بھی نادانی'' شاعر [یعنی دیوبندی شیخ الہند۔ ناقل] خود کہتا ہے کہ **میں ایک نادان اور بے وقوف ہوں** کہ ایک قبر سے طور کو تشبیہ دے رہا ہوں جب وہ اپنی نادانی تسلیم کر رہا ہے کہ میری غلطی ہے اور ایک نادانی مانتے شخص کو کہنا کہ تو تو قبر کو طور مانتا ہے تو یہ حوالہ قابل سند اور قابل اعتبار نہیں ہو گا اس

شاعر نے خود مان لیا کہ میری نادانی ہے میں قبر کو کیسے طور سے تشبیہ دے رہا ہوں

(مناظرہ جھنگ 211)

تو حق نواز جھنگوی کے مطابق ان کے شیخ الہند بے وقوف و نادان تھے۔

......تاویل کا ازالہ......

یہاں دیوبندیوں کی اس تاویل کا جواب دیتے چلیں کہ یہ ان کی بے ہودہ تاویل ہے۔

اولاً......تو اسماعیل دہلوی کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے سراسر خلاف ہے کیونکہ دہلوی نے لکھا

"کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار کرو" (تقویۃ الایمان:۵۹)

تو جب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں دیوبندی عین اسلام کا یہ حکم ہے تو پھر اپنے گنگوہی کی تعریفیں اتنی بڑھا چڑھا کر ان کی تربت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور سے تشبیہ دینا کیا گنگوہی کے مقام کو ان سے بڑھا کر پیش کرنا نہیں؟ آخر یہاں اختصار کیوں نہیں روا رکھا گیا؟

دوم......: یہ کہ اگر کوئی شخص (بالخصوص وہابی دیوبندی علمائے) اپنے بزرگوں کی تعریف میں انتہائی درجہ کا مبالغہ کرتے ہوئے ان کا مقام کسی نبی علیہ والسلام سے بڑھا دیں یا کسی نبی علیہ السلام کی ذات پر تنقید و تنقیص کرے تو اس کو محض مصنف یا قائل کی نادانی و بے وقوفی کہہ دینا کافی ہوگا؟ اور کیا کوئی اپنی ایسی نادانی و بے وقوفی کے سب ایسی باتیں کہہ جائے تو وہ مرفوع القلم ہو جائیگا؟ اور اس پر شرعاً کوئی حکم عائد نہیں ہوگا؟ اور اگر نہیں تو پھر یہ حکم صرف علمائے دیوبند ہی کیلئے خاص ہوگا کہ سب چھوٹے بڑے نادان و بے وقوف دیوبندیوں کے حق میں بھی تسلیم کیا جائے گا؟ اور اگر کل کوئی شخص نادانی و بے وقوفی کے الفاظ استعمال کر کے ایسے ہی اشعار و کلمات لکھ دے تو اس کے حق میں بھی علمائے دیوبند یہی تاویل قبول کریں گے؟ اسی طرح اگر کوئی شخص اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی شان میں صریح گستاخی کر کے اپنی نادانی مان لے تو کیا وہ شرعی مواخذے سے بچ جائے گا؟ لہذا دیوبندیوں کی اس تاویل سے تو بے ادبوں گستاخوں کو چور دروازہ دینا ہے کہ گستاخیاں کرو اور نادانی، بے وقوفی کا بہانہ بنا کر جان چھڑا لو۔

لاحول ولاقوۃ الاباللہ!

حوالہ نمبر 31

﴿بقول دیوبندی گستاخانہ عبارات اور تھانوی کی تاویلیں﴾

دیوبندی مولوی محمد اسلم نے فوائد فریدیہ کی تین عبارتیں لکھیں کہ

''محشر میں بایزید کا جھنڈا احمد ﷺ کے جھنڈے سے بلند......بایزید موسیٰ وعیسیٰ ہیں...... لاالہ الااللہ چشتی رسول اللہ......یہ تینوں عبارتیں لکھنے کے بعد محمد اسلم دیوبندی کہتا ہے کہ جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں......(نورسنت شمارہ ۸ ص 57)

حق نواز جھنگوی دیوبندی نے بھی مناظرہ جھنگ میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی انہی عبارتوں کو گستاخانہ قرار دیکر سنیوں کے خلاف پیش کیا۔

لیکن اس کے برعکس خود علمائے دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے ایسی باتیں جن کو دیوبندیوں نے گستاخانہ کہا، پر اعتراض نہ کیے بلکہ ان کی تاویلیں کیں ہیں، اور کہا ہے کہ یہ ہماری فہم سے خارج ہیں۔

اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

'ایک شخص نے سوال کیا کہ خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا لوائی اعظم من لواء محمد ﷺ ''وہ یہ بات کیوں کررہے ہیں۔ جناب خواجہ نے فرمایا بعض کلمات مشائخ از قسم حال و کیفیت ہوتے ہیں ان کو ہفوات کہتے ہیں۔ جیسے یہ قول ان کا لیس فی جبتی سوی اللہ تعالیٰ اور یہ کہنا کہ سبحانی ما اعظم شانی سوا ان سب کو ہفوات عشاق کہتے ہیں یہ باتیں غلبات احوال میں ان سے سرزد ہوتیں ہیں کہ ہمارے فہم سے خارج ہیں۔

(السنۃ الجلیہ، باب اول صفحہ ۳۶ تھانوی)۔

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞......دیوبندی محمد اسلم کے مطابق یہ گستاخانہ عبارات ہیں تو اشرفعلی تھانوی ان گستاخانہ عبارتوں کی تاویلات کرتا رہا۔لہذا گستاخی نہ مان کر خود گستاخ ہوا۔

۞......جب دیوبندی محمد اسلم کے مطابق یہ گستاخانہ عبارات ہیں تو کیا ان کے قائل مذکورہ بزرگوں کو کافر و مشرک کہا جائے گا کہ نہیں؟

۞......جب تھانوی کے نزدیک یہ سب ہفوات عشاق سے ہیں، ان کی تاویل کی جائے گی انھیں گستاخی قرار نہیں دیا جا سکتا تو دیوبندیوں کا ان عبارات کو سنیوں کے خلاف پیش کرنا فریب کاری، دھوکا ہے اور خود دیوبندی مذہب کے اکابرین کے خلاف اور اپنے دیوبندی اکابرین سے بغاوت ہے۔

حوالہ نمبر 32

دیوبندی تھانوی و شیخ الہند کی آپسی خانہ جنگی وفتوی بازی

دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی نبی کریم ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں

''اسی طرح آپ کا نام **بانی اسلام نہ رکھتے** جیسا کہ یہ لوگ آپ کو بانی اسلام کہا کرتے ہیں، **میرے نزدیک یہ لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے** وہ لوگ اسلام کو خدا کا بنایا ہوا نہیں سمجھتے بلکہ بوجہ انکار نبوت کے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اسلام کو بنایا ہے۔ **مسلمانوں اس لقب کو چھوڑو**۔ خوب سمجھ لیجیے کہ **بانی اسلام خدا تعالیٰ ہیں**۔

(میلادالنبی ص ۴۶۳: اشرفعلی تھانوی)

۞...... ''بانی اسلام'' کا لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے۔

۞...... آپ ﷺ کو بانی اسلام نہ کہنا چاہیے۔ اس لقب کو چھوڑ دینا چاہیے۔

۞...... دیوبندی امام تھانوی کے مطابق بانی اسلام خدا تعالیٰ ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں کے شیخ الہند

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہا۔ چنانچہ ان کے ایک شعر کا مصرعہ ہے کہ

''اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی''

(مرثیہ ص ۵)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞...... بانی اسلام کا لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے تو دیوبندی شیخ الہند نے عیسائیوں کا لقب نبی پاک ﷺ کے بارے میں استعمال کیا۔

۞...... تھانوی کے مطابق حضور ﷺ کو بانی اسلام نہ کہنا چاہیے لیکن دیوبندی شیخ الہند نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہا۔

۞...... دیوبندی امام تھانوی کے مطابق بانی اسلام اللہ تعالیٰ ہے تو دیوبندی شیخ الہند نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہہ کر شرک کیا۔

۞...... ایک دیوبندی حضور ﷺ کو بانی اسلام کہہ رہا ہے اور دوسرا دیوبندی منع کر رہا ہے اب فیصلہ کیجئے کہ کس کی بات حق اور کس کی باطل ہے؟ بہر حال جس کو بھی باطل کہو دونوں ہی دیوبندی بزرگ ہیں۔

حوالہ نمبر 33......

دیوبندیوں کے فتوے سے امام سخاوی وسیوطی بھی کافرو مشرک

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی رضویہ میں لکھا ہے کہ ''حضور ﷺ بے شک احد واحمد ہیں ۔ دونوں حضور ﷺ کے اسمائے طیبہ سے ہیں اور معنی یہ کہ حضور مظہر شان احدیت ہیں ، تجلی احدیت حضور کی عبدیت میں جلوہ گر ہے (فتاوی رضویہ ٦/٣٠٦)

تو اس پر دیوبندیوں کے الیاس گھمن لکھتے ہیں کہ

''**نقل کفر کفر نہ باشد**:مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:حضور بے شک احد اور احمد ہیں''

(فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ ص ٣٧)

یعنی الیاس گھمن کے نزدیک حضور ﷺ کیلئے احد واحمد کے اسمائے مبارکہ کفریہ وشرکیہ ہیں۔

لیکن الیاس گھمن کے فتوے کے برعکس

[١]......**امام حافظ بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ الھادی** اپنی مشہور ومعروف کتاب ''**القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع** ﷺ'' میں حضور ﷺ کے اسمائے طیبہ میں اسم ''**احد**'' بھی ذکر کرتے ہیں۔

''الاتقی للہ، اجود الناس، **الاحد**، احسن الناس، **احمد** ......**الاول**، اول شافع، اول المسلمین، اول مشفع، اول المومنین. (القول البدیع ٧٧ عربی بیروت)۔

[٢]......**امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر الشافعی السیوطی** رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور ﷺ کے اسمائے طیبہ میں اسم ''احد'' ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

'میں (امام جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں ہمارے سامنے کچھ اور نام بھی آئے ہیں جو یہ ہیں '**احد**، اصدق، احسن، اجود۔ الخ

(خصائص الکبری جلد اول صفحہ ١٤٩ عربی ١٣٣)

الیاس گھمن دیوبندی کے فتوے سے معلوم ہوا کہ

۞......الیاس گھمن دیوبندی کے مطابق امام سخاوی وسیوطی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اس حوالہ سے قبل بھی ''**نقل کفر کفر نہ باشد**'' پڑھنا پڑے گا۔

۞......الیاس گھمن دیوبندی کے مطابق امام سخاوی وسیوطی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے کفر کیا۔ کہ جس کو گھمن کفر بتا رہا ہے اس کو انہوں نے حضور ﷺ کے اسمائے مبارک بتایا۔

دیکھئے دیوبندیوں نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آڑ میں ان بزرگوں کو بھی نہ چھوڑا۔

حوالہ نمبر 34......

......شبلی نعمانی پر دیوبندی خانہ جنگی وفتویٰ بازیاں......

دیوبندی اکثر شبلی نعمانی کا نام لیکر سنیوں پر الزامِ تکفیر عائد کرتے ہیں، اب انہی کی اصول کے مطابق عرض کرتے ہیں۔ دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی کا فتویٰ ہے کہ

''شبلی اور مولانا حمید الدین فراہی کافر ہیں......ان کا مدرسہ کفر وزندقہ ہے اور اسکے تمام متعلقین کافروزندیق ہیں۔ یہاں تک کہ جو علما اس مدرسے کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں''

(حکیم الامت صفحہ 475)

دیوبندی انور شاہ کشمیری نے کہا

''یعنی شبلی نعمانی کی یہ بدعقیدگی اور بدمذہبی لوگوں پر اس لئے ظاہر کرتا ہوں کہ دین اسلام میں کافر کے کفر کو چھپانا جائز نہیں''

(مقدمہ مشکلات القرآن ص ۳۲: بحوالہ محاسبہ دیوبندی ۱/۲۹۸)

[۱] تھانوی کے مطابق شبلی نعمانی کافر ہے [۲] اس کا مدرسہ بھی کفر وزندقہ ہے [۳] اس کے تمام متعلقین کافروزندیق ہیں۔ [۴] جو اس کے جلسوں میں جائے وہ بھی ملحد بے دین ہے۔ [۵] انور شاہ دیوبندی کے مطابق بھی شبلی نعمانی کافر ہے۔

اب جو کافر کو کافر نہ کہے اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے ملاحظہ کیجیے

دیوبندیوں کے اکابر مرتضی حسن چاندپوری کہتے ہیں کہ

''جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے''

(احتساب قادیانیت جل دہم ص ۲۵۳۔اشد العذاب ص ۱۱)

''کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بنادیا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے''

(احتساب قادیانیت جل دہم ص ۲۵۴۔اشد العذاب ص ۱۲)

جبکہ دیوبندیوں نے شبلی نعمانی کو شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا

دیوبندی امام سرفراز صفدر انہی شبلی نعمانی کی کتاب سیرت النعمان کا حوالہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''شمس العلماء مورخِ اسلام علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۳۲ھ)......''

(احسن الکلام فی ترک القراۃ خلف الامام ص ۴۲۰)

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞......تھانوی کے مطابق شبلی نعمانی کافر ہے لیکن سرفراز صفدر نے اس کو شمس العلماء اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' لکھ کر [دست وگریبان والے دیوبندیوں کے اصول سے] مسلمان سمجھا۔ اور مرتضی حسن

کے مطابق جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر تو سرفراز صفدر شبلی نعمانی کو کافر نہ کہہ کر خود کافر ہوئے۔

۞......تھانوی کے نزدیک شبلی نعمانی کے **تمام متعلقین کافر و زندیق، جو علماء اس مدرسے کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں**"تو پھر شبلی نعمانی کی کتاب کو اچھا سمجھنے والے، اس کو شمس العلماء کا خطاب دینے والے، اور اس کے لئے رحمۃ اللہ علیہ لکھنے والےتو دیوبندی اصولوں سے پکے کافر ٹھہرے۔

۞......یہ بھی یاد رہے کہ سرفراز صفدر نے جس کتاب "احسن الکلام" میں شبلی نعمانی کے بارے میں شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا۔ اس کتاب پر درج ذیل دیوبندی علمائے کی تصدیقات موجود ہیں۔ (۱) دیوبندی قاری محمد طیب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند (۲) دیوبندی سید مہدی سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند: انہوں نے خود لکھا کہ "میں نے جز اول کا اول سے آخر تک لفظ بہ لفظ ......مطالعہ کیا" (ص ۱۹)۔ (۳) دیوبندی شیخ الہند حسین احمد مدنی: انہوں نے کہا کہ "حضرت مفتی سید مہدی حسن صاحب کی تحریر سے میں حرف بحرف موافقت کرتا ہوں" (ص ۲۰)۔ (۴) دیوبندی شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی۔ (۵) دیوبندی مفتی فقیر اللہ سابق مفتی اعظم جامعہ رشدیہ۔ (۶) دیوبندی مفتی محمد شفیع دیوبندی مفتی اعظم": انہوں نے سرفراز صاف کی اس کتاب احسن الکلام کو بے نظر کتاب کہا (ص ۲۳) (۷) دیوبندی مولانا خیر محمد سابق مہتمم مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان (۸) دیوبندی مولانا احمد علی امیر انجمن خدا الدین (۹) دیوبدنی مولانا شیخ الحدیث قاضی شمس الدین (۱۰) دیوبندی شیخ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی (۱۱) دیوبندی شیخ الحدیث محمد عبدالرحمٰن۔ (۱۲) دیوبندی شیخ القرآن والحدیث محمد سلطان محمود (۱۳) دیوبندی محمد عبد الحق صاحب مہتمم مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک (۱۴) دیوبندی مفتی محمد شفیع سابق مہتمم مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا (۱۵) دیوبندی مولانا محمد نصیر الدین غور غشتی: عمدہ و مفید کتاب کہا (ص ۳۱) (۱۶) دیوبندی استاذ العلماء محمد شمس الحق افغانی ترنگ زئی: بے نظیر کتاب کہا (ص ۳۳) (۱۷) دیوبندی مولانا عبدالرشید (۱۸) دیوبندی مفتی رشید احمد مہتمم اشرف المدارس ناظم آباد کراچی۔

لہٰذا علائے دیوبند ذرا غور کرے کہ تھانوی کے فتوے سے شبلی نعمانی کافر ہے اور سرفراز صفدر کے مطابق شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ اور یہ سب دیوبندی علماء سرفراز کے حامی و حمایتی تو یہ سب بھی اس فتوے کے زد میں آتے ہیں کہ نہیں؟

حوالہ نمبر 35......

......دیوبندی ”گستاخی، گناہ، کاہل وجاہل“......

دیوبندی دست وگریبان میں اس قسم کا اعتراض عائد کیا گیا ہے ہم انہی کے اصول پر یہ جواب الزاماً پیش کرتے ہیں۔ علمائے دیوبند کے قاضی محمد زاھد الحسینی خلیفہ احمد علی لاہوری دیوبندی لکھتے ہیں کہ

”حضور انور ﷺ کے نام کے صرف ”ع“ یا ”عم“ یا ”ص“ یا ”صلعم“ لکھنا گستاخی اور گناہ ہے۔ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: ”جس آدمی نے سب سے پہلے حضور انور ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلعم لکھا تھا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا۔ معارف السنن جلد ۱ ص ۲۹۳۔

(با محمد ﷺ باوقار: ص ۴۴، دار الارشاد مدنی روڈ، اٹک شہر)

اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الحدیث مولوی زکریا تبلیغی جماعت نے لکھا ہے کہ

”اگر تحریر میں بار بار نبی کریم ﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے“

(فضائل اعمال: فضائل درود شریف ص ۷۴۶)

معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ”ع“، ”عم“، ”ص“، ”صلعم“ لکھنے والوں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ

[۱] ایسے لوگ گستاخی ہیں۔ [۲] ایسے لوگ گناہگار ہیں۔

[۳] ایسے لوگ کاہل ہیں۔ [۴] ایسے لوگ جاہل ہیں

[۵] ایسے لوگوں کے ہاتھ کاٹ دینا چاہیے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں نے ”ص“، ”صلعم“ لکھا

اب لیجیے علمائے دیوبند کی معتبر ترین کتب کے حوالے ملاحظہ کیجیے۔ جن میں نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ صرف ”ص“، ”صلعم“ وغیرہ لکھا گیا ہے۔

[۞]......اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ ”حضورؐ نے اجازت فرمائی“

(حفظ الایمان مع بسط البنان: ص ۵)

اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ ”اگر علم رسولؐ سے بھی تشبیہ ہوتی“

(حفظ الایمان مع بسط البنان: ص ۲۴)

ان دونوں عبارتوں میں اشرفعلی تھانوی نے نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ ”ؐ“ لکھا۔

[۞]......اسی طرح رشید احمد گنگوہی کی مصدقہ خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب ”براھین

قاطعہ" میں متعدد مقامات پر آپ ﷺ کے نام کے ساتھ صرف "ص" لکھا گیا چنانچہ لکھا"

ذکر ولادت آپ ؐ کا" (براھین قاطعہ ص ۸)

اسی میں لکھا ہے کہ "ابن مسعودؓ تا حیات فخر عالمؐ اسلام علیک ایہا النبی

(براھین قاطعہ ص ۲۸)

اسی میں ہے کہ "اور بعد وفات آپ ؐ کے السلام علی النبی"

(براھین قاطعہ ص ۲۸)

اسی طرح متعدد مقامات پر "ﷺ" کی بجائے صرف "ص" ہی لکھا گیا ہے۔

[۞]...... اسی طرح قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں متعدد مقامات پر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ صرف "ؑ" لکھا۔

(حفظ الایمان: کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ص ۱۳، ص ۱۴، ص ۲۹، ص ۳۰، ص ۳۲)

[۞]...... "اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان ناشر فخر العبید اعظمی مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئو ناتھ بھنجن یو پی میں لکھا کہ "تو اپنے حبیبؐ پر" (تقویۃ الایمان ص ۳) اسی میں لکھا کہ "سو جو کوئی یہ آیت سن کر یہ کہنے لگے کہ پیغمبرؐ کی بات" (تقویۃ الایمان ص ۵) اسی میں لکھا کہ "اللہ ورسولؐ کے کلام سمجھنے میں" (تقویۃ الایمان ص ۵) اسی میں لکھا "اللہ ورسولؐ" (تقویۃ الایمان ص ۶) اسی میں ہے "بلکہ حضرت پیغمبرؐ کی جناب میں" (تقویۃ الایمان ص ۳۷) "ہمارے پیغمبرؐ سارے جہاں کے سردار" (تقویۃ الایمان ص ۹۲) تو تقویۃ الایمان میں متعدد بار "ﷺ" لکھنے کی بجائے صرف "ص" لکھا۔

[۞]...... بلکہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان ص ۲۹: ناشر فخر العبید اعظمی مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئو ناتھ بھنجن یو پی میں "صلعم" کے الفاظ بھی لکھے "حضرت **پیغمبر صلعم** کو بارہا ایسا اتفاق ہوا (تقویۃ الایمان ص ۲۹) اسی میں لکھا کہ "اللہ صاحب نے **پیغمبر صلعم** کو فرمایا" (تقویۃ الایمان ص ۳۱)

[۞]...... اسی طرح علمائے دیوبند کے شیخ الحدیث مولوی زکریا آف تبلیغی جماعت کی کتاب "تبلیغی نصاب" میں جگہ جگہ صرف "ص" کے الفاظ لکھے ہیں۔ "اللہ کی صلوۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے حضورؐ پر" (فضائل درود شریف ۶۶۹) "آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضورؐ پر صلوۃ" (فضائل درود شریف ۶۷۰) "کوئی ہدیہ حضورؐ کی خدمت میں بھیجیں" (فضائل درود شریف ۶۷۰) "ہم جیسا حضورؐ کیلئے سفارش کیا کر سکتا ہے" (فضائل درود شریف ۶۷۱) مولوی زکریا کی اس کتابوں میں درجنوں مقامات پر نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صرف "ص" ہی لکھا۔

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞...... قاضی محمد زاھد الحسینی خلیفہ احمد علی لاہوری دیوبندی اور مولوی زکریا کاندھلوی کے مطابق مذکورہ بالا تمام علمائے دیوبندی وہابی (اسماعیل دہلوی، اشرفعی تھانوی، رشید احمد

گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرہما) گستاخ ہیں۔

۞......قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی، اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرہما) گناہگار ہیں

۞......قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی، اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرہما)، کاہل ہیں۔

۞......قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی، اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرہما) جاہل ہیں

۞......قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی، اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرہما) ان کے ہاتھ کاٹ دینے چاہیے تھے۔

......حوالہ نمبر 36

﴿دیوبندی ماسٹر امین اکاڑوی کے مطابق دیوبندیوں کا "بغض صحابہ"﴾

علمائے دیوبند کے مشہور مناظر ماسٹر امین اکاڑوی کے بقول ایک اہل حدیث مولوی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" (ؓ) نہیں لکھا تو دیوبندی ماسٹر نے اس کے خلاف لکھا

"ہائے بغض صحابہ"

(تجلیات ص صفدر جلد۲ ص ۴۴۹)

جب یہ بغض صحابہ ہے تو نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ درود وسلام نہ لکھنا تو دیوبندی اصول سے بغض رسول ﷺ ٹھہرا۔ کیا یہ حب رسول ہے یقیناً یہ بھی بغض رسول ہی ہوگا۔

دیوبندی ماسٹر کے مطابق دہلوی کا بغض رسول ﷺ و بغض صحابہ رضی اللہ عنہ

اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

"جس کا نام **محمد یا علی** ہے وہ کسی چیز کو مختار نہیں" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ۴۳)

"جب قسم کھانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ۴۴)

"یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ۴۴)

"سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ۴۵)

''سواس طرح ہمارے پیغمبر سارے جہاں کے سردار ہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر:۵۹)

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞ ...... تو مذکورہ بالا عبارات میں بھی اسماعیل دہلوی نے ''علیہ الصلوۃ والسلام'' کے الفاظ نہ لکھے تو دیوبندی مناظر ماسٹر امین کے مطابق امام اسمٰعیل دہلوی نے بغضِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ثبوت دیا۔

۞ ...... اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' نہ لکھ کر دیوبندی مناظر ماسٹر امین کے مطابق اسمٰعیل دہلوی نے بغض صحابہ کا ثبوت دیا۔

۞ ...... ماسٹر امین دیوبندی کے اصول سے اسماعیل دہلوی کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین سے بغض تھا۔

ویسے بھی دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان انبیا کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیوں سے بھری ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے امت مسلمہ دو فرقوں میں بٹ گئی۔ اس کا تفصیلی ذکر ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

...... حوالہ نمبر 37 ......

دہلوی کے فتوے سے سیف یمانی والے دیوبندی مشرک

وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں یہ لکھا کہ کسی بزرگ کو

''معبود، **داتا**، بے پرواہ، خداوند، خدا گاں، مالک الملک **شہنشاہ**

بولے...... سوان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۴ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی علماء مشرک

۞ ...... دیوبندیوں کے منظور نعمانی نے حضور ﷺ کے بارے میں لکھا کہ

''آہ! عالم قدس کے جس **شہنشاہ** نے شب معراج......'' (سیف یمانی ص ۱۲۱)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی منظور نعمانی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کے لئے ''شہنشاہ'' کا لفظ استعمال کیا اور دہلوی کے نزدیک ایسا لفظ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لئے استعمال کرنا شرک ہے۔

۞ ...... دیوبندی مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان میواتی نے ''تذکرۂ صوفیائے میوات'' ص ۵۱۲ پر ایک مجذوب کو داتا کہا ''داتا گلاب شاہ متھین'' (پھر لکھا) ''چندروز میں

داتا نے فیض باطن سے مالا مال کر دیا'' (پھر لکھا) ''داتا گلاب شاہ نے توجہ دی تو آپ پر ایک خاص حالت محویت کی طاری ہوئی'' (تذکرۃ صوفیائے میوات'' ص ۵۱۲)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے'' دیوبندی مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان میواتی'' بھی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے اللہ کی مخلوق کو داتا کہا۔

۞......سابق مہتمم دار العلوم دیوبند قاری محمد طیب نے اپنی کتاب ''عالِم بَرزخ'' میں لکھا کہ تھانوی صاحب وفات سے دو سال قبل دانت درست کروانے کے لئے لاہور تشریف لے گے...... ''اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ **داتا گنج بخش** رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے'' (پھر لکھا) ''**داتا گنج بخش** کے مزار سے لوٹتے ہوئے'' (عالِم بَرزخ: ص ۲۵)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے قاری طیب سابق مہتمم دار العلوم دیوبند بھی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو'' داتا گنج بخش'' کہا۔

دیو بندیوں کی کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞......اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق دیوبندی منظور نعمانی مشرک ہیں۔

۞......دہلوی کے فتوے کے مطابق دیوبندی میواتی صاحب بھی مشرک ہیں۔

۞......دہلوی کے فتوے سے دیوبندی قاری طیب صاحب بھی مشرک ہیں۔

......حوالہ نمبر 38......

﴿قبلہ و کعبہ پر دیوبندی دست و گریبان کا مذموم اختلاف﴾

دیوبندی مصنف ابو ایوب نے اپنی کتاب ''دست و گریبان'' میں ''قبلہ و کعبہ'' کہنے کو بڑی شد و مد سے مذموم اختلافات میں شامل کر کے پیش کیا۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک یہ مذموم اختلاف ہے تو لیجیے علمائے دیوبند کا اس مذموم اختلاف میں مبتلا ہونا ملاحظہ کیجیے۔

محمود الحسن دیوبند نے دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کو قبلہ و کعبہ کہا

''میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی''

(مرثیہ گنگوہی ص ۱۳ محمود الحسن دیوبندی)

''ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی''

(مرثیہ گنگوہی ص ۱۳ محمود الحسن دیوبندی)

جبکہ دوسری طرف رشید احمد گنگوہی کا اپنا فتویٰ ہے کہ

''ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں...... جب زیادہ حدِ شان نبوی ﷺ سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں''

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۰۱)

علمائے دیوبند ذرا مکروہ تحریمی کے الفاظ پر غور کریں کیا یہ حرام و ناجائز نہ ٹھہرا، ایسے القاب دینے والے اس فتوئے سے فاسق و گناہ گار نہ ٹھہرے؟

رشید احمد گنگوہی کے کے فتوے کی زد میں محمود الحسن دیوبندی

☆ رشید احمد گنگوہی کے فتوے کے مطابق محمود الحسن دیوبند نے گنگوہی کو قبلہ و کعبہ کہہ کر مکروہ کام کیا۔

☆ محمود الحسن نے گنگوہی کی ایسی شان بیان کی جو بقول گنگوہی کے شریعت میں ممنوع و نا درست ہے۔

☆ محمود الحسن نے گنگوہی کی ایسی شان بیان کی جو بقول گنگوہی کے نبی کریم ﷺ کے حق میں بھی ممنوع و نا درست ہے۔ معاذ اللہ عزوجل

دیوبندی دست و گریبان والے غور کریں کہ جس بات کو لیکر وہ بہت اچھل کود رہے تھے وہی خود ان کی اپنے گھر میں موجود ہے۔

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو ہم دونوں در جاناں پہ جا ملے

...... حوالہ نمبر 39 ......

﴿دہلوی کے پیر کا ہاتھ اللہ کے دست قدرت میں﴾ معاذ اللہ

وہابی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں یہ لکھا ہے کہ

”پھر کیا کہیے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں...... اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے۔ بے ادب محروم گشت از فضل رب“ ملخصاً۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۵۴)

معلوم ہوا اللہ عزوجل کے بارے میں ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر بڑھ بڑھ کر اپنے بزرگوں کے بارے میں باتیں بیان کرنا بے ادبی ہے، اور یقیناً تقویۃ الایمان جیسی متشدد کتاب کے مطابق بے ادبی سے مراد کفر یا شرک ہی ہوگا۔

لیکن اس کے برعکس خود اسماعیل دہلوی کی کتاب دیکھئے

تقویۃ الایمان میں تو اسماعیل دہلوی نے اس کو بے ادبی کہا لیکن اپنی دوسری کتاب

صراط مستقیم میں خود ہی اپنے پیر سید احمد وہابی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہاں تک کہ **ایک دن حضرت حق جل و علا نے آپ [سید احمد] کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دست قدرت میں پکڑلیا** اور کوئی چیز امور قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عطا کی ہے اور ایسی اور چیزیں بھی عطا کریں گے''

(صراط مستقیم باب چہارم خاتمہ در بیان پارہ از واردات الخ صفحہ 315)

صراط مستقیم میں اسماعیل دہلوی صاحب اپنے پیرو مرشد سید احمد کا ہاتھ اللہ عزوجل کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے، دوستی آشنائی سا علاقہ ثابت کر کے بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے کے دعوے کر کے اپنے ہی فتوے سے بے ادب ٹھہرے۔

تو ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

- ......اگر تقویۃ الایمان کی بات صحیح تو صراط مستقیم کی بے ادبی ثابت ہوئی، اور اگر صراط مستقیم کو صحیح کہا جائے تو تقویۃ الایمان کا لکھا باطل ٹھہرے گا۔
- ......دہلوی صاحب اپنے ہی فتوے سے خود ہی بے ادب ثابت ہو گئے۔
- ......دیوبندیوں وہابیوں کی کتاب میں تضاد ہے۔

بلکہ صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ تقویۃ الایمان میں جن جن باتوں کو امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے صریح کفر و شرک بتایا انہی باتوں کو صراط مستقیم میں اسماعیل دہلوی ہی نے خود اپنے پیر سید احمد کے حق میں تسلیم کیا ، اور اپنے ہی فتووں سے خود کافر و مشرک ٹھہرے۔

حوالہ نمبر 40......

صراط مستقیم میں تصرفات کا اقرار اور تقویۃ الایمان میں شرک

وہابی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اختیارات وتصرفات کے بارے میں لکھا کہ

"کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں"۔

(تقویۃ الایمان الفصل الثالث)

"اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی"

(تقویۃ الایمان پہلا باب)

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"

(تقویۃ الایمان)'

"جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے"

(تقویۃ الایمان الفصل الثالث ص ۱۹)

یہاں کھلم کھلا مقربین الٰہی کے باذن الٰہی اختیارات وتصرفات ماننے کو شرک کہا۔

لیکن اس کے برعکس دہلوی کی اپنی کتاب صراط مستقیم

اسماعیل نے مقربین الٰہی عزوجل کی جن باتوں کو اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں شرک بتلایا، انہیں باتوں کو اپنی کتاب صراط مستقیم میں قبول کیا۔ چنانچہ حضرت علی مشکل کشاء رضی اللہ عنہ کے بارے میں "صراط مستقیم" میں ہے کہ

"حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کیلئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی یک گونہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرماں برداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدلیت اور انہی جیسے باقی خدمات **آپ کے زمانے سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں**۔ (صراط مستقیم باب دوم، دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 116)

☆اسی کتاب کے چوتھے باب میں ہے کہ طالب نے

"اگر مراقبہ عظمت کیا ہو تو اسے ملاء اعلیٰ میں ایک قسم کی وجاحت حاصل ہو جاتی ہے **اور بعض کائنات پر ایک قسم کی حکومت اور سلطنت حاصل ہو جاتی ہے**" (صراط مستقیم چوتھا باب سلوک راہ نبوت کے

طریق پانچواں افادہ، فائدہ صفحہ 302)

☆ دہلوی صاحب کی اسی کتاب میں ہے کہ

"حب ایمانی کے منجملہ موئدات کے بڑے مواقع عظیمہ میں کسی فعل کا واقع ہونا ہے چونچہ شریعت کی تائید اور سنت کے زندہ کرنے اور بدعت کے نابود میں کرنے کی کوشش کرنا یا طرق حقہ میں سے کسی طریقت کا رواج دینا یا مقبولان بارگاہِ حق تعالیٰ میں سے **کسی مقبول کی امداد کرنا یا اہل بلایا مصائب میں سے کسی مظلوم ستم رسیدہ کی فریاد رسی کرنا** یا اہل حوائج وغرامت (تاوان) رسیدگان میں سے کسی عاجز کی اعانت کرنا یا کسی اہل قلق واضطراب کی تنگی کی کشائش کرنا یا کسی پیچ وتاب کے گرفتار سے حالت عسرت ونا داری کا دور کرنا اور اسی طرح سعی وکوشش جس سے نفع عام ظاہر ہو یا اس کی وجہ سے اصلاح فیما بین الناس حاصل ہو"

(صراط مستقیم باب اول، دوسری فصل، دوسری تمہید، تیسرا افادہ صفحہ 54)

ان حوالوں میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ باذن اللہ ملائکہ واولیاء کاروبار عالم کے مدبر ہیں، اولیاء عالم کے کام جاری کرتے ہیں، اولیاء کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے، تمام کام ان کے ہاتھ سے انجام پاتے ہیں، بادشاہوں کے بادشا

ہ بننے، امیروں کے امیری پانے میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ہمت کو دخل ہے۔

تو ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞...... دہلوی کی تقویۃ الایمان کو مانو تو صراط مستقیم کفریہ وشرکیہ کتاب ٹھہری

۞...... دہلوی کی صراط مستقیم کو حق مانو تو تقویۃ الایمان باطل ٹھہری۔

۞...... دہلوی نے جن باتوں کو شرک کہا انہی کو بزرگان الٰہی کے بارے صراط مستقیم میں تسلیم کیا تو اپنے ہی فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... ایک طرف دہلوی یہ کہتا ہے کہ کسی نبی یا ولی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی، انہیں کسی چیز کا اختیار نہیں، طاقت نہیں رکھتے، تصرف نہیں کر سکتے لیکن دوسری طرف اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں مقربین الٰہی کے لئے یہ سب کچھ قبول کیا۔ تو وہابی حضرات کس کو حق اور کس کو باطل کہیں گے؟

صراط مستقیم دہلوی ہی کی ہے

ممکن ہے کہ کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی نہیں بلکہ ان کے پیرومرشد سید احمد صاحب کی ہے ۔

تو عرض ہے اگر بالفرض مان بھی لیا جائے تب بھی دیوبندیوں کی جان نہیں بچ سکتی کیونکہ پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اسماعیل دہلوی جن باتون کو کفر وشرک مانتا رہا وہی باتیں اپنے پیرومرشد کے بارے میں بیان کرتا رہا۔اور دہلوی کے مطابق اس کا اپنا پیر مشرک تھا۔

پھر یہ حقیقت ہے کہ اکابرین علمائے دیوبند نے خود تسلیم کیا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی ہے۔ چنانچہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے فتوٰی دیا کہ

”صراط مستقیم وتقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کی ہے“

(فتاوٰی رشیدیہ کامل صفحہ ۲۹۷ ۔مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اور گنگوہی نے خود کہا کہ **”سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے“** (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۱۶) لہذا دیوبندی ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس اس کے علاوہ بھی متعدد حوالے ہیں جن میں دیوبندیوں وہابیوں نے تسلیم کیا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی ہی کی ہے۔ لیکن بخوف طوالت یہاں بیان نہیں کرتے۔

......حوالہ نمبر 41......

اسماعیل دہلوی کے فتوے سے کشف کا دعوی کرنے والے اور اسے حق تسلیم کرنے والے دیوبندی ”دغاباز ومشرک“

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں کشف کے بارے میں لکھتے ہیں

”یہ سب جو غیب کا دعوٰی کرتے ہیں کوئی **کشف کا دعوٰی رکھتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا** ہے...... **یہ سب جھوٹے ہیں** اور دغاباز ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۳۱)

دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ

”یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے ...... ان نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھودیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور **کشف اور استخاوہ** کا دعوٰی کرنے والے اس میں داخل ہیں“

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۱)

دہلوی صاحب نے کشف کا دعویٰ کرنے کو غیب کا دعویٰ کرنا قرار دیا، اور اسماعیل دہلوی نے کشف کا دعویٰ کرنے والوں کو جھوٹے، دغا باز، شرک کی باتیں پھیلانے والے اور شرک میں مبتلا قرار دیکر ان کی تمام عبادتوں کو برباد قرار دیا۔

جبکہ دہلوی صاحب کے برعکس دیوبندی علماء کشف اور کشف کے دعوے کرنے والوں کو اپنا بزرگ مانتے ہیں۔

کشف کو ماننے والے دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے فتوؤں کی زد میں

✽ دیوبندیوں کی کتاب "انکشاف" میں کشف کو قبول کیا اور لکھا کہ "**کشف وکرامات اہل سنت والجماعت کے یہاں ثابت و مسلّم ہے**"

(انکشاف ص ۱۲ بحوالہ زیروزبر)

✽ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کے ایک واقعہ کے بارے میں علماء دیوبند نے لکھا کہ

"**دراصل حضرت گنگوہی کی قوتِ کشف کی بات ہے**"

(انکشاف ص ۲۰۲ بحوالہ زلزلہ)

✽ مزید لکھا کہ "اب امورِ غیبی کا مشاہدہ بھی علامہ غزالی کے قلم سے ملاحظہ فرما لیجئے تا کہ دلوں کے ساتھ امورِ غیبی کے مشاہدات کا شبہ بھی زائل ہو جائے **اور قارئین کرام خوب سمجھ لیں کہ یہ چیزیں بندے کو بھی بذریعہ کشف وکرامت حاصل ہوتی ہیں**۔"

(انکشاف ص ۱۷٦ بحوالہ زیروزبر)

✽ دیوبندی مولوی کہتے ہیں کہ "**پوشیدہ باتوں کا معلوم کرنا کشف ہے۔ اس کی دو قسم ہے۔ کشفِ صغریٰ ، کشفِ کبریٰ۔ کشفِ صغریٰ کو کشفِ کونی بھی کہتے ہیں یعنی سالک اپنی قلبی توجہ سے زمین و آسمان، ملائکہ، ارواح، اہلِ قبور، عرش کرسی، لوحِ محفوظ الغرض دونوں جہاں کا** حال معلوم کرلے اور مشاہدہ کرلے۔"

(اصطلاحاتِ صوفیہ ص ۱۳٦، انکشاف ص ۳۵ بحوالہ زیروزبر)

✽ **اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ**

"**ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے**"

(حکایات اولیاء صفحہ 149 حکایت نمبر 204)

یہ دیوبندی علماء اپنے دیوبندی بزرگوں کے بارے میں کشف کے دعوے کریں اور اسماعیل دہلوی یہ کہے

"یہ سب جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی <u>**کشف کا دعویٰ رکھتا ہے**</u>...... <u>**یہ سب جھوٹے ہیں**</u> اور دغا باز ہیں ان کے جال میں ہرگزنہ پھنسنا چاہیے" "یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے ...... انہوں نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھودیتا

ہے...... کشف اور استخادہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں"

(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان)

لہذا دہلوی صاحب کے مطابق یہ تمام دیوبندی علماء شرک کی باتوں کو پھیلانے والے اور اپنے دیوبندی بزرگوں کے بارے میں کشف کے دعوؤں کو قبول کرکے شرک کی باتیں کرنے والے اور مشرک ٹھہرے۔

اسماعیل دہلوی صاحب تقویۃ الایمان میں کشف کے موضوع پر خوب برسے لیکن دہلوی صاحب نے اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں انھیں سب باتوں کو نہ صرف قبول کیا بلکہ بزرگوں کے حق میں تسلیم بھی کیا ہے، چنانچہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"پس جو لوگ ابتدائے فطرت میں تیز عقل پیدا ہوئے ہیں جب ان کو ازلی عنایت اس مقام پر پہنچاتی ہے اور غیبی تاثیروں سے ان کو مشرف کردیتی ہے تو اس کو ادراک کی طرف سے امور غیبیہ میں خادم بناتے ہیں اور علم کی جانب سے اللہ جل شانہ کی رضامندی اور اس کی ولایت کے نشان اس پر ظاہر کرتے ہیں مثلاً وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے یا فرشتوں یا پیغمبروں یا ولیوں کی طرف سے کسی چیز کے سرانجام دینے کا حکم ہوتا ہے یا معاملہ میں کلام کے ذریعے سے اس کام کی طرف رغبت دلائی جاتی ہے یا کشف کے طور پر اول سے آخر اس واقعہ کا تمام حاصل اس کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔

(صراط مستقیم باب اول، چوتھی ہدایت، پہلا افادہ صفحہ 66)

❁ اسماعیل دہلوی صاحب کی کتاب "صراط مستقیم" میں ہے کہ شغل نفی کی تکمیل کے بعد طالب کے حالات کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ

"اس حالت میں مکانوں کے مکانات پر اطلاع اور زمین کے بعض مقامات پر سیر جو اس کی جگہ سے دور دراز فاصلہ پر ہوتی ہیں بطور کشف حاصل ہوتی ہے اور اس کا وہ کشف مطابق واقع ہوتا ہے"

(صراط مستقیم باب سوم فصل اول چھٹا افادہ 218)

یعنی اس حالت میں وہ اپنے سے دور دراز تک زمین اور دیگر مکانات کے بعض مقامات کی سیر بطور کشف کرتے ہیں۔

☆ ایک اور جگہ صراط مستقیم ہی میں ہے کہ

"آسمانوں کے حالات کے انکشاف اور ملاقات ارواح اور ملائکہ اور بہشت اور دوزخ کی سیر اور اس مقام کے حقائق پر اطلاع اور اس جگہ کے مکانوں کے دریافت اور لوح محفوظ سے کسی امر کے انکشاف کیلئے **یا حیی و یا قیوم** کا ذکر کیا جاتا ہے......اور سیر و دور میں اختیار

ہے خواہ عرش کے اوپر سیر کرے یا اس کے نیچے اور آسمانی مواضع میں سیر کرے یا زمینی بقاع میں جیسے کعبہ معظّمہ اور اماکن متبرکہ''

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 225)

☆صراط مستقیم ہی میں ہے کہ۔ **کشف قبر کیلئے** "**سبوح قدوس رب الملئکة والروح** "مقرر ہے۔

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت دوسرا افادہ صفحہ 226)

☆دہلوی صاحب کی اسی کتاب میں ہے

" **کشف و ارواح اور ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین و آسمان اور جنت و نار کی سیر اور لوح محفوظ پر مطلع ہونے کیلئے** دورے کا شغل کرے.....پس زمین و آسمان اور بہشت و دورخ کے جس مقام کی طرف متوجہ ہو اس شغل کی مدد سے وہاں کی سیر کرے اور اس جگہ کے حالات دریافت کرکے وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرے۔ اور بعض اوقات میں ان سے بات چیت میسر ہو جاتی ہے اور آئندہ یا گزشتہ یا کسی دنیوی یا دینی امر کی صلاح اور مشورت معلوم ہو جاتی ہے۔''

(صراط مستقیم باب سوم فصل دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 232)

☆پھر مزید یہ بھی لکھا کہ

''**جاننا چاہیے کہ آئندہ (یعنی مستقبل) واقعات کے کشف کیلئے اس طریقہ کے بزرگوں نے کئی طریق لکھے ہیں**''

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت دوسرا افادہ صفحہ 233)

☆دہلوی نے اپنے پیر کے بارے میں لکھا

''اور الہام اور کشف علوم حکمت کے ساتھ انجام پذیر ہوئے''

(صراط مستقیم خاتمہ دربیان پارہ از واردات و معاملات صفحہ 316)

ان حوالہ جات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیاء پر نہ صرف زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ وارواح اور ان کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبروں کے اندر کے حالات اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش تا فرش تک ان کی رسائی ہے حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان میں جہاں کہیں کا حال چاہیں دریافت کرلیں، اور ان سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص [یعنی وہابی] نے بتائے کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل جائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے۔

تو تقویۃ الایمان کے مطابق خود اسماعیل دہلوی اور اس کے پیر و مرشد سید احمد کشف کو

قبول کر کے اور اس کشف کے مختلف طریقے لکھ کر دغاباز، جھوٹے، شرک کی باتوں کی تعلیم دینے والے مشرک قرار پائے۔

صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان کی خانہ جنگی

صراط مستقیم کے مذکورہ بالا حوالہ جات پر مزید چند کلمات تقویۃ الایمان کے حوالے سے ملاحظہ کیجیے، دہلوی صاحب کہتے ہیں

"جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا"

(تقویۃ الایمان الفصل الثانی)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں" ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان"

(تقویۃ الایمان الفصل الثانی)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں" جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملادے مثلاً کوئی شخص فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکر غیب کی بات اللہ ہی جانتا رسول کو کیا خبر۔

(تقویۃ الایمان الفصل الخامس)

سبحان اللہ! وہاں (یعنی کتاب صراط مستقیم میں) تو اپنے وہابی پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان، جنت و دوزخ حتی کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض سب کچھ روشن تھا، عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا۔

خود ان وہابی پیر جی (یعنی دہلوی کے پیر و مرشد سید احمد) کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی انجانی یہاں تک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار، کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لیں، اگر انھیں کوئی کہے کہ وہ (بعطائے الٰہی) کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو [وہابیہ کے مطابق] اس نے انھیں اللہ کی شان میں ملا دیا۔ وہاں (اپنے پیر کیلئے) تو بندگی کو وسعت تھی لیکن یہاں (بقول تقویۃ الایمان نبی پاک ﷺ اور اولیاء کرام کیلئے) آ کر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہ گئی، حق فرمایا اللہ عزوجل نے: ماقدروا اللہ حق قدرہٖ ۔ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی۔ (القرآن الکریم) ملخصاً [ماخذ از: زیروزبر]

حوالہ نمبر 42

«المہند و اسماعیل دہلوی دست و گریبان»

علمائے دیوبند کی معتبر کتاب المہند میں سوال ہوا کہ "کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟" (المہند ۴۷) تو اس کا جواب یہ دیا کہ

"اس قسم کی آیات میں ہمارا [دیوبندی] مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔ یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت وشرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تا کہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ **البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔**" (المہند: ۴۸)

لیکن ان دیوبندیوں کے برعکس اسماعیل دہلوی

اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں لکھا

"تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان وجہیت و اثبات رویئت بلا جہت و محاذات (الی قوہ) ہمہ او جمیل بدعات حلقیقہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ بے شمار و انتہی ملخصا۔

یعنی **اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک ماننا** اور اس کا دیدار بغیر کیف و محاذات کے ماننا **سب بدعت و گمراہی ہے**۔ اگر ان اعتقادوں والا ان باتوں کو دینی عقیدوں میں سے جانے۔

(ایضاح الحق ص ۳۵،۳۶)

تو ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

- ...... امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کے مطابق تمام آئمہ کرام اور پیشوایان مذہب اسلام معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا۔
- ...... دہلوی کے مطابق المہند اور اس کے حمایتی سب بدعتی و گمراہ ہیں۔
- ...... یہ بھی معلوم ہوا کہ المہند میں دیوبندیوں نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کا مذکورہ عقیدہ نہیں لکھا بلکہ تقیہ سے کام لیا، بہر حال دونوں میں سے ایک گمراہ لازمی ٹھہرا۔

اکابرینِ دیوبندی کی کتابوں سے
علماء دیوبند کی بغاوتیں
،اختلافات،کفر و شرک
خلاف شرع باتوں کا اقرار

﴾......کتبِ اکابرین دیوبند پر دیوبندی خانہ جنگی......﴿

اکابرین علماء دیوبند نے اپنی کتابوں میں اللہ عزوجل، رسول اللہ ﷺ، اور انبیاء کرام و اولیاء عظام کے بارے میں گستاخیاں کیں اور انہی گستاخانہ عبارات، عقائد ونظریات ہی کی وجہ سے اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی اور دیوبندیوں میں اصل اختلافات ہیں۔انھیں گستاخانہ عبارات، عقائد ونظریات کو عین اسلام ثابت کرنے کیلئے وہابی دیوبندی حضرات سالوں سے سردھڑ کا زور لگا رہے ہیں، لیکن ہمیشہ تاویلات باطلہ اور ہیرا پھیری سے کام لیتا ہے۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ علماء دیوبندی کی ایسی کتب سے جہاں اہلسنت والجماعت حنفی بریلوی علماء نے اختلاف کیا ہے وہیں اب خود دیوبندی مکاتب فکر کے بعض علماء نے بھی ان کتابوں کے الفاظ، اندازِ تحریر، کلمات، عبارات، عقائد ونظریات سے سخت اختلاف کا اظہار کیا اور ان کتابوں پر سخت تنقیدیں بھی کی ہیں۔

تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، تحذیر الناس، آب حیات، جمال قاسمی، المہند، الشہاب الثاقب جیسی متعدد کتب کو جہاں دیوبندی علماء نہایت معتبر ومستند کتب مانتے ہیں، وہیں دیوبندیوں ہی کے بعض علماء ان کتب سے سخت اختلافات بھی کرتے ہیں یقیناً یہ ان کا تقیہ ہے یا جان بچانے کے لئے ایسا سامان تیار کیا گیا ہے۔

لیکن مسئلہ تو یہ ہے کہ آخر دیوبندی حضرات ان کتب کے حمایتی دیوبندی علماء اور مخالفین دیوبندی علماء میں سے کس کی بات کو صحیح و قابلِ حجت تسلیم کرتے ہیں؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا مانتے ہیں؟ لیکن آگے چلنے سے قبل ایک دیوبندی مولوی کی اپنے دیوبندی اکابرین اور ان کی کتابوں کی نقاب کشائی ملاحظہ کیجیے۔

...... حوالہ نمبر 43 ......

......دیوبندی قلم سے دیوبندی اکابرین کی نقاب کشائی......

سجاد بخاری دیوبندی اپنے ہی دیوبندی مولوی ترمذی کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی کتاب اقامۃ البرھان: ص۲۴ پر لکھتے ہیں کہ

''ترمذی صاحب [دیوبندی] اور ان کے حضرات والا [دیوبندی] اگر واقعی مخلصانہ اصلاحی کوششوں کا جذبہ رکھتے ہیں تو اس خدمتِ اسلام کا آغاز انہیں اوپر سے شروع کرنا چاہیے تھا جواہر القرآن کا نمبر تو بہت بعد میں تھا سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ [سنی]، پھر حضرت نانوتوی، اس کے بعد حضرت شیخ الہند اور پھر علامہ انور شاہ کی اصلاح کی جاتی جن کے تفردات کا نمونہ پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔ اور پھر خاص طور سے پہلے انہیں [یعنی دیوبندی ترمذی کو] اپنے گھر کی خبر لینی چاہیے تھی۔ ان کا فرض تھا کہ وہ سب سے پہلے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ان کتابوں کی اصلاح و تطہیر فرماتے جن میں ایسا مواد موجود ہے [مثلاً ضعیف، شاذ، منکر، بلکہ موضوع حدیثیں بلا انکار و تنبیہ، بے سر و پا حکایتیں بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ] جن کو اہل بدعت اپنے عقائد زائغہ اور اپنی بدعاتِ مخترعہ کی تائید کیلئے پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے تبلیغ توحید کے مشن کو بعض اوقات کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ (اقامۃ البرھان: ص۲۴)

ناظرین!! بریکٹ کے اندر جو الفاظ ہیں ''مثلاً ضعیف، شاذ...... بے سر و پا حکایتیں بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ'' یہ سب ہمارے نہیں بلکہ خود دیوبندی سجاد بخاری کے اپنے الفاظ ہیں۔ لہٰذا آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دیوبندیوں کی کتابوں میں کیا بھرا ہوا ہے؟ پھر دیوبندی نانوتوی، دیوبندی شیخ الہند، دیوبندی انور شاہ کشمیری کے تفردات کا نمونہ بھی خود دیوبندی مولوی نے پیش کیا۔ اور اس کی تفصیل ہم آگے پیش کریں گے۔

دیوبندی مولوی کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ

- ......دیوبندی اکابرین کی کتابوں میں اصلاح کی ضرورت بلکہ فرض ہے۔
- ......دیوبندی اکابرین کی کتابوں میں دیوبندیوں کے تفردات موجود ہیں۔

۞...... دیوبندی دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں لیکن اپنے اکابرین کی انہیں خبر نہیں۔

۞...... اشرفعلی تھانوی کی کتابوں میں ''ضعیف، شاذ، منکر، بلکہ موضوع حدیثیں بلا انکار و تنبیہ موجود ہیں۔۔جن کی اصلاح دیوبندیوں پر بقول دیوبندی فرض ہے۔

۞...... اشرفعلی تھانوی کی کتابوں میں بے سروپا حکایتیں بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ موجود ہیں۔جن کی اصلاح دیوبندیوں پر بقول دیوبندی فرض ہے۔

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کر چلا ہے

اب آیئے ہم آپ کے سامنے علماء دیوبند کی چند معتبر و مستند کتب پیش کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ جن کتب کی وجہ سے دیوبندی وہابی حضرات ہم سنیوں سے دست وگریبان ہیں، انہی کتب سے خود بعض علماء دیوبند نے تنگ آکر اعلان بغاوت یا پھر بطور تقیہ جان بچانے کے ان کے منکر بن بیٹھے ہیں۔

﴿''اسماعیل دہلوی'' اور ''دیوبندی باہمی خانہ جنگی و اختلافات﴾

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے ایک کتاب بنام ''تقویۃ الایمان'' لکھی اس کتاب میں اللہ عزوجل، انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کی شان میں جگہ جگہ گستاخانہ جملے اور خلاف شرع عقائد و نظریات لکھے ہیں۔ یہ کتاب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل لکھی گئی اور اُن کی پیدائش سے پہلے ہی اس کتاب پر قدیم علمائے اہل سنت والجماعت اور وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی میں شدید بحث مباحثے، مناظرے ہوئے حتیٰ کہ اس وقت کے علمائے حرمین شریفین نے دہلوی کے خلاف فتوے جاری کیے۔

﴿......ہندوستان میں فتنہ وفساد کی جڑ اسماعیل دہلوی ......﴾

وہابی حضرات جھوٹ بولتے ہوئے اکثر کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں دو فرقے احمد رضا خان صاحب کی وجہ سے قائم ہوئے لیکن جس شخص میں ذرا سی بھی عقل ہوگی وہ کبھی وہابیوں کی یہ بات نہیں مانے گا۔

کیونکہ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1272ھ (1856 عیسوی) میں ہوئی۔ اور امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب 1194ھ میں پیدا ہوئے، اور 1246ھ کو پٹھانوں کے ہاتھوں بالاکوٹ میں قتل ہوئے۔

یعنی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ''امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ'' کی پیدائش سے تقریباً 26 سال پہلے مسلمانوں کو دو فرقوں میں تقسیم کر کے مرکر مٹی میں مل چکے تھے۔ لہذا پتہ چلا کہ امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش سے پہلے ہی اسماعیل دہلوی نے برصغیر پاک و ہند میں ''**وهابی مذهب**'' کی بنیاد قائم کی اور امت مسلمہ میں فرقہ وہابیہ کا بدترین فساد برپا کیا اور بازبان وہابیہ ایک خدا، ایک نبی، ایک کعبہ اور ایک قرآن کو ماننے والوں کو دو گروہ میں تقسیم کیا۔

تقویۃ الایمان کی وجہ سے امت دو گروہوں میں تقسیم

اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان ہندوستان میں وہابیت کا پہلا بیج تھا، اس کی وجہ سے مسلمان دو فرقوں [سنی اور وہابی] میں تقسیم ہو گے۔ دیوبندی مولانا سید احمد رضا بجنوری نے بھی اس بات کا اقرار کیا اور لکھا کہ

''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہند و پاک جن کی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے اور تقریبا نوے فی صد حنفی المسلک ہیں، دو گروہ میں بٹ گئے ہیں، ایسے اختلافات کی نظیر دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی، ایک امام اور ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں ہے''

(انوار الباری ج ۱۱ص ۱۰۷ بحوالہ مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان: مجددی ص ۵۰)

ایک دیوبندی شخص نے اس حوالے کی تاویل یہ کی کہ محض فروعی اختلافات پیدا ہوئے۔ تو ہم عرض کرتے ہیں کہ جناب دن کے اجالے میں دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ تقویۃ الایمان فقہی و فروعی مسائل پر نہیں لکھی گئی بلکہ اس کتاب میں موجود عقائد و نظریات کو تمام وہابی دیوبندی علماء ایمان و کفر، شرک و توحید کے مسائل قرار دیتے ہیں۔ کیا توحید و شرک فروعی مسائل ہیں؟

لہذا اس کتاب کی وجہ سے کوئی چھوٹا موٹا اختلاف امت میں نہیں بڑھا بلکہ اس کتاب کی وجہ سے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا گیا، ایک طرف محض تقویۃ الایمان کے پیروکار کھڑے ہیں اور دوسری طرف پوری امت مسلمہ۔ بہر حال ان اختلافات کو محض فروعی اختلافات بتانے کو اگر اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا جائے تو بالکل بجا ہے۔

خود امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کا اقرارِ جرم ......

اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھی ہی اس لئے تھی تا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر فرقوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس بات کا اقرار خود اسماعیل دہلوی نے کیا اور دیوبندیوں کے حکیم الامت، مجدد، مفسر اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا،

۞......:اسماعیل دہلوی نے کہا کہ

'' مجھے اندیشہ ہے کہ اس [تقویۃ الایمان] کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی...... گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴)

اور اس کتاب کے بعد ہندوستان سے جن فتنوں اور فسادات نے جنم لیا انہوں نے آج پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔

امام احمد رضا کی پیدائش سے بھی پہلے دہلوی کے ساتھ مناظرہ

۞......:اسماعیل دہلوی کے نئے ''وہابی'' مسلک کا رد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگروں نے خوب کیا، حضرت مولانا منورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اسماعیل دہلوی کے ہم عصر و ہم درس تھے انہوں نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ''متعدد کتابیں لکھیں،

اور ۱۲۴۸ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا۔ پھر حرمین سے فتویٰ منگوایا۔...... جامع مسجد کا شہرہ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا اسماعیل اور مولانا عبد الحی تھے اور دوسری طرف مولانا منورالدین اور تمام علمائے دہلی''

(آزادی کی کہانی آزادی کی زبانی از عبدالرزاق ملیح آبادی ص 36)۔

غور کیجیے یہ مناظرے، فتوے، اختلافات اس وقت شروع ہوئے جب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی تو خود سوچیے کہ اختلاف کی جڑ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں یا کہ فسادات اور تفرقہ بازی کی جڑ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ہے؟

پھر دیکھیے خود علمائے وہابیہ کے اقرار سے یہ ثابت ہوا کہ ایک طرف امام الوہابیہ اور عبدالحیٔ تھے اور دوسری طرف دہلی کے تمام بڑے بڑے علمائے موجود تھے جن کے پاس تمام علمائے ہند اور حرمین شریفین کے فتوے بھی موجود تھے۔ اب خود غور کیجیے کہ کیا علماء اسلام کی اکثریت جاہل و گمراہ تھی یا کہ یہ دو وہابی اکابر؟ بحر حال امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل اسماعیل دہلوی کے فتنے سے امت مسلمہ دو فرقوں ''سنی اور وہابی'' میں تقسیم ہو چکی تھی۔

قارئین کرام! یہ اس وقت کی بات ہے جب نہ ہی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اور نہ ہی سنیوں کے لیے بریلوی لقب کسی نے استعمال کیا تھا۔ لہذا ذرا سی عقل و سمجھ والا شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت بھی ''سنی اور وہابی'' جھگڑے تھے، اور ہندوستان میں وہابی فسادات و تفرقہ کے بانی اسماعیل دہلوی ہی تھے۔ بہر حال اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی کی کتاب کی وہابیوں کے ہاں کیا اہمیت ہے اور پھر

اس کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کیا؟

...... حوالہ نمبر 44 ......

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی کتاب ”تقویۃ الایمان“ کے بارے میں دیوبندی مذہب کے امام رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ

”**تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے** اور رد شرک و بدعت میں لا جواب ہے استدلال اس کی بالکل کتاب اور احادیث سے ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور **اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے** اور موجب اجر کا ہے“ (فتاویٰ رشیدیہ ۲۱۹ از رشید احمد گنگوہی۔ تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳۴)

یہ تو تصویر کا پہلا رخ ہے کہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے تقویۃ الایمان کو عین اسلام قرار دیا مگر اگلے صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ خود علمائے دیوبند نے اپنے اس عین اسلام سے بغاوت کر کے اس کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔

اسماعیل دہلوی کی کتاب سے بعض دیوبندیوں کا اختلاف

اسماعیل دہلوی کی کتاب سے نہ صرف اہل سنت و جماعت نے اختلاف کیا بلکہ خود ان کے بعض ہم مسلک وہابی دیوبندی علماء بھی مخالف نظر آتے ہیں۔

۞......: **دار العلوم دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی دیوبندی** اور **انور شاہ کشمیری** اس کتاب سے راضی نہیں تھے۔ ملخصاً

(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 205,204)۔

۞......: انور شاہ کشمیری دیوبندی کے مطابق **اس رسالہ کی محدثانہ نقطہ نظر سے بھی خامیاں ہیں**۔ ملخصاً

(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ ۲۰۵)

دہلوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شان میں ایسے گستاخانہ و سخت الفاظ اور جملے استعمال کیے کہ خود دیوبندی علماء کو بھی مجبورا (بطور تقیہ) اس کا اقرار کرنا پڑا۔

۞......: اسماعیل دہلوی نے خود اس جرم کا اقرار کیا اور کہا کہ

”میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا **تیز الفاظ** بھی آ گئے ہیں اور بعض **جگہ تشدد بھی** ہو گیا ہے“

(ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۲)

۞......تقویۃ الایمان کے مصنف نے جن پانچ وہابی علماء کے سامنے تقویۃ ایمان کو تصدیق[غور وفکر] کے لئے پیش کیا تو ان میں سے دو وہابی علماء نے تقویۃ الایمان کے **بعض مضامین سے اختلاف کیا اور تبدیل کرنے کا مشورہ دیا**۔لیکن تبدیل نہ کیا گیا۔ملخصاً

(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 205,204،ارواح ثلثہ،اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

۞......دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے بھی دہلوی کے اس جرم کا اقرار کیا کہ تقویۃ الایمان'' کے بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے۔

(فتاوی رشیدیہ صفحہ ۲۲۶)

۞......دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے مطابق بھی ''تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہیں'' (امداد الفتاوی جلد ۴ص ۱۱۵)

۞......غلام رسول مہر صاحب لکھتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں ''شاہ صاحب کی عبارت ایسی سادہ، سلیس، شگفتہ اور دلکش ہے کہ چند مخصوص الفاظ ومحاورات کو چھوڑ کر آج بھی ایسی دلکش کتاب لکھنا سہل نہیں۔

(مقدمہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱)

اور ایسے ہی بعض مسائل عبارات و جملے جن میں تیز الفاظ، سخت الفاظ اور تشدد سے کام لیا گیا ان ہی کے بارے میں ہم سنی بھی کہتے ہیں کہ ان میں گستاخیاں و بے ادبیاں ہیں ۔لیکن اگر ہم کچھ کہیں تو دیوبندی وہابی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا برپا کرتے ہیں اور ہمیں مارنے کو دوڑتے ہیں۔ کاش کہ دہلوی صاحب ایسے الفاظ استعمال ہی نہ کرتے تو آج امت مسلمہ اس طرح تقسیم نہ ہوتی۔

......اسماعیل دہلوی کی کتاب میں تحریف کیوں؟......

۞......آج دیوبندی وہابی علماء نے اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں جگہ جگہ عبارات کو تبدیل کر دیا ہے بہر حال اسماعیل دہلوی کی کتاب کے غلط و خلاف شرع اور گستاخانہ عبارات و نظریات کی وجہ سے نہ صرف سنی علماء نے اختلاف کیا بلکہ اس کے متشدد مسائل و عبارات کی وجہ سے خود بعض علمائے دیوبند کو بھی اس سے سخت اختلاف تھا ۔حتی کہ علماء دیوبند نے اس بات کا صاف اقرار کیا کہ ''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہند و پاک ......دو گروہ میں بٹ گے ہیں ملخصاً (انوار الباری ج ۱۱ ص ۱۰۷) تو اسماعیل دہلوی اور ان کی کتاب کو جو دیوبندی وہابی حضرات عین اسلام و ایمان قرار دیتے ہیں اور سارے کا سارا دین انہی کتابوں میں بند سمجھتے ہیں وہ ذرا اپنے گھر کی ان کتابوں کو بھی اٹھا کر دیکھیں، کہ خود ان کے علماء بھی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی و تقویۃ الایمان کے باغی ہو کر دست و گریباں ہیں۔

انھیں سمجھا تھا، اہل درد میں نے\
جب راز کھلا تو فقط اک تماشا نکلا

مگراس کے باوجود افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج کے علمائے دیوبند اس کتاب کا دفاع و حمایت پرسر دھڑ کی بازی لگانے پر تلے ہوئے ہیں۔ باوجود ان جرائم واقرار کے علمائے دیوبند کا اس کتاب کا دفاع کرنا ایسا ہی ہے جیسے قاتلوں، ڈکیتوں، اور دیگر مجرموں کی حمایت میں چند وکلاء عدالتوں میں ان کو بے گناہ ثابت کرنے پر تلے ہوتے ہیں۔

یہاں ایک اہم بات بھی عرض کرتے چلیں کہ علمائے دیوبند کی یہ دورخی پالیسیاں محض اس لئے ہیں تا کہ جب وہابیت آڑے آئے تو اپنے اصلی چہرے وہابیت کو ظاہر کر کے ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں لیکن جب یہی دیوبندی حضرات علمائے اہل سنت کی گرفت میں آئیں تو بطور تقیہ وہابیت پر نقاب اوڑھ کر سنیوں کے حامی بن جائیں اور یہ کہیں کہ ہم تو ایسی کتابوں کو معتبر ہی نہیں مانتے۔

...... حوالہ نمبر 45 ......

﴿"قاسم نانوتوی" اور دیوبندی خانہ جنگی واختلافات﴾

بانی دار العلوم دیوبند[بقول دیوبندی] قاسم نانوتوی نے ایک کتاب "تحذیر الناس" ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۲ء میں تحریر کی۔ یہاں بھی قابل غور نکتہ یہ ہے کہ قاسم نانوتوی کے گستاخانہ عقائد وعبارات کی بنا پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے قبل متعدد علمائے کرام نانوتوی پر فتوے، اس کے رد میں متعدد کتابیں لکھ چکے تھے۔

لہٰذا جو دیوبندی آج کل یہ کہتے ہیں کہ مولوی احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی عبارات کا غلط مطلب بیان کیا، عبارات کو یکجا کر دیا، سیاق وسباق نہیں دیکھا تو ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ چلو بالفرض تمہارے نزدیک اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے غلط سہی لیکن ان سے قبل جن علماء نے قاسم نانوتوی پر فتوے لگائے ان کے بارے میں کیا کہو گے؟ لہٰذا دیوبندی حضرات محض اپنے بزرگ کے عشق میں مجذوبانہ باتیں کرنے کی بجائے حقیقت کی دنیا میں تشریف لا کر ان حقائق پر بھی نظر فرمائیں، جن کا انکار ناممکن ہے۔

بہر حال اپنے موضوع کی طرف واپس پلٹتے ہیں، قاسم نانوتوی کی اس کتاب کی وجہ سے بھی امت مسلمہ سخت انتشار کا شکار ہوئی، اور یہ بھی امت کو کئی حصوں میں تقسیم کا سبب

بنی۔اس کتاب کی وجہ سے بھی دیوبندی وہابی حضرات ہم سنیوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں ،اس کتاب کی حمایت میں دیوبندی متعدد کتابیں لکھ چکے ہیں ،اپنے فتویٰ جات میں اس کتاب کی حمایت کر چکے ہیں بلکہ اس کے دفاع میں کئی مناظرے بھی کر چکے ہیں۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس کتاب اور اس میں موجود عبارات ،عقائد و نظریات سے خود دیوبندی علماء میں اندرون خانہ سخت اختلافات موجود ہیں اور خود علماء دیوبندی میں اس کتاب پر شدید جنگ جاری ہے ،جس کا مختصر سا نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

﴿کسی نے ہندوستان بھر میں قاسم نانوتوی کیساتھ موافقت نہیں کی﴾

۞......:دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''جس وقت مولانا [قاسم نانوتوی] نے تحذیر الناس لکھی ہے **کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں کی** بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے''

(الافاضات الیومیہ 5 / 296 ،قصص الاکابر 159)

لیکن بعد میں عبدالحیٔ دیوبندی بھی مخالف ہو گئے تھے۔دیکھئے رسالہ ''ابطال اغلاط قاسمیہ ۳۹'' [۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء] میں عبدالحیٔ دیوبندی کے دستخط موجود ہے۔

﴿......خود نانوتوی کو افسوس کہ کتاب کیوں چھپوائی......﴾

۞......:خود بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کو غصہ تھا کہ احسن نانوتوی نے تحذیر الناس کیوں شائع کر دی ،کہتے ہیں

''**پر خدا جانے ان کو کیا سوجھی جو اس کو چھاپ ڈالا جو باتیں سنناپڑیں**۔ملخصاً

(قاسم العلوم ،ازنورالحسن راشد کاندھلوی صفحہ ۵۵)

۞......:دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ مولانا نانوتوی [تحذیر الناس کی اشاعت کے بعد] باڈی گارڈر کھتے تھے ،چھپ کر رہتے ،سفر کرتے تو نام تک نہیں بتاتے ،بلکہ اپنا نام خورشید حسین بتاتے ،یہ کتاب مولانا نانوتوی کے لئے مصیبت بن گئی تھی۔ملخصاً (ارواح ثلثہ حکایت نمبر ۲۶۵)

﴿مرتضی حسن دیوبندی سے نانوتوی کی جاہلانہ تاویل کارد﴾

تحذیر الناس کی وجہ سے جب نانوتوی پر فتوے لگے تو اس کا کوئی جواب نہیں دے پائے نہ صریح توبہ کی بلکہ کلمہ پڑھ کر کہتے کہ میں مسلمان ہو گیا۔خود تھانوی صاحب کی زبانی سنئے ،تھانوی کے **ملفوظات** میں ہے کہ

''تحذیر الناس کی وجہ سے جب مولانا (نانوتوی) پر فتوے لگے تو جواب نہیں دیا۔بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا

طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی [یعنی کافر] مسلمان ہوجاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہوں **لا الہ الا للہ محمد رسول اللہ**''

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۲۹۳ ملفوظ ۴۵۷ بحوالہ دیوبندی شاطر ۸۶۷)

لاحول ولاقوۃ الا باللہ !! یہ ہے دیوبندیوں کے قاسم العلوم کی بدترین جہالت! کیونکہ کفر و شرک سے توبہ کے بغیر صرف کلمہ پڑھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ خود دیوبندیوں کے مرتضیٰ حسن دربھنگی نے لکھا ہے کہ

''مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمتِ شان کا اقرار ہے اسکا مختصرا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے تو پہلی عبارات مفید نہیں جب تک کوئی ایسی عبارت نہ دکھادیں کہ میں نے جو فلاں معنی ختم نبوت کے غلط بیان کیے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی نبی حقیقی نہ ہوگا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں ورنہ ویسے تو مرزا قادیانی اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اس وجہ سے مسلمان دھوکا میں آجاتے ہیں کہ یہ ختم نبوت کے قائل عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہیں، قرآن کو بھی مانتے ہیں، حشر اجسد پر بھی ایمان لاتے ہیں، غرض تمام آمنت باللہ اور ایمان مجمل اور مفصل ازبر ہے یہ مسلمان نہ ہوں گے؟ مگر مسلمانو!...... لہذا جو عبارات مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔

(احتساب قادیانیت ۲۶۰، ۲۶۱، اشد العذاب صفحہ ۱۸، ۱۹)

لہذا مرتضیٰ حسن دیوبندی کے مطابق نانوتوی کا کافر سے مسلمان ہونے کے مذکورہ طریقے کو اپنے گستاخانہ عقیدہ پر بغیر توبہ خاص کے لاگو کرنا نہ صرف جہالت ہے، بلکہ خود علمائے دیوبند کے بھی خلاف ہے۔

حوالہ نمبر 46

قاسم نانوتوی سے انورشاہ کشمیری وامین صفدر کا اختلاف

اس کتاب میں دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے بہت سارے گستاخانہ وبدعتی نظریات لکھے، جن سے خود ان کے ماننے والے بعض دیوبندی علماء نے اختلاف سخت کیا۔

۞......: قاسم نانوتوی صاحب نے حضور ﷺ کے لئے نبوت بالذات اور باقی انبیاء کے لئے بالعرض نبوت کا قول کیا

''غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل و رعکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں۔

(تحذیرالناس ۲۸)

لیکن دیوبندیوں کے مولوی انورشاہ کشمیری نے نبوت بالذات اور بالعرض کی تقسیم کو قرآن پر زیادتی اور محض اتباع ہوا قرار دیا ہے [یعنی خواہش نفسانی کی پیروی]

ملخصاً (خاتم النبیین صفحہ ۲۸)

اور آپ نے ''عقیدہ الاسلام'' صفحہ ۲۰۶ پر اس تقسیم کو ناجائز قرار دیا ہے۔

۞......: انورشاہ کشمیری ہی نے نانوتوی کی تشریح اثر ابن عباس کو خلافِ قرآن ظاہر کیا ہے اور نانوتوی پر مالیس لک بہ علم (جس چیز کا تجھے علم نہیں) میں داخل دینے کا طعن کیا ہے۔ ملخصاً۔ (فیض الباری جلد ۳ ص ۳۳۲)

۞......: دیوبندیوں ہی کے مناظر محمد امین صفدر اوکاڑوی نے لکھا کہ

''اگر کوئی کہے کہ میں آپ کو خاتم النبیین تو مانتا ہوں مگر خاتم النبیین کا معنی نبی گر ہے یعنی آپ ﷺ مہریں لگا لگا کر نبی بنایا کرتے تھے تو یہ بھی کفر ہے'' ملخصاً (تجلیات صفدر ۲/۵۹۲)

۞......: دیوبند ہی سے مکتبہ راشد کمپنی نے تحذیرالناس شائع کی تو اس عبارت [اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں......] گستاخانہ عبارت کو بدل دیا۔

تو میرے عزیز دوستو! غور وفکر کیجیے کہ اگر دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی کی یہ کتاب گمراہیوں، گستاخیوں اور بے ادبیوں سے بالکل پاک و صاف اور اسلام کے عین مطابق ہوتی تو کیا خود علماء دیوبند اس کتاب سے اختلاف کرتے ؟ آخر خود علماء دیوبند نے اس کتاب اور اس کے نظریات سے اختلاف کیوں کیا؟ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں کہ یہ عبارات خود علمائے دیوبند کی نظر میں بھی گستاخانہ اور قابل مواخذہ ہیں؟ اور خود پیشوائے دیوبندیت قاسم نانوتوی راہِ حق سے بھٹک چکے تھے۔

مجھے ہم سفر بھی ملا کوئی تو شکستہ حال میری طرح
کہیں منزلوں سے بھٹکا ہوا، کہیں راستوں میں لٹا ہوا

﴾......ایک دیوبندی تاویل کا ازالہ......﴿

تھانوی کے حوالے ''جس وقت مولانا [قاسم نانوتوی] نے تحذیر الناس لکھی ہے **کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں** کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے'' کی ایک دیوبندی مولوی نے یہ تاویل پیش کی کہ مخالفین [یعنی سنی] کس طرح اس کی موافقت کر سکتے تھے ،لہٰذا یہاں مخالفین کی موافقت کا ذکر ہے،یعنی سنیوں نے موافقت نہیں کی تھی۔

لیکن دیوبندی مولوی کی یہ تاویل نہایت ہی لغو و بے ہودہ تاویل ہے کیونکہ اولاً تو اگر بالفرض یہ تاویل صحیح بھی تسلیم کی جائے تب بھی دیوبندیوں کے خلاف ہے کیونکہ تھانوی صاحب نے صاف کہا کہ ''کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی''تو اگر یہاں سنی اور دیوبندی [یعنی مخالفین وحمایتی] سب کو شامل سمجھا جائے تو بھی مفہوم یہی نکلے گا کہ مخالفین وحمائتیوں میں سے کسی نے بھی موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس نے [بقول تھانوی] موافقت کی اس کا ذکر تھانوی نے خود ہی کر دیا۔معلوم ہوا کہ تھانوی کے مطابق صرف اور صرف عبدالحیٔ ہی نے نانوتوی [کی اس کتاب] کی موافقت کی تھی ،اگر کسی دوسرے دیوبندی وہابی اکابر نے بھی اس وقت موافقت کی ہوتی تو تھانوی صاحب اس کا بھی لازمی ذکر کرتے ،لیکن تھانوی صاحب نے کسی بھی دوسرے وہابی دیوبندی کا ذکر نہیں کیا۔لہٰذا معلوم ہوا کہ عبدالحیٔ کے علاوہ خود کسی دیوبندی نے بھی اس کی موافقت نہیں کی تھی۔

﴾علمائے دیوبند کے مطابق نانوتوی کی کتابوں میں قرآن وحدیث ،سلف وخلف،اور جمہور علمائے امت کے خلاف عقائد ونظریات﴿

''جمال قاسمی''اور''آب حیات''دونوں کتابوں کے مصنف بھی بانی [بقول دیوبندی] دار العلوم دیوبند قاسم نانوتوی ہیں۔''آب حیات''توالمہند کی مصدقہ ہے،اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ''ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا......ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے ۔اس کا نام''آب حیات''ہے''(المہند)

لیکن دوسری طرف خود علمائے دیوبند ہی اپنے نہایت ہی دقیق اور انوکھے طرز کے بے مثل رسالے سے سخت اختلاف کرتے ہوتے نظر آتے ہیں۔قاسم نانوتوی نے ان دونوں کتابوں کے اندر ایسے ایسے من گھڑت عقائد ونظریات بیان کئے کہ خود بعض دیوبندی علماء بھی ان سے شدید اختلاف کرنے پر مجبور ہو گے۔

حوالہ نمبر 47

علمائے دیوبند کا بانی دارالعلوم دیوبند سے اختلاف

قاضی زاہد الحسینی دیوبندی صاحب نے اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ ”منکرین حیات [مماتی دیوبندی گروپ] نے اس کتاب [آب حیات از مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی] کو نا قابل فہم اور حضرت نانوتوی کا تفرد کہہ کر اکابر علماء دیوبند کے مسلک پر جرح کی ہے“

(رحمت کائنات ص۴۰۲ ادارہ تحفظ حقوق نبوۃ مدنی روڈ اٹک شہر بحوالہ کلمہ حق شمارہ 9 ص 86)

جناب الیاس گھمن صاحب اور ان کی ٹیم مسلک دیوبند کا یہ اختلاف ملاحظہ کریں، کہ دیوبندیوں کے اختلافات کی وجہ سے مسلک دیوبند پارہ پارہ ہوا اور اس میں دراڑیں پڑیں جیسا کہ خود علمائے دیوبند نے اقرار کیا۔

حوالہ نمبر 48

قاسم نانوتوی کا عقیدہ جمہور علمائے اسلام کے خلاف

⊛......: جیسا کہ قاسم نانوتوی نے ایک من گھڑت عقیدہ لکھا کہ

”ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا“

(جمال قاسمی ص ١٦)

⊛......: اسی طرح یہی قاسم نانوتوی صاحب اپنی کتاب آب حیات میں لکھتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ کی حیات دنیوی علی الاتصال اب تک برابر مستمر ہے۔ اس میں انقطاع یا تبدل یا تغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہو جانا واقع نہیں ہوا“ (آب حیات ص ٣٧)

یعنی قاسم نانوتوی کے مطابق انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام مقدسہ سے ارواح [روح] نہیں نکلتیں۔

لیکن قاسم نانوتوی کے اس نظریے کے خلاف دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے قاسم نانوتوی کے اس نظریئے کو جمہور علماء اسلام کے خلاف قرار دیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

”جمہور علماء اسلام موت کے معنی انفکاک الروح عن الجسد ہی کرتے ہیں“۔

(تسکین الصدور ٢١٦)۔

جب تمام مسلمان اس نظریہ کے حامل ہیں تو دیوبندی امام قاسم نانوتوی جو اس نظریہ کے حامل نہیں بلکہ جمہور علمائے اسلام حتیٰ کہ خود دیوبندی علمائے کے بھی خلاف تھے تو ایسے شخص پر کیا شرعی حکم عائد ہوگا؟ آخر دیوبندی مفتی حضرات ان پر فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ دیوبندی امام ہیں اس لئے دیوبندیوں کے فتووں کا رخ اس طرف نہیں ہوتا ورنہ اگر یہی بات کسی سنی نے لکھی ہوتی تو دیوبند سے لیکر نجد تک کے تمام چھوٹے بڑے وہابی دیوبندی گلے پھاڑ پھاڑ کر فتوے لگا رہے ہوتے۔

حوالہ نمبر 49

﴿قاسم نانوتوی کا عقیدہ قرآن وحدیث کی نصوص کے خلاف﴾

☆ دیوبندی شیخ سید محمد حسین نیلوی نے قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقیدہ کے بارے میں لکھا کہ

"مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں مولانا نانوتوی قرآن و حدیث کی نصوص و ارشادات کے خلاف جمال قاسمی ص ۱۵ میں فرماتے ہیں: ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج کا نہیں ہوتا"

(ندائے حق جلد ا ص ۷۲۱)

شعبدہ گر بھی پہنتے ہیں خطیبوں کا لباس
بولتا جہل ہے بدنام خرد ہوتی ہے

شکر ہے کہ کسی دیوبندی نے زبان تو کھولی لیکن مسلک پرستی کا بدترین مظاہرہ دیکھئے کہ دیوبندی ایسے شخص کو پھر بھی اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ گویا جب دیوبندیت کا لیبل لگ گیا تو پھر قرآن وحدیث کے نصوص وارشادات کے خلاف بھی عقیدہ رکھتا ہو تب بھی کچھ حرج نہیں۔ ہم مفتیانِ دیوبند سے پوچھتے ہیں کہ ایسا شخص جس کا عقیدہ قرآن و حدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف ہو اس پر کیا شرعی حکم عائد ہوتا ہے؟

حوالہ نمبر 50 ......

﴿قاسم نانوتوی کا مسلک جمہور اہل سنت کے مخالف﴾

دیوبندی امام سرفراز صفدر کے شاگرد و بیٹے نے بھی قاسم نانوتوی صاحب کے عقیدے سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے مماتی دیوبندیوں کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ

”حضرت نانوتوی کی ادھوری عبارت اور ان کے اختراعی مفہوم کے حوالے سے بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کا مذکورہ دعویٰ سراسر دھوکہ ہے کیونکہ حضرت نانوتوی کی دوسری بات (کہ بوقت وفات انبیاء کرام کے اجساد سے ان کی ارواح کا انقطاع نہیں ہوتا) سے بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کو بھی اختلاف ہے اور ہم [حیاتی دیوبندی] بھی اسے حضرت نانوتوی کا تفرد قرار دیتے ہوئے اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ ہم بھی جمہور اہل سنت کے مسلک کے مطابق انبیاء کرام کی وفات وانقطاع روح عن الجسد سے ہی مانتے ہیں“

(علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 92)

جی کچھ سمجھے؟ دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی صاحب خود حیاتی دیوبندیوں اور مماتی دیوبندیوں کے مطابق جمہور اہل سنت کے خلاف من گھڑت بدعتی عقیدہ رکھتے تھے، باقی اس کو نانوتوی کا تفرد قرار دینا بھی جھوٹ و دھوکا ہے، جس کا رد اسی مضمون میں موجود ہے۔

حوالہ نمبر 51 ......

﴿قاسم نانوتوی کا مسلک وہ نہیں جو دوسرے علماء کا ہے﴾

۞......: اسی طرح دیوبندی نیلوی صاحب مزید لکھتے ہیں

”بہر حال حضرت [قاسم نانوتوی] کا مسلک وہ نہیں جو دوسرے علماء کا ہے“ (ندائے حق جلد اص ۴۰۷)

نیلوی صاحب نے دوسرے علماء کا مسلک صحیح بتایا ہے تو جب قاسم نانوتوی نے ان دوسرے علماء کے خلاف من گھڑت مسلک اختیار کیا تو ان کا مسلک من گھڑت و باطل ٹھہرا کہ نہیں؟ اور اگر دیوبندیوں کے نزدیک نانوتوی کا مسلک حق تھا تو وہ سب دیوبندی علمائے جو اس کے مسلک کے مطابق نہیں تھے وہ گمراہ و بے دین ہیں کہ نہیں؟ دیوبندی حضرات ذرا غور و فکر کے بعد فیصلہ کریں کہ قاسم نانوتوی کو ماننا ہے یا دوسرے دیوبندی علماء کو؟

حوالہ نمبر 52 ......

﴿قاسم نانوتوی کا بیان کردہ موت کا معنی متعارف نہیں﴾

......:دیوبندی نیلوی صاحب اپنے امام کے خلاف یوں کہتے ہیں کہ

''حضرت نانوتوی جس معنی سے موت مانتے ہیں یہ معنی متعارف نہیں بلکہ حضرت [نانوتوی] موت بمعنی ''ستر الحیاۃ'' لیتے ہیں''

(ندائے حق ۱/۵۷۲)

قاسم نانوتوی نے ایسے ایسے معنی گھڑیں جو کہ نانوتوی نے خواب میں دیکھے ہوں تو کچھ کہا نہیں جا سکتا! لیکن امت مسلمہ میں چودہ سو سالوں میں کسی نے وہ معنی نہ لیے حتیٰ کہ نانوتوی کے ماننے والے علماء دیوبند نے بھی مجبور ہو کر ان سے اختلاف کیا اور ان کو تفرد کا بہانہ بنا کر ٹھکرا دیا۔ نانوتوی کے انہی من گھڑت معنوں میں ''ختم نبوت'' کا جدید معنی بھی موجود ہے، جس کا فائدہ صرف قادیانیوں کو ہوا، اور خاتم الرسل، خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف مرزائیوں قادیانیوں کو دیوبندیوں کی طرف سے سہارا ملا، لیکن الحمد للہ! علماء اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی نے نہ صرف قادیانیوں بلکہ نانوتوی دیوبندی فتنے کو بھی جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے۔

حوالہ نمبر 53 ......

﴿قاسم نانوتوی کا عقیدہ قرآن وحدیث، جمہور سلف وخلف کے خلاف﴾

کوئی یہ نہ سمجھے کہ دیوبندی علماء نے خواہ مخواہ ان سے اختلاف کیا بلکہ قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقائد ونظریات قرآن وحدیث کے خلاف تھے اس لئے دیوبندی علماء نے بے بس ولاچار ہو کر قاسم نانوتوی سے اختلاف کیا چنانچہ

......:دیوبندی نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''لیکن حضرت نانوتوی کا نظریہ صریح خلاف ہے اس حدیث کے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل فرمائی ہے''۔

(ندائے حق ۱/۶۳۶)

......:اسی طرح سجاد بخاری فاضل دیوبند نے قاسم نانوتوی کی اسی کتاب ''آب حیات'' میں درج نانوتوی کے موقف کے بارے میں لکھا کہ

''حضرت نانوتویؒ کی اختیار کردہ رائے جمہور سلف وخلف اور جمہور علماء امت کے خلاف ہے''

(اقامۃ البرھان صفحہ ۲۱ کتب خانہ رشیدیہ، راولپنڈی)

حوالہ نمبر 54

﴿قاسم نانوتوی کی کتاب دیوبندیوں کی جوتیوں پر﴾

۞......: دیوبندی حضرات تو قاسم نانوتوی کی کتابوں پر ہم سنیوں سے مناظرے کرتے ہیں، ان کی کتابوں کا دفاع کرتے ہیں لیکن دیوبندیوں کے بہت بڑے مولوی عنایت اللہ شاہ بخاری نے بانی دار العلوم دیوبند کی کتاب ''آب حیات'' کو جوتیوں پر ڈالا [پھینکا]۔

(سوط العذاب صفحہ ۵، بحوالہ کلمہ حق)

لہذا دیوبندی حضرات کی قاسمی کشتی خود منجھدار میں پھنسی ہے، اس لئے اس میں بیٹھنے والوں کو خود اپنی سلامتی کی فکر کرنی چاہیں کہ یہ ڈوبتی کشتی آپ کے ایمان کو بھی لے ڈوبی گی۔

رہا گردشوں میں ہر دم میرے عشق کا ستارہ
کبھی ڈگمگائی کشتی کبھی کھو گیا کنارہ

حوالہ نمبر 55

﴿دیوبندی اقرار ''حسین احمد مدنی دیوبندی کے غیر تحقیقی حوالے﴾

دیوبندیوں کے شیخ الہند حسین احمد مدنی نے ایک کتاب ''الشہاب الثاقب'' لکھی، اس کتاب میں بھی نہایت گندی زبان اور نہایت سخت مزاجی سے کام لیا گیا ہے۔ علماء اہل سنت و جماعت کے خلاف تقریباً 660 سے زائد نازیبہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ جس کا ثبوت دیکھنا ہو تو ردشہاب ثاقب کتاب کا مطالعہ کیجیے۔ بلکہ اس کا اعتراف خود دیوبندی علماء نے بھی کیا ہے ملاحظہ کیجیے خود دیوبندیوں کی کتاب ''نقوش و فتگان'' میں لکھا ہے کہ

۞......: ''اس کی زبان اور حضرت مولانا [حسین احمد مدنی دیوبندی] کی غیر معمولی مزاجی شدت کی وجہ سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہو سکا''

(نقوش و فتگان ۲۹۹، تقی عثمانی)۔

۞......: پھر اس کتاب میں دیوبندی حسین احمد مدنی نے اپنے ایک دیوبندی مصنف کی کتاب [سیف نقی] سے من گھڑت حوالہ بغیر تحقیق کیے لکھ دیئے اور جس طرح اس نے مکھی پر مکھی ماری تھی، بالکل اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الہند حسین احمد نے بھی مکھی پر مکھی ماری اور جھوٹے حوالے بیان کر دیئے۔ دیوبندی تقی عثمانی نے اس بات کا اقرار

ان الفاظ میں بیان کیا کہ

''اس [شہاب ثاقب] میں ایک خاص کمزوری یہ ہے کہ اس میں ''سیف النقی'' کے اعتماد پر ۲ حوالے غلط دے دیئے گئے ہیں ..... اس غلطی نے ''الشہاب الثاقب'' کی افادیت کو بہت نقصان پہنچایا''۔

(نقوش رفتگان ۲۹۹،۴۰۰ تقی عثمانی)

ہم کہتے ہیں کہ بغیر تحقیق کے بہتان ہی کیوں لگایا۔ دیکھئے دیوبندی اکابرین کی یہ حالت ہے کہ جہاں سے بھی کوئی بات ملی اٹھا کر اہلسنت والجماعت کے سر تھوپ دی ، تحقیق و جانچ پڑتال کی زحمت تک گوارہ نہ کی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

﴿بغیر تحقیق حوالے بیان کرنے والوں کے دلوں میں دین نہیں﴾

حالانکہ دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی بغیر تحقیق کی ایسی باتوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ **یہ اہل باطل ہمیشہ اہل حق پر اعتراض ہی کرنے میں مشغول رہتے ہیں**۔ ان کو کبھی کوئی کام کی بات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور حدود کا تو ان لوگوں میں مطلق خیال ہی نہیں۔ بدون تحقیق جو جی چاہا اور جس کی نسبت چاہا کہدیا۔ یہ قلب میں دین نہ ہونے کی دلیل ہے۔''

(ملفوظات حکیم الامت جلد دوم ملفوظ ۵۶)۔

تو بہر حال معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کو بھی اقرار ہے کہ ان کے شیخ الہند حسین احمد مدنی کی اس کتاب میں من گھڑت حوالے درج کیے گے ، اور حسین احمد مدنی صاحب کی غیر معمولی مزاجی شدت [جو گالی گلوچ بکی ہیں اور کذب بیانی اور دھوکا دہی سے کام لیا ان] کی وجہ سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہو سکا۔

حضرت علامہ مولانا اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے رد میں لاجواب کتاب ''رد شہاب ثاقب'' تحریر فرمائی ، اہل تحقیق حضرات سے گزارش ہے کہ اگر آپ نے دیوبندی کتاب شہاب ثاقب کا مطالعہ کیا ہے تو ''رد شہاب ثاقب'' کا بھی لازمی مطالعہ کیجیے۔ ان شاء اللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاے گا۔

﴿علماء دیوبند کا خلیل احمد انبیٹھوی سے اختلافات و بغاوتیں﴾

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''المہند'' ۱۳۲۵ھ میں تحریر کی۔ اس کتاب کے بارے میں عام طور پر دیوبندیوں کا یہ نام نہاد دعوی ہے کہ علماء حرمین شریفین نے اس کی تصدیق کی۔ پھر درجنوں علماء دیوبندی کے دستخط و تصدیقات اس کتاب پر ظاہر کی گئی ہیں۔ علمائے دیوبند کے ہاں اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس

کتاب کے ٹائٹل پر بڑے بڑے الفاظ میں لکھا ہوتا ہے

''عقائدِ علماء اھل سنت دیوبند''

یعنی اس کتاب میں جو بھی عقائد ہیں وہ تمام دیوبندی علماء کے عقائد ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب پر بھی دیوبندی امت خانہ جنگی کا شکار ہے، اور ایک دوسرے کی دستار کو تار تار کر رہے ہیں، بعض دیوبندی علماء نے اس کتاب سے بھی بغاوت کی ہے۔ اور دیوبندیوں کا مماتی فرقہ تو اس کتاب سے تقریباً مکمل طور پر اختلاف کرتا ہے۔ آیئے ذرا اس کتاب کے بارے میں علمائے دیوبند کے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے۔

حوالہ نمبر 56 ......

المہند میں ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت ترمیم واضافہ

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''المہند'' ۱۳۲۵ھ میں تحریر کی۔ لیکن شائع کب ہوئی اس کے بارے میں خود دیوبندی مسلک ہی کے مولانا اکمل محمد سعید دنیوی دیوبندی [المہند کو غیر معتبر تسلم کرتے ہوئے] لکھتے ہیں کہ

> ''المہند کو تحریر سے ستائیس [27] سال بعد اور مولوی احمد رضا بریلوی کی وفات سے بارہ [12] سال بعد طبع کرایا گیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا سہارنپوریؒ نے اپنی زندگی میں کیوں نہیں چھپوایا اور ستائیس سال مسودہ کس نے محفوظ رکھا؟ اور کتاب تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف لکھی گئی تھی تو یہ اس کی زندگی میں چھپوانا چاہیے [تھی] اس کی وفات سے بارہ سال بعد کیوں چھپوایا؟ کیا ضرورت محسوس ہوئی۔ معلوم نہیں ہوا کہ ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت اس میں ترمیم واضافہ کر کے چھپوایا ہے''

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، مقدمہ صفحہ ۱۷)۔

معلوم ہوا کہ المہند ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت ترمیم واضافہ [یعنی ردو بدل] کے

بعد چھپوائی گئی تھی۔ لہذا اب اس کتاب کی تصدیقات کو کس طرح صحیح اور معتبر مانا جا سکتا ہے، بلکہ پوری کتاب ہی مشکوک ٹھہری لیکن دیوبندی حضرات بضد ہیں کہ یہ علماء دیوبند کی مصدقہ و معتبر کتاب ہے۔

حوالہ نمبر 57 ......

﴿......علمائے دیوبند کے نزدیک المہند دفع الوقتی کتاب ہے......﴾

۞......: ایک دیوبندی صاحب کی زبان سے بے خیالی سے سچ نکلا اور یوں بولے کہ

"بات ظاہر ہے کہ **یہ حضرات [یعنی اکابرینِ دیوبند] المہند علی المفند کو ایک دفع الوقتی کتاب سمجھے تھے** جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اور یہ عقائد علماء دیوبند نہیں"

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، غرض ناشر صفحہ ۵)۔

دیوبندی مماتی حضرات المہند کو ایک وقتی مصلحت کا تقاضہ مانتے ہیں، چنانچہ علمائے دیوبند کے عبدالقدوس قارن صاحب اس بات کا خود اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"یہ معتزلہ (دیوبندی مماتی) اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ "المہند علی المفند" میں عقیدہ کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک وقتی مصلحت کے تقاضہ کے تحت لکھی گئی تھی"

(خوشبو والا عقیدہ: ص ۳۴)

اور یہ بات اب تجربے سے بھی ثابت ہو چکی ہے کہ المہند ایک دفع الوقتی کتاب تھی کیونکہ المہند کی اشاعتِ اول سے لیکر آج تک نہ صرف اس میں ترمیم و اضافہ کیا جا رہا ہے بلکہ اب تو اس کے متعدد عقائد سے دیوبندی کھل کر اختلافات کر رہے ہیں۔

حوالہ نمبر 58 ......

﴿دیوبندی امام الدعوۃ عنایت اللہ شاہ کا المہند پر اطمینان نہیں﴾

۞......: سید عنایت اللہ شاہ بخاری دیوبند کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ دیوبندی مناظر خضر حیات صاحب اپنی کتاب میں ان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ

"پیر طریقت امام الدعوۃ مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری"

(اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۱۱)

عنایت اللہ شاہ بخاری کو بھی اپنے دیوبندی اکابرین کی کتاب "المہند" پر اطمینان نہیں تھا چنانچہ مولوی عبدالحمید سوتی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

"اگر مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب کا المہند جس کو مرتب کرنے والے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ہیں اور جس پر حضرت شیخ الہند سے لیکر حضرت مفتی کفایت اللہ تک تمام ذمہ دار حضرات کے دستخط موجود ہیں **اس پر اطمینان نہیں تھا تو اس کے اظہار**

کی یہ صورت تو کسی طرح بھی اچھی نہیں تھی“

(فیوضات حسینی ترجمہ تحفہ ابراہیمیہ مقدمہ صفحہ ۴۵)۔

خود دیوبندیوں نے اپنے ہی دیوبندی مولوی کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ ان کو المہند پر اطمینان نہیں تھا۔اس سے بھی معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کے ماننے والوں میں بعض ایسے علماء دیوبند بھی موجود تھے اور ہیں جنھوں نے المہند پر اعتبار ہی نہیں کیا اور ان کے دلوں میں بھی اطمینان نہیں۔

دیوبندی مولانا عبد الحق خان بشیر چیرمین حق چار یار اکیڈمی گجرات اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مماتی دیوبندی

”بندیالوی صاحب نے اپنے رسالہ میں یہ باور کرانے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ علماء دیوبند کی متفقہ دستاویز ”المہند علی المفند“ قابل اعتماد کتاب نہیں۔بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب سمیت تمام منکرین حیات [یعنی مماتی دیوبندی] ”المہند علی المفند“ کو علماء دیوبند کی ایک ایسی ہنگامی کاوش قرار دیتے ہیں جو ”وقت ٹپاؤ“ پالیسی کے تحت مجبوراً منظر عام پر لائی گئی“

(علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 39)

دیوبندی بزرگ قاضی صاحب کو بھی المہند پر اطمینان نہیں

سرفراز صفدر صاحب اپنے دیوبندی بزرگ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

”جناب قاضی صاحب المہند کے مصنف اور اس کے جملہ مصدقین حضرات پر جو اکابر علماء دیوبند میں شامل ہیں اور تسکین الصدور کے پاک و ہند کے مصدقین حضرات پر تو اعتماد کرنے پر آمادہ نہیں اور علماء دیوبند کی طرف مراجعت کی تلقین کرتے اور دعوت دیتے ہیں۔

(الشہاب المبین صفحہ ۴۵)

سرفراز صاحب اپنے دیوبندی بزرگ قاضی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

”آپ المہند میں درج شدہ دیوبندی مسلک کی ترجمان عبارت کو کھلے بندوں تسلیم نہیں کرتے“ (الشہاب المبین صفحہ ۴۵)

قاضی صاحب [مماتی دیوبندی] کو سرفراز صفدر صاحب [حیاتی دیوبندی] نے جگہ جگہ اپنا بزرگ تسلیم کیا اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۶، ۴۷ پر ان کے ساتھ اپنے روابط کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کیا ”ہم اور آپ میں گہرے روابط ہیں......ہم آپ کے خادم ہیں“ [پھر یہ شعر بھی لکھا کہ]

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی

یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

......اللہ تعالیٰ آپ کو عمر نوح عطا فرمائے تا کہ آپ اپنا درس جاری رکھ سکیں۔

(الشہاب المبین ۴۷)

یعنی اتنا کچھ ہونے کے باوجود علمائے دیوبند میں جدائی نہیں، حالانکہ اہل حق واہل باطل ایک نہیں ہو سکتے، لیکن چونکہ یہ دیوبندیوں کے گھر کا معاملہ تھا لہذا ایکجان ہونے اور گہرے روابط قائم رہے۔

......المہند پر دیوبندی مفتی اعظم کے دستخط فضول سی بات......

......: دیوبندی مولانا جناب حسین احمد نیلوی صاحب المہند پر مفتی اعظم ہند (بقول دیوبندی) کی تقریظ کا جواب کے عنوان میں لکھتے ہیں۔

"المہند سے **استاد جی کے دستخط کرنا فضول سی بات ہے** کیونکہ کسی معتمد علیہ کی تصنیف شدہ کتاب کو تقریظ کرنے والا تقریظ کرتے وقت من اولہ الی آخرہ ایک ایک حرف کرکے کوئی نہیں دیکھتا خصوصاً وہ ہستیاں جن کے سر پر بیسوں ذمہ داریاں ہوں۔ الی قولہ پھر خود المہند میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت ان جید علماء کی طرف کرنا ان کی توہین ہے پھر اس میں کئی کتابت کی غلطیاں ہیں

بلفظہ۔ (الکتاب المسطور جلد اول ص۶۰ ۴ ہمر فراز صفدر صاحب)

معلوم ہوا کہ دیوبندی علماء کے نزدیک بھی اپنے اکابرین کی اس کتاب "المہند" میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت دیوبندی اکابرین کی طرف کرنے کو بھی وہ توہین تصور کرتے ہیں۔

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو

گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

حوالہ نمبر 59

دیوبندیوں کا دیوبندیوں کو لاکھوں کا چیلنج

دیوبندیوں نے اپنی اسی کتاب "المہند" کے نام کا معنی و ترجمہ "**عقائد علماء اہل سنت دیوبندی**" شائع کیا ہے۔ یہ نام بعد کے علماء دیوبند کی طرف سے سامنے آیا لیکن اس نام سے بھی دیوبندی علماء میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لئے دیوبندی فرقہ ہی کے علامہ خضر حیات دیوبندی [مماتی] سیخ پا ہوتے ہوئے یوں چیخے کہ

"محقق ٹمن صاحب!! [حیاتی دیوبندی] اگر آپ یا آپ کی جماعت [یعنی دیوبندی حیاتی] عربی لغت کی کسی کتاب سے المہند علی المفند کا یہ معنی (عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند) بتا دے، تو ہم آپ کو ایک ایک حرف پر ایک ایک لاکھ انعام دیں گے اور اگر نہ دکھا سکیں تو خدارا کچھ شرم و حیا فرمائیں، لغت عرب اور کتب اکابرین کو اپنے مظالم کا تختہ مشق نہ بنائیں۔ تعجب ہے آپ لوگوں پر، کہ کبھی تو آپ [یعنی دیوبندی حیاتی فرقے والے] کتاب اللہ کی معنوی تحریف سے نہیں چوکتے اور کبھی مخلوق کی کتابوں کو اسرائیلی ذہن کے مطابق تحریف و تخریب کا نشانہ بناتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ آپ [دیوبندی حیاتی علماء] نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر المہند علی المفند کے نام میں بھی تحریف کر ڈالی ...... اگر آپ [یعنی حیاتی دیوبندی] المہند کو عقائد علماء دیوبند کہنے پر مصر ہیں، تو المہند کے مؤلف یا تصدیق کنندگان اکابرین میں سے صرف ایک ہی نام پیش فرما دیں، جنہوں نے المہند کو علی الاطلاق اصول عقائد کی کتاب قرار دیا ہو یا معیار اہل السنّت اور معیار دیوبندیت کہا ہو، المہند کی حیثیت تبدیل کرنے کے لئے اس کے نام میں ردو بدل کرنے کے واقعات اکابرین [دیوبندی] کے بہت بعد کے ہیں حضرات اکابرین کتاب کی موجودہ حیثیت (اصولی عقائد علماء دیوبند) اور موجودہ محرف شدہ نام سے بری الذمہ ہیں، اور ہم [مماتی دیوبندی] یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اکابرین دیوبند کے متفقہ نام اور حیثیت میں تحریف کرنے کی وجہ سے تم [یعنی حیاتی دیوبندی] خود اکابرین [دیوبند] کے باغی اور اکابرین کے طرز فکر کو چھوڑ کر اکابرین پر عدم اعتماد کے مرتکب ہو"

(المسلک المنصور صفحہ 260، 261 مکتبہ حسینا ٹک)۔

اب اس پر ہم کیا تبصرہ کریں، بس قارئین کرام سے اتنی گزارش ہے کہ اس بیان کو

پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کیجیے کہ دیوبندی حضرات جس کتاب کو علی الاطلاق اپنے عقائد کی ترجمان بتلا رہے ہیں اس کے بارے میں خود دیوبندی حضرات یہ چیلنج اپنے ہی دیوبندیوں کو کر رہے ہیں کہ اگر اس کا یہ معنی (مذکورہ بالا) دیوبندی حضرات ثابت کر دیں تو لاکھوں کا انعام خود دیوبندیوں ہی سے حاصل کرلیں۔اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علمائے دیوبند اس کتاب کے نام ہی سے عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں تو جب کتاب کے ٹائیٹل پر موجود نام ہی دھوکا دہی پر مشتمل ہے تو خود سوچیے کہ اس کتاب کے اندر کس قدر فریب کاری سے کام لیا ہو گا؟

۞.......:پھر یہی دیوبندی علامہ خضر حیات دیوبندی اپنے حیاتی دیوبندیوں کے ''تیسرے جھوٹ کی تحقیق'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ

''تیسری بات مناظر موصوف [یعنی حیاتی دیوبندیوں کے مناظر] نے یہ فرمائی ہے کہ المہند علی المفند عقائد علماء دیوبند کی کتاب ہے غرضیکہ ''المہند علی المفند'' کو علی الاطلاق عقائد علماء دیوبند کی کتاب قرار دینا صریح جھوٹ ہونے کے ساتھ علماء دیوبند سے بغاوت اور سب سے بڑی دشمنی ہے''

(المسلک المنصور صفحہ 256 مکتبہ حسینا ٹک)۔

المہند کے رد میں علماء اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی کی طرف سے ''رد المہند''[علماء دیوبند کے مکروفریب] مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی اور اسی طرح دوسری کتاب ''التحقیقات'' حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی۔اس کا مطالعہ بھی نہ صرف سنیوں بلکہ دیوبندیوں کو بھی کرنا چاہیے تاکہ حق و سچ ان پر واضح ہو سکے۔

۞......سنی مجرم اور وہابی بری الزمہ کیوں؟......۞

اب آپ ہی سوچیں کہ دیوبندیوں کی ایسی کتابیں جن سے خود علماء دیوبند وہابی بھی اختلاف کر رہے ہیں،اگر ایسی کتابوں کے خلاف ہم سنی حنفی بریلوی یہ کہیں کہ ان میں ایسے ایسے عقائد و نظریات ہیں جو گستاخانہ،گمراہ کن،قرآن و حدیث اور سلف و خلف کے خلاف ہیں تو پھر ہمارا کیا قصور ہے؟اور دیوبندی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا کیوں کرتے ہیں؟ جب خود ان کے دیوبندی علماء ان کتابوں میں موجود درجنوں عقائد و نظریات،الفاظ و معنی ہی سے اختلاف کرتے ہیں تو ہم سے کیا گلہ؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کریں تو کوئی چرچا نہیں ہوتا

حوالہ نمبر 60 ......

﴿حسین علی دیوبندی کی "بلغتہ الحیر ان" کو دیوبندیوں نے جلا دیا﴾

......: حیاتی دیوبندیوں کے پیر زاہد الحسینی صاحب اپنی کتاب رحمت کائنات میں "ضروری گزارش" کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ

"اس لئے ایسی کتابیں پڑھنے سے منع فرمایا۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے ایک ایسی ہی کتاب اپنے کتب خانہ میں رکھنے کی اجازت نہ دی بلکہ جلا دی گئی تھی۔

(رحمت کائنات ص ۵۰۷ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸)

مماتی گروپ کے خضر حیات بھکروی لکھتے ہیں کہ

'ہائے افسوس !...... حسینی صاحب [دیوبندی] کی مراد ایسی کتابوں سے بلغتہ الحیر ان [ہے]" (اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸)

خضر حیات صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

"اگر کسی کو وہم ہو کہ شاید موصوف [حیاتی دیوبندی] حسینی صاحب نے کسی اور کتاب کا تذکرہ کیا ہو تو وہ "امداد الفتاویٰ جلد ۶ ص ۱۱۹" ملاحظہ فرما لے۔

(اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸ مکتبہ حسینیہ اٹک)

وہ لوگ جن سے تیری بزم میں تھے ہنگامے
گئے تو کیا تری بزم خیال سے بھی گئے

اسی طرح دیوبندیوں کے گھمن صاحب نے اپنی کتاب میں دیوبندی مولانا محمد علی جالندھری کی ایک تحریر لکھی جس میں ہے کہ

"کسی زمانہ میں قطب عالم حضرت تھانوی کے ہاں اس گروہ کا تذکرہ آیا اور ان کے بعض مسائل سامنے آئے جو سلف کے خلاف تھے۔ چنانچہ "بلغتہ الحیر ان" (جو دراصل تفسیر نوٹ مولوی غلام اللہ خان کے ہیں اور حضرت مولانا حسین علی صاحب کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں) تھانہ بھون میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی گئی، آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ "میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی کتاب میرے کتب خانہ میں رکھی جائے" اس وجہ سے ایک بزرگ نے اس کتاب کو تھانہ بھون میں آگ کی نذر کیا"

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 139)۔

بلغتہ الحیر ان کتاب میں بھی ہمارے آقا ﷺ کی شان میں گستاخیاں لکھی گئی ہیں، لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کے گستاخ دنیا میں بھی جلے ہیں اور

آخرت میں بھی ہمیشہ ہمیشہ جلتے رہیں گے،اسی طرح ان کی کتابیں بھی جل رہی ہیں۔

...... حوالہ نمبر 61 ......

﴿دیوبندیوں نے اپنے پیرومرشد کی کتاب کو حمام میں جھونک دیا﴾

جب اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی علماء اور دیوبندی علماء میں اختلافات بڑھا تو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دونوں کے پیرومرشد ہیں انہوں نے یہ رسالہ ۱۳۱۲ ہجری میں تحریر فرمایا،تاکہ اختلافات کو ختم کیا جا سکے لیکن دیوبندی علماء نے اپنے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ خود دیوبندی علماء کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندی مناظر و ترجمانِ دیوبند محمد امین صفدر اکاڑوی دیوبندی اپنی کتاب میں رسالے ''فیصلۂ ہفت مسئلہ'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

> **''احباب موقع بے موقع ہفت مسئلہ کا قصہ چھیڑ دیتے ہیں یہ رسالہ ۱۳۱۲ ہجری میں لکھا گیا۔قطب الارشاد حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرمادیا کہ اسے حمام میں جھونک دو''**

(تجلیات صفدر جلد اول صفحہ ۵۰۹،مجالس حکیم الاسلام ص ۱۲۹)۔

دیوبندی مولوی قاضی مظہر حسین لکھتے ہیں کہ

> ''شیخ العرب والعجم (حسین احمد مدنی) سے کسی نے حضرت حاجی صاحب کے رسالے فیصلۂ ہفت مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب دیا کہ یہ رسالے حضرت گنگوہی کی خدمت میں بھیجے گئے تھے،آپ نے مطالعہ کے بعد فرمایا: **اچھا ہے چولہے جلانے کے کام آئے گا پھر اس کو جلوادیا**'' (ماہنامہ حق چاریار لاہور ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء ص ۲۷،بحوالہ دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف ۲۷۸)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اس کو جلایا گیا اور حمام میں چھینکنے کا حکم دیا گیا۔اکثر دیوبندی علماء کہہ دیتے ہیں کہ رسالہ ہفت مسئلہ ہم دیوبندیوں کے خلاف نہیں بلکہ ہمارے عقائد و نظریات کے مطابق ہے لہٰذا سنیوں [حنفی بریلوی علماء] کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔تو ہم کہتے ہیں کہ اگر دیوبندی علماء کی یہ بات سچی ہے تو پھر جناب گنگوہی صاحب نے اس رسالہ کو حمام میں ڈالنے کا کیوں کہا؟اس کو کیوں جلایا گیا؟

بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ ''ہم حاجی صاحب کے تصوف میں مقلد ہیں فقہ میں نہیں'' تو جناب اس کا تو سیدھا سادہ مطلب یہ ہوا کہ حاجی صاحب کا تصوف غیر شرعی یعنی

خلاف اسلام تھا اسی وجہ سے تو رد کیا جا رہا ہے۔اور جب ایسا شخص جس کا تصوف خلاف شرع ہو اور اس کا رسالہ حمام میں جھونک ڈالنے کے لائق ہو [بقول گنگوہی] تو کیا ایسے شخص کو اپنا پیر و مرشد ماننا جائز ہے؟ اور ایسے شخص کی بیعت کرنے والے دیوبندی علماء و اکابرین کس طرح بری الذمہ قرار دیئے جا سکتے ہیں؟

حوالہ نمبر 62......

﴿خلیفہ تھانوی کی کتاب ''شاہراہِ تبلیغ'' کو دیوبندیوں نے جلا دیا﴾

علماء دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص '' قاضی عبدالسلام ''خطیب جامع مسجد نوشہرہ ہیں ۔قاضی عبد السلام نے ایک کتاب تبلیغی جماعت کے رد میں **''شاہراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت''** تحریر کی۔

اس کتاب کے بارے میں خود دیوبندی حضرات کا بیان ہے کہ

''شہرہ آفاق اصلاحی وعلمی کتاب ہے جو آج سے تقریباً تیس ۳۰ سال قبل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا قاضی عبدالسلام نوشہرویؒ نے تصنیف فرمائی تھی ، **جو پہلے ایڈیشن میں ایک ہزار طبع ہوئی لیکن بدقسمتی سے تبلیغیوں نے تقریباً وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کر دیا** اس کے بعد اب تک یہ کتاب ناپید تھی خوش قسمتی سے حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے متوسلین کی وساطت سے اس کا ایک مکمل نسخہ برآمد ہوا۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مفتی عام مفتی محمد فرید زرولی [اطال اللہ بقاءہ] اور حضرت مولانا حبیب النبی صاحب سجادہ نشین بیکی شریف صوابی نے اس کی تصویب فرمائی تھی ،نیز یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت نوشہروی ''صاحبِ کتاب شاہراہ تبلیغ '' حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ سے عمر میں بڑے تھے''

(آخری ٹائٹل پیج ،شاہراہ تبلیغ مع احقاق الحق البلیغ فی ابطال ما احدثتہ جماعت التبلیغ یعنی موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ ۔ترتیب وتدوین :ابو اسید محمد امان اللہ عمر زئی کاملپوری دامانی چھچھ اٹک خلیفہ مجاز:حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہؒ تلمیذ رشید حضرت اقدس قطب الارشاد مولانا سید حامد میاں)۔

☆خلیفہِ تھانوی کی کتاب کو دیوبندیوں نے نذر آتش محض اس وجہ سے کیا کیونکہ قاضی صاحب نے انصاف کا دامن تھامتے ہوئے تبلیغی جماعت کی گمراہیوں ،بدعتوں اور

خرافات کو کھل کر بیان کیا اور قرآن و احادیث کے مضبوط دلائل سے رد کیا۔جس کی تفصیل ان شاءاللہ الگ سے پیش کی جائے گی۔

حق کو حق جان کر جو انجان رہتے ہیں
وہ دنیاں سے مثل ابوجہل جاتے ہیں

حوالہ نمبر 63 ......

﴿دیوبندی اقرار" انور شاہ کشمیری کی کتاب فیض الباری میں غلطیاں﴾

دیوبندیوں کے مفتی محمد فرید صاحب اپنے فتوے میں فرماتے ہیں کہ

"میں نے حضرت شاہ صاحبؒ کے تلمیذ تحریر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوریؒ سے سنا ہے کہ "فیض الباری" ہمارے شیخ کی املی ہے اور باوجود سعی بلیغ کے اس میں بہت سی بین غلطیاں ہیں۔مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبل الرفع سماء عمر سے متعلق اور قرض میں حوالہ کی عدم صحت کے متعلق وغیرہ۔تو ان املی کے تفردات میں غور سے کام لینا ضروری ہے"

(فتاوی حقانیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

دیکھئے کس طرح دیوبندی مفتی اپنے انور شاہ دیوبندی کے سر پر جوتیاں مار رہا ہے۔

حوالہ نمبر 64 ......

﴿حیاتیوں کے مطابق مماتیوں کی کتابوں میں افراط وتفریط غلو وتعصب﴾

حیاتی دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر صاحب اپنے مماتی دیوبندیوں کے بزرگ قاضی صاحب [خود سرفراز صفدر نے بھی قاضی صاحب کو اپنا بزرگ مانا ۔الشہاب المبین] کو جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"جناب قاضی صاحب کا یہ ارشاد کہ اکابرِ دیوبند نے سماعِ الموتی پر کتاب نہیں لکھی......الخ تفصیل طلب ہے ۔اولاً اس لئے انہوں نے کتاب نہیں لکھی کہ **ان کے دور میں القول الجلی ،مسالک العلماء، تسکین القلوب، شفاء الصدور، الاقوال المرضیہ، ندائے حق اور اقامۃ البرہان وغیرہ** [یہ تمام دیوبندی مماتیوں کی کتابیں ہیں ۔از ناقل] **افراط وتفریط اور غلو وتعصب سے بھری ہوئی کتابیں بھی تو طبع نہیں ہوئی تھیں** ۔(الشہاب المبین ۱۶)

معلوم ہوا کہ دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والا ایک گروپ اپنے دوسرے گروپ کی کتابوں کو بھی غیر معتبر مانتا ہے اور ان میں افراط وتفریط اور غلو وتعصب کا قائل ہے۔

ان شاءاللہ دیوبندیوں کے دو گروہ حیاتی دیوبندی اور مماتی دیوبندیوں پر مکمل تفصیل

آئندہ کسی حصے میں شامل کریں گے۔ ''قہر خداندی'' کا دوسرا حصہ تبلیغی جماعت اور دیوبندی علماء و اکابرین کی آپس میں خانہ جنگیوں جیسے حوالہ جات پر مشتمل ہوگا۔

یہ قصہ لطیف ابھی ناتمام ہے

جو کچھ بیاں ہوا ہے یہ آغازِ باب تھا

وما علینا الا البلاغ المبین